200 سے زائد ایسے اسباق جو دل کی دُنیا بدلنے میں اکسیر ہیں

رُوحانی سبق

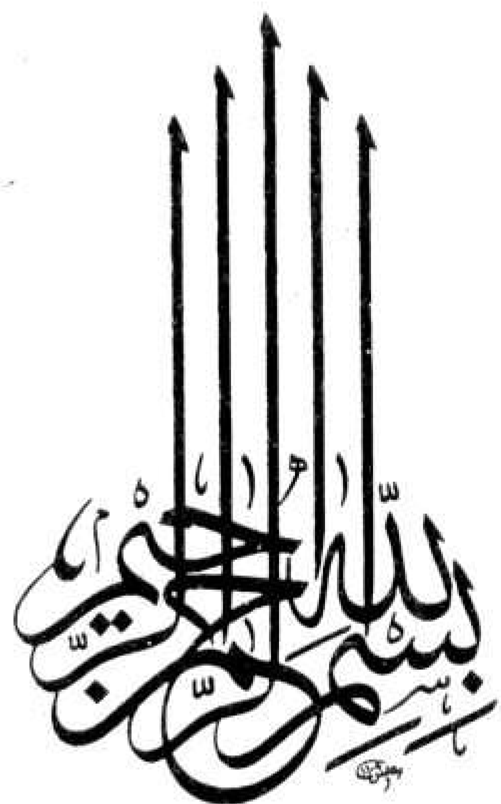
ازافادات

عارف باللہ حضرتِ اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

مع ارشادات

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ
(خلیفہ ارشد حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ)

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ چوک فوارہ مُلتان پاکستان
Mob: 0322-6180738



روحانی سبق

200 سے زائد روحانی اسباق پر مشتمل کتاب
جس کا مطالعہ روح کی حیات کیلئے ناگزیر ہے

روحانی سبق

ازافادات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

مع ارشادات

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب رحمہ اللہ
(خلیفہ ارشد حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ)

مرتب
محمد اسحٰق ملتانی
مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

روحانی سبق

تاریخ اشاعت.................. رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ
ناشر.....................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت...................سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان — اسلامی کتاب گھر...خیابان سرسید روڈ...راولپنڈی
ادارہ اسلامیات ....انارکلی........لاہور — دارالاشاعت.......اُردو بازار..........کراچی
مکتبہ سید احمد شہید.......اردو بازار......لاہور — مکتبۃ القرآن.......نیو ٹاؤن..............کراچی
مکتبہ رحمانیہ.......اُردو بازار .... لاہور — مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار......پشاور
مکتبہ رشیدیہ......سرکی روڈ..................کوئٹہ

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K — 119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE — BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

عرضِ مُرتّب وناشر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آله واصحابه اجمعین ومن تبعهم الی یوم الدین

امابعد! اللہ تعالیٰ کی شان خالقیت کا مظہر ''حضرت انسان'' جسم وروح سے مرکب ہے۔جسم کی ضروریات کا تمام تر سامان زمینی ہے جبکہ روح امر ربی ہے اس لئے اس کی غذا بھی آسمانی ہے۔یعنی تلاوت' ذکراللہ اور دیگر عبادات وغیرہ۔

جسمانی تکلیف یا مرض پیدا ہو جائے تو آدمی اپنے تمام عزیز واقارب میں مریض اور بیمار سمجھا جاتا ہے اور بقدر وسائل مرض کا علاج کرتا ہے۔مرض کا لفظ مریضہ سے مشتق ہے جو شوریدہ اور بنجر زمین کیلئے بولا جاتا ہے چونکہ ایسی زمین محنت بسیار کے بعد کاشتکاری کیلئے قابل ہوتی ہے اور یہی حال بیمار آدمی کا ہوتا ہے کہ وہ بھی کسی قابل ذکر کام کا نہیں رہتا۔اس لئے بیمار آدمی کو بھی مریض کہہ دیا جاتا ہے پھر جس طرح بنجر زمین مسلسل محنت کے بعد اس قابل ہوتی ہے کہ اس میں پھول پھل اور درخت اگ سکیں اور وہ سرسبز وشاداب ہو کر لہلانے لگے اسی طرح مرض کا علاج بھی صبر آزما مراحل سے گزرنے کے بعد ہوتا ہے۔

آج کا انسان عجلت پسند واقع ہوا ہے۔وہ شدید جسمانی مرض میں بھی یہی چاہتا ہے کہ ایک کیپسول یا ایک انجکشن سے صحت کی دولت مل جائے۔اسی انسانی مزاج کے پیش نظر موجودہ میڈیکل سائنس نے ایسی ادویات متعارف کرادی ہیں جو زود اثر ہیں۔جسمانی مرض جس قدر بھی شدید ہو جائے لیکن موت کے بعد اس سے چھٹکارہ مل جاتا ہے لیکن روح انسانی ازلی نہیں تو ابدی ضرور ہے اس نے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے اگرچہ ایک جہاں سے دوسرے جہاں منتقل ہو جاتی ہے۔اس لئے روح کا صحت مند ہونا جسمانی صحت سے بدرجہا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی دنیاوآخرت کی ہدایت کیلئے حضرات انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو جو تعلیمات دیں وہ اول تا آخر روح کو مخاطب کرتی ہیں۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ جامعیت ہے کہ آپ نے روح کے ساتھ جسمانی امراض کیلئے بھی وہ الہامی نسخے ارشاد فرما دیئے جن پر آج بھی میڈیکل سائنس ورطہ حیرت میں ہے۔

آج کی دنیا مادیت کی ظاہری چمک دمک اور تمام اسباب راحت کے باوجود دل اور روح کی تسکین کیلئے روحانیت کا سہارا لینے کیلئے بے قرار ہے۔ ہر انسان خواہ مسلمان ہو یا کافر وہ کسی نہ کسی وقت یہ محسوس کرتا ہے کہ میری روح کیلئے غذا اور صحت ضروری ہے اور وہ اس کیلئے مختلف تدابیر کرتا ہے۔

ایک مسلمان کیلئے روح کی صحت اور اس کی طہارت کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے کیجئے۔

لو مرضت ارواحکم وصحت ابدانکم لکنتم اھون علی اللہ من الجولان

اگر تمہاری روحیں بیمار ہوں اور تمہارے بدن صحت مند ہوں تو تم اللہ تعالیٰ کے ہاں گندگی کے کیڑے سے بھی زیادہ حقیر ہو۔

انفرادی سطح سے لیکر عالمی سطح تک یہ فرمان ہم پر کس قدر صادق آتا ہے وضاحت کا محتاج نہیں۔ آج ہم نے اپنی تمام صلاحیات کا میدان جسم بنالیا ہے ہمیں نہ روح کی پرواہ ہے نہ اس کی غذا کی فکر ہے اور نہ اس کے امراض کی شدت کا احساس ہے اور نہ اس کے علاج کی جستجو ہے۔ حالانکہ جس طرح کم کھانے یا زیادہ کھانے سے جسم بیمار ہو جاتا ہے اور فوری علاج معالجہ کے بعد جسم کے معمولی مرض سے شفا اور صحت کی فکر کی جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر جگہ ایسے اللہ والے موجود ہیں جو روح کے اسپیشلسٹ ہیں اور موجودہ عجلت پسند طبیعت کے مطابق تیر بہدف نسخے ارشاد فرماتے ہیں اور مختصر وقت کی صحبت میں آدمی کو روحانی اعتبار سے بلند مقام پر فائز کر دیتے ہیں اور بندہ اللہ تعالیٰ کے قرب وولایت کے مدارج بسہولت طے کر لیتا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے بندہ نے اسلامی احکام وآداب کو سبق وار مرتب کر کے "آج کا سبق" کے نام سے کتاب شائع کی جسے قارئین نے بے حد پسند کیا۔ اس سے شوق پیدا ہوا کہ

روحانی امراض اوران سے علاج کے متعلق بھی کوئی سبق وار کتاب مرتب کر کے شائع کی جائے۔اس سلسلہ میں کے معروف بزرگ رومی وقت شیخ العرب والعجم حضرت اقدس عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ولایت کے بلند مقامات پر سرفراز فرمایا ہے اور آپ سے عوام وخواص نے خوب استفادہ کررہے ہیں۔آپ کے الہامی نسخے جو روح کی غذا صحت تربیت اور تزکیہ میں اپنی مثال آپ ہیں حضرت کے یہ روحانی نسخے آپ کے مختلف مواعظ ملفوظات اور تالیفات میں منتشر حالت میں موجود ہیں۔بندہ نے ان کی افادیت اور نافعیت کے پیش نظر بتوفیقہ تعالیٰ انہیں یکجا کیا اور سہولت کے پیش نظر انہیں سبق وار مرتب کیا ہے زیر نظر کتاب میں ہر سبق روح کی حیات کیلئے حقیقۃً سبق ہے اوران اسباق کے از دل خیزد کا علم اور مشاہدہ سامعین ومستفیدین کو بردل ریزد سے ہوتا ہے آج کے دور میں ہم سے ہر مسلمان ایسے روحانی اسباق کا کس قدر محتاج ہے یہ اہل بصیرت سے مخفی نہیں اس لئے کہ جب تک روح صحت مند نہ ہوگی ہزار اسباب راحت جمع کر لئے جائیں تسکین واطمینان کی دولت نصیب نہیں ہوسکتی۔اس لئے ہر مسلمان مرد وعورت کے بالعموم اور حضرت کے متعلقین اور دیگر سلاسل کے سالکان کیلئے یہ مجموعہ بالخصوص نہایت نافع ہے جو مختصر بھی ہے اور پُر اثر بھی۔

اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت سے نوازیں اور ہمیں تازیست روحانی امراض کے معالجین کی صحبت ومعیت سے نوازیں آمین یارب العالمین۔

آخر میں یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ کتاب ہذا 223 اسباق پر مشتمل ہے ان اسباق میں سے صفحہ 146 تک کے 132 اسباق حضرت ہی کے افادات ہیں جبکہ سبق نمبر 133 سے تا آخر کتاب کے اسباق حضرت کے شیخ اور حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب ہردوئی رحمہ اللہ کے ملفوظات وارشادات پر مشتمل ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

والسلام

محمد اسحٰق غفرلہ عشرہ اخیرہ

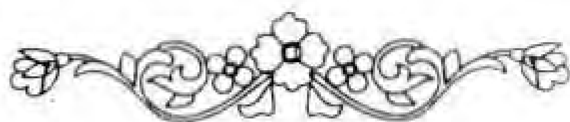
رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ بمطابق ستمبر ۲۰۱۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

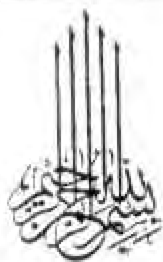
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

خبر دار!

اللہ کی یاد سے ہی دِلوں کو سکون ملتا ہے



پارہ ۱۳، سورۃ الرعد، آیت نمبر ۲۸



قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تمہارے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو
تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے
تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے معلوم رہے کہ
وہ دل ہے

(حدیث بحوالہ اتحاف السادۃ المتقین)

جسم اور روح

علامہ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مجھ کو اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو اپنی صورت پر ناز کر کے اکڑتا ہوا چلتا ہے اور ابتدائی حالت کو بھولا رہتا ہے۔

انسان کی ابتداء تو وہ لقمہ ہے جس کے ساتھ پانی کا ایک گھونٹ ملا دیا گیا ہو۔ اگر تم چاہو تو یہ کہہ لو کہ روٹی کا ایک ٹکڑا جس کے ساتھ کچھ پھل ہوں' گوشت کی ایک بوٹی ہو دودھ کا ایک پیالہ ہو' پانی کا ایک گھونٹ اور ایسی ہی کوئی چیز اور بھی ہوگی' ان سب کو جگر نے پکایا تو اس سے منی کے چند قطرے بنے جو مرد کے فوطوں میں ٹھہرے۔ پھر شہوت نے ان کو حرکت دی تو ماں کے پیٹ میں جا کر ایک مدت تک رہے' یہاں تک کہ صورت مکمل ہوئی پھر اس بچہ کی شکل میں نکلے جو پیشاب کے کپڑوں میں لتھڑتا ہے۔

یہ تو اس کی ابتدا ہے' اب ''انتہا'' یعنی انجام دیکھو۔

مٹی میں ڈال دیا جائے گا۔ جسم کو کیڑے کھا ڈالیں گے۔ ریزہ ریزہ ہو کر رہ جائے گا۔ پھر تیز ہوا میں ادھر سے ادھر اڑاتی پھریں گی۔ جبکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ بدن کی مٹی نکال کر دوسری جگہ منتقل کر دی جاتی ہے۔ پھر مختلف حالات میں بدلتی رہتی ہے یہاں تک کہ ایک دن لوٹے گی اور اکٹھا کی جائے گی۔

یہ بدن کا حال ہوا جبکہ وہ روح جس کے ذمہ عمل ہے' اس کا حال یہ ہے کہ اگر ادب سے آراستہ ہوئی' علم سے درست کی گئی' اپنے صانع کو پہچانا اور اس کے حقوق کو ادا کرتی رہی' تو سواری (یعنی بدن) کی کمی اور کوتاہی اس کے لئے نقصان دہ نہ ہوگی اور اگر اپنی جہالت کی صفت پر باقی رہ گئی تو وہ بھی مٹی کے مشابہ ہے بلکہ اس سے بدتر حالت میں ہے۔ (مجالس جوزیہ)

دل اور روح

تصوف کی اصطلاح میں ''دل اور ''روح'' دو لطیف قوتیں ہیں جو انسان کے خالق نے اس ظاہری قلب و روح کے ساتھ پیدا کی ہیں' جس طرح آنکھ دیکھنے کی' کان سننے کی اور ہاتھ چھونے کی طاقت رکھتے ہیں اسی طرح خون کا یہ لوتھڑا جسے ''دل'' کہتے ہیں خواہشیں کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ تصوف کی اصطلاح میں دل اسی طاقت کا نام ہے جو انسان میں مختلف خواہشیں اور جذبات پیدا کرتی ہے۔

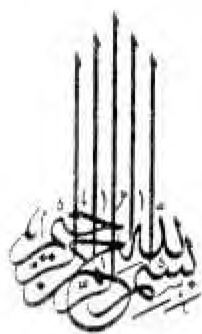
دل اور روح کی یہ لطیف اور پوشیدہ قوتیں ہمارے ظاہری قلب کے ساتھ کیا جوڑ رکھتی ہیں؟ ان دونوں میں باہم کیسا ربط ہے؟ اس کی حقیقت ہم نہیں جانتے' ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ ان دونوں میں باہم گہرا ربط ہے' کس طرح ہے؟ یہ صرف خدا جانتا ہے' جس نے یہ جوڑ پیدا کیا ہے' جس طرح ہمیں یہ معلوم نہیں کہ مقناطیس اور لوہے میں کیا ربط ہے مقناطیس روئی اور کاغذ کو کیوں نہیں کھینچتا' اسی طرح ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ قلب و روح کی یہ پوشیدہ قوتیں خون کے اس لوتھڑے سے کیا جوڑ رکھتی ہیں؟ اسی لئے جب مشرکین نے روح کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا تو اس کے جواب میں یہی کہا گیا کہ

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ''یعنی روح ایک امر ربی ہے' جس کی حقیقت تم نہیں جان سکتے''

تصوف ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ دل کی یہ پوشیدہ دنیا انسان کی ظاہری دنیا کی بنیاد ہے اور اسی پر انسان کا بناؤ اور بگاڑ موقوف ہے' اگر دل کی یہ دنیا صحیح ہے' اس کا نظام ٹھیک ٹھیک چل رہا ہے' اس میں صحیح خواہشیں پیدا ہوتی ہیں۔ صحیح جذبات جنم لیتے ہیں تو انسان صحت مند ہے اور اگر اس کا نظام گڑبڑ ہے تو انسان کی ظاہری زندگی کا نظام بھی گڑبڑ ہو جاتا ہے' سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی حقیقت کو آج سے تیرہ سو سال پہلے اس طرح بیان فرمایا تھا

''الا ان فی الجسد لمضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وھی القلب'' (حدیث)

''یعنی خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست رہے تو پورا جسم درست رہتا ہے' اور اگر وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے'' اور وہ ''دل'' ہے۔ (مجالس مفتی اعظم)



اللهم

صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم

بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

آپ اس کتاب کا مطالعہ اس طرح کریں

1۔ مطالعہ کیلئے ایک جگہ مخصوص کر لیں مثلاً کسی خاص کمرے میں کوئی خاص کرسی یا چارپائی وغیرہ۔ اس جگہ کو صرف مطالعہ کیلئے استعمال کیا جائے۔

2۔ مطالعہ کرتے وقت آپ کی نشست آرام دہ ہونی چاہئے ورنہ آپ جلد تھک جائیں گے اور تھکاوٹ توجہ منتشر کر دیگی۔ توجہ کے بغیر مطالعہ ناممکن ہے، مگر نشست اتنی بھی آرام دہ نہ ہو کہ آپ سو جائیں۔

3۔ مطالعہ کی جگہ روشنی کا مناسب انتظام ہو، روشنی بہت تیز ہو نہ بہت مدہم۔ روشنی ہمیشہ آپکی بائیں طرف سے آئے۔ کمرے میں تازہ ہوا آنے کا انتظام ہو۔

4۔ مطالعہ کا آغاز ہمیشہ آسان اور پسندیدہ مضمون سے کریں۔ بعدازاں مشکل مضامین کا مطالعہ کریں۔ اگر آپ مشکل مضمون سے پڑھائی کا آغاز کریں گے تو جلد اکتا جائینگے اور آپ زیادہ دیر تک مطالعہ جاری نہ رکھ سکیں گے۔

5۔ مطالعہ ہمیشہ ایک ٹائم ٹیبل کے مطابق کیا جائے یعنی مطالعہ کیلئے وقت مقرر کیا جائے اور اسکی ہر حالت میں پابندی کی جائے۔ شروع میں کم وقت رکھیں۔ پھر آہستہ آہستہ وقت میں اضافہ کرتے جائیں۔

6۔ مطالعہ میں اہم ترین اصول یہ ہیں کہ پڑھتے وقت آپ کی توجہ صرف اور صرف پڑھائی کی طرف ہو۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ بیرونی مداخلتوں مثلاً شور وغل وغیرہ کو کنٹرول کیا جائے۔

7۔ کسی بھی کتاب یا مضمون کو پڑھنے سے قبل ایک بار اس کا سرسری جائزہ لیں۔ کوئی کتاب پڑھ رہے ہیں تو اصل کتاب شروع کرنے سے پہلے دیباچہ اور عنوانات کی فہرست پڑھ لیں۔ اگر سرخیاں نہیں ہیں تو مواد کو اخبار کی طرح سرسری طور پر دیکھ لیں۔

8۔ پڑھنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہونا چاہئے۔ مقصد جتنا اعلیٰ ہوگا کام کی اہمیت اتنی بڑھ جائے گی۔ اپنے مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

بہتر ہے کہ مقصد کو مختصر الفاظ میں کسی کاغذ پر موٹا اور خوب صورت لکھ کر مطالعہ کی جگہ چسپاں کر لیں، تاکہ ہر وقت آپکی آنکھوں کے سامنے رہے۔

9۔ مسلسل ایک ہی جگہ کام کرنے سے انسان تھک جاتا ہے اور تھکاوٹ توجہ کو منتشر کر دیتی ہے۔ توجہ کی غیر موجودگی میں مطالعہ سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ البتہ تھکنے سے پہلے اپنے جسم اور ذہن کو

آرام پہنچائیں۔ چنانچہ ہر ایک گھنٹہ مطالعہ کرنے کے بعد دس منٹ کا وقفہ کرلیں۔

وقت ضائع کئے بغیر مندرجہ ذیل طریقوں سے اپنے آپ کو تر و تازہ کیا جا سکتا ہے۔

الف۔ مطالعہ چھوڑ کر آنکھیں بند کرلیں، پھر ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح ڈھانپیں کہ ہتھیلیاں آنکھوں کی پپوٹوں کو نہ چھوئیں اور مکمل اندھیرا ہو جائے، اس طرح دو تین منٹ آنکھیں ریلیکس کر کے آپ پُرسکون ہو جائیں گے۔

ب۔ آنکھوں کو بند کر کے ڈھیلوں کو دونوں طرف گھمائیں، اس سے آنکھوں کو آرام و سکون ملے گا۔

ج۔ کمرے میں چند قدم چلیں اور انگڑائی لیں یا بازوؤں اور ٹانگوں کو پھیلا دیں۔

د۔ ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس انسان کو تازہ دم کر دیتا ہے۔ بعض افراد چائے یا کافی کے ایک کپ سے تازہ دم ہو جاتے ہیں۔

10۔ مطالعہ کرتے ہوئے خاص نکات کے نوٹس تیار کر لیجئے۔ اپنی کتاب میں خاص نکات کے نیچے رنگین پنسل سے نشان لگائیں، نوٹس تیار کرنے کے بعد ان پر تبصرہ کیجئے۔

11۔ بھوک، گھبراہٹ، بوریت، اکتاہٹ اور پریشانی کی صورت میں مطالعہ نہ کریں... توجہ کی غیر موجودگی میں آپ گھنٹوں ایک ہی صفحہ کا مطالعہ کرتے رہیں گے۔

لہٰذا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے توجہ کو منتشر کرنے والے اسباب کا خاتمہ کریں۔

12۔ اگر کسی کتاب یا باب کا خلاصہ دیا ہوا ہو تو اصل کتاب یا مضمون کو پڑھنے سے پہلے خلاصہ کو پڑھیں۔ اصل مواد کو بعد میں پڑھیں، اصل مضمون کو پڑھنے کے بعد خلاصہ کو ایک بار پھر پڑھ لیں کہ اس طرح مضمون کا مرکزی نقطہ ذہن نشین ہو جائے گا اور اصل مضمون کو دیکھنا اور یاد کرنا آسان ہو جائیگا۔

13۔ جب بھی موقع ملے، اپنے حاصل شدہ علم کو استعمال میں لائیں۔ دینی علوم آسانی سے ذہن نشین کرنے کا آسان طریقہ یہی ہے کہ جو بھی بات پڑھیں اس پر عمل شروع کر دیں دوسروں کو بتائیں۔ اس طرح وہ علم آپ کی زندگی کا حصہ بن جائے گا۔

14۔ جب بھی عمومی مطالعہ کرنے لگیں تو سوچیں کہ آپ نے اس مواد کو یاد رکھنا ہے اس ذہنی رویہ سے آپ مواد کو بہتر طور پر مطالعہ کر کے یاد رکھ سکیں گے۔

15۔ دینی کتب کے مطالعہ میں ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ کوئی بھی کتاب علماء کے مشورہ کے بغیر نہ پڑھیں۔ کیونکہ مشاہدہ میں آیا ہے کہ آزادی کے ساتھ بعض دینی کتب کا مطالعہ بھی شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیتا ہے اور انسان کی عملی قوت بُری طرح متاثر ہوتی ہے اسی سے آپ اندازہ لگالیں کہ جب بعض دینی کتب کے بارہ میں اہل علم علماء کی مشاورت ضروری ہے تو دیگر لٹریچر میں کس حد تک یہ مشاورت ضروری ہوگی۔ (دالسلام مرتب)

فہرست مضامین

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اعلیٰ طریقہ	۳۳
عشق الٰہی اور عشق رسالت کا معتبر راستہ	۳۴
اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق	۳۵
عشاق خداوندی کی حالت	۳۵
قرآن کریم سے علم لدنی کا ثبوت	۳۶
دروازہ ولایت تا قیامت کھلا رہے گا	۳۷
بزرگی کا معیار	۳۸
وضو کے بعد کی دعا میں حکمت	۳۹
حدیث اَضحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ کی شرح	۳۹
متقی کے کاموں میں آسانی کا راز	۴۰
دل کی سختی دور کرنے کا انجکشن	۴۰
گناہ سے بچنا خوشی کی ضمانت ہے	۴۱
ہر شر سے بچنے کا وظیفہ	۴۱
صحبت اہل اللہ کی اہمیت	۴۲
اللہ تعالیٰ کی محبت غالب ہونی چاہئے	۴۲
اہل علم کیلئے ضرورت صحبت	۴۳
علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا ارشاد	۴۳
استقامت کیلئے دو اہم وظیفے	۴۳

توبہ میں دیر کرنا خطرناک ہے	۴۴
''وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ'' کی عجیب تفسیر	۴۴
اللہ کے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرسکتا	۴۵
اللہ کا پیغام دوستی	۴۶
نیک صحبت کی اہمیت	۴۷
اہل اللہ سے حاصل کرنے کی چیز	۴۸
ولی اللہ بننے کے نسخے	۴۹
ا۔اہل اللہ کی صحبت.....۲۔ذکر اللہ کی پابندی	۴۹
۳۔گناہوں سے حفاظت	۴۹
۴۔اسباب گناہ سے دوری	۵۰
۵۔طریق سنت پر ہمیشگی	۵۰
مقصد حیات خالق حیات سے پوچھو:	۵۰
مغفرت ورحمت	۵۱
اہل جنت کی ایک علامت	۵۴
خوف اور خشیت کا فرق	۵۵
دل کی سختی اور غفلت کا علاج	۵۶
تقویٰ کے انعامات	۵۷
پہلا انعام.....ہر کام میں آسانی	۵۷
ارتکاب گناہ خود ایک مشکل ہے	۵۷
دوسرا انعام.....مصائب سے چھٹکارا	۵۷
تیسرا انعام.....بے حساب رزق	۵۷
چوتھا انعام.....نورِ فارق..... پانچواں انعام.....نورِ سکینہ	۵۸

چھٹا انعام....پُر لطف زندگی	۵۸
ساتواں انعام....عزت واکرام	۵۸
آٹھواں انعام....اللہ کی ولایت کا تاج	۵۸
نواں انعام....گناہوں کا کفارہ	۵۹
دسواں انعام....آخرت میں مغفرت	۵۹
متقی بننے کیلئے تین عمل	۵۹
ولی اللہ بنانے والے چار اعمال	۶۰
۱-ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا	۶۰
۲-ٹخنوں کو نہ ڈھانپنا	۶۰
۳-نگاہوں کی حفاظت کرنا	۶۱
نظر بازی آنکھوں کا زنا ہے	۶۱
۴-قلب کی حفاظت کرنا	۶۲
خواتین کیلئے ولایت حاصل کرنے کے چار اعمال	۶۳
تکبر کا علاج	۶۳
اللہ کے باوفا بندے	۶۵
تقوی کی حقیقت......نافرمان اعضاء کی بے وقعتی	۶۶
کام نہ کرو اور انعام لو!	۶۷
جینے کا ڈھنگ بتانے کا حق کس کو ہے؟	۶۷
اہل اللہ کی صحبت کے فیوض وبرکات	۶۸
اہل باطل کی صحبت سخت مضر ہے	۶۹
قافلہ جنت اور اسکی علامات	۶۹
ایک دفعہ سبحان اللہ کہنے کی اہمیت	۷۰

استغفار کے ثمرات و برکات	۷۱
دوسرا انعام......تیسرا انعام:	۷۱
اہل دنیا اور اہل اللہ کے عیش کا فرق	۷۲
جو کچھ ہے سب خدا کا وہم وگماں ہمارا	۷۳
صراط مستقیم کا ایک نقطہ	۷۴
ہر کام کی غرض و غایت کیا ہونی چاہیے؟	۷۵
محبوبیت کا نسخہ	۷۶
اہل اللہ کی لذت باطنی	۷۶
تعلیم اور تزکیہ کی ترتیب کے اسرارِ عجیبہ	۷۷
درود شریف پڑھنے کا ایک دل نشین طریقہ	۷۷
حسد اور اس کا علاج	۷۸
تکبر اور اس کا علاج	۷۹
عجب اور کبر کا فرق	۸۰
گناہوں سے بچنے کا آسان راستہ	۸۰
ریا اور اس کا علاج	۸۱
حدیث پڑھنے والوں کیلئے عظیم الشان دُعا	۸۲
دنیا کی محبت کی برائی اور اس کا علاج	۸۳
حب جاہ اور خود پسندی اور ان کا علاج	۸۴
روحانیت کیا ہے؟	۸۵
تقویٰ سیکھنا نفلی عبادات سے زیادہ ضروری ہے	۸۶
روحانیت قوی ہونی چاہیے......اصلاح کیلئے دو کام	۸۷
علم نبوت اور نورِ نبوت.....بدنظری کے چند طبی نقصانات	۸۸

صحبت یافتگان کا فیض	۸۹
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی احتیاط	۸۹
اولیا سازی کی روحانی پیوند کاری کی تمثیل	۹۰
مدرسۃ البنات کے متعلق ضروری ہدایات	۹۱
مرد کا بے پردہ لڑکیوں کا پڑھانا حرام ہے	۹۲
نفس و شیطان کو شکست دینے کا نسخہ	۹۳
گناہوں سے بچنے کے تین اعمال	۹۴
تزکیہ نفس علماء پر بھی فرض ہے	۹۵
تبتل کی حقیقت	۹۶
پُر لطف زندگی کا دستور العمل	۹۸
شادی مقصد حیات نہیں	۱۰۰
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خاص اعزاز	۱۰۲
سنت عمر رضی اللہ عنہ	۱۰۳
اسلامی آداب سے زندگی، بندگی بنتی ہے	۱۰۴
صحبت صالح کی فرضیت	۱۰۵
صحبت صالح کی اہمیت	۱۰۶
صحبت کی ایک عجیب مثال	۱۰۷
اہل اللہ کا فیضان نظر	۱۰۸
غصہ کا شرعی علاج	۱۰۹
محبت کے پٹرول کی ضرورت	۱۱۲
ایک انگریز کا سوال اور مولانا عثمانی رحمہ اللہ کا جواب	۱۱۳
ترقی کا صحیح مفہوم	۱۱۳

ایک لغو جملہ	۱۱۴
اَمرِ الٰہی کا احترام کرو	۱۱۵
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی تین پسندیدہ چیزیں	۱۱۵
بیوی اور گھر والوں سے حسن سلوک	۱۱۶
بزرگوں کے مختلف انداز	۱۱۷
چھینک کے وقت الحمد للہ کہنے کی حکمت	۱۱۷
دل کے رابطہ کی مثال	۱۱۸
اولیاء اللہ ہر زمانے میں موجود ہیں	۱۱۸
سالک کیلئے اہم ہدایات	۱۱۹
ساز اور آواز کا تباہ کن اثر	۱۱۹
چین کی نگری	۱۲۰
حضرت خواجہ مظہر جان جاناںؒ کی بیوی کا واقعہ	۱۲۱
ہر مصیبت میں ہمارا ہی فائدہ ہے	۱۲۲
دنیا کو یوں بھی بہلایا جاسکتا ہے	۱۲۳
مسلمانوں کے زوال کی وجہ	۱۲۴
صحبت شیخ کا نفع اور ذکر وفکر	۱۲۴
اہل اللہ کے فیضِ صحبت کی مثال	۱۲۵
بدنظری...شیطان کا ایک فریب	۱۲۵
دُعا کا قبول اور ظہور	۱۲۵
تقویٰ کے دو تار....تقویٰ کی آگ اور قلوبِ صادقین	۱۲۶
شیطانی وسوسہ اور نفسانی تقاضہ کا فرق	۱۲۶
قلتِ وسائل سے گھبرانا نہیں چاہیے	۱۲۷

عنوان	صفحہ
خدائی پنشن.....امت کے بڑے لوگ کون ہیں؟	۱۲۷
تعلیم کتاب اور تزکیہ کا ربط	۱۲۸
اللہ والوں کے پاس کیا ملتا ہے؟	۱۲۸
اہل دنیا اور اہل دین کے بڑھاپے کا فرق	۱۲۹
گناہ سے نہ بچنے کے بیہودہ بہانے	۱۲۹
اصلاح نفس کا مختصر نصاب.....غم پروف دل	۱۳۰
مہر نبوت دلیل صداقت نبوت ہے	۱۳۱
قیامت کی دو قسمیں	۱۳۱
حرام خوشیوں کا انجام تلخ زندگی	۱۳۲
محبت اور آداب محبت	۱۳۳
بیویوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی سفارش	۱۳۴
آخرت سے غفلت کا انجام	۱۳۵
علم کی فضیلت......کیا دنیا اور آخرت جمع ہو سکتی ہیں؟	۱۳۶
اللہ تعالیٰ سے ہماری غفلت کا اصل سبب	۱۳۷
آخرت کی کرنسی	۱۳۷
رمضان اس طرح گزاریں	۱۳۸
روحانی بلڈ گروپ	۱۳۸
برکات رمضان سے محرومی	۱۳۸
ایک ماہ کا معاہدہ	۱۳۹
رزق حرام سے حفاظت......مقرب فرشتوں کی آمین	۱۴۰
خواتین کیلئے اہم ہدایات	۱۴۱
ماں باپ سے شوہر کی شکایت نہ کریں	۱۴۱

شوہر کی ناقدری اور ناشکری نہ کریں	۱۴۱
بلاضرورت نامحرموں سے گفتگو نہ کریں	۱۴۱
شوہر، ساس کا دل نرم کرنے کے دو وظیفے	۱۴۲
دوسرا وظیفہ.....شوہر سے زیادہ فرمائش نہ کریں	۱۴۲
ناخن پالش اور لپ اسٹک کا حکم	۱۴۳
عورتوں کا بال کٹوانا	۱۴۳
عورتیں پنڈلیاں اور ٹخنے چھپائیں	۱۴۳
شوہر کے بھائی سے پردہ کا حکم	۱۴۳
بیوی کے حقوق	۱۴۴
ملفوظات حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ	
اذان کی حقیقت واہمیت اور اس کے کلمات	۱۴۸
کلماتِ اذان میں بیجا کھینچ تان کرنے کا حکم	۱۴۸
آواز بنا بنا کر اذان دینے پر ناپسندیدگی	۱۴۸
کس قدر عجیب بات ہے	۱۴۹
مؤذن کا رتبہ......اقامت	۱۴۹
حالات حاضرہ کے متعلق خصوصی ہدایات	۱۵۰
ہماری تباہی اور پریشانی کا آسان حل	۱۵۱
عمل نہ ہونے کی وجہ	۱۵۱
علم حاصل کرنے کا طریقہ	۱۵۲
عمل کی طاقت کس طرح پیدا ہوتی ہے	۱۵۲
اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھانے کا طریقہ	۱۵۳
اللہ کا خوف پیدا کرنے کیلئے عمل	۱۵۳

اصلاح معاملات	۱۵۴
معاشرت کے متعلق ضروری گزارشات	۱۵۵
بدنظری حرام ہے	۱۵۶
حفاظت نظر	۱۵۷
اصلاح معاشرہ کیلئے دس اہم نکات	۱۵۸
فائدہ متعلق مذکورہ نکات عشرہ	۱۵۹
مسنونات عیدالضحی	۱۶۰
موجودہ پریشانیوں کے حل کا سہل نسخہ	۱۶۰
اصلاح کا سہل نسخہ	۱۶۱
معروفات	۱۶۱
فضیلت عشرہ ذی الحجہ......فائدہ	۱۶۳
غیبت کے نقصانات اور اس کا علاج	۱۶۵
منورات ظاہری......منورات باطنی	۱۶۷
دل کی بیماریاں	۱۶۷
حسد کی تعریف	۱۶۷
حسد کا نقصان	۱۶۷
حسد کا علاج.....غصہ کا علاج	۱۶۷
قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانے کا طریقہ	۱۶۸
نماز میں دل لگانے کا طریقہ	۱۶۹
توبہ اور اس کا طریقہ..... پریشانی کا علاج	۱۶۹
حضرت علماء کرام وائمہ مساجد ومنتظمین مدارس کو گذارش	۱۷۱
وعظ کا ضابطہ......دعا کا ادب	۱۷۲

قرآنی حرف کا صحیح تلفظ	۱۷۲
اکابر سے اکرام کا معاملہ	۱۷۳
طلباء کا اکرام......تصحیح تلاوت قرآن	۱۷۳
صبر و شکر کا معمول	۱۷۴
وساوس کا علاج	۱۷۵
خلاف طبیعت امور پر رنج کیسا؟	۱۷۴
قدرت خداوندی	۱۷۵
دافع غم کا وظیفہ.....رزق کا ادب	۱۷۵
رابطہ اور ضابطہ کا تعلق	۱۷۶
مساجد کی زیب وزینت کیلئے ضروری امور	۱۷۶
مدرس کیلئے ضرورت اصلاح	۱۷۷
اہتمام تربیت......دینی کتب کا ادب	۱۷۷
مجلس علم یا وعظ کا ادب	۱۷۸
نظر و دل کی حفاظت......ایمان کا ٹکٹ	۱۷۸
دنیوی مشکلات کیلئے وظائف	۱۷۹
صبر پر ثواب	۱۷۹
اعمال کے مطابق اکرام.....توجہ الی اللہ	۱۷۹
پردہ کی ضرورت	۱۸۰
ترغیب سنت......اہتمام نہی عن المنکر	۱۸۱
غیبت کے مفاسد	۱۸۱
سنتوں پر عمل کا آسان طریقہ	۱۸۲
نفع عام کی وجہ......عزت وکمال کا معیار	۱۸۲

مریض کیلئے مبارک دعا	۱۸۳
جنت کے اسٹیشن.....سفر آخرت کی شان	۱۸۳
حقوق العباد کی اہمیت	۱۸۴
امراض روحانیہ کے علاج کی ضرورت	۱۸۴
اصلاح نفس کیلئے مجاہدہ کی ضرورت	۱۸۵
فضیلت توبہ	۱۸۵
صحبت اہل اللہ.....ذکر کو مقصود سمجھئے	۱۸۶
آداب معاشرت	۱۸۶
سنت کا نور اور اس کی ترویج	۱۸۶
عالم آخرت کے سفر کی تیاری	۱۸۶
دین سے بےفکری بےعقلی ہے	۱۸۷
دین میں کمال حاصل کرنے کی ضرورت	۱۸۷
کمال اسلام.....شفائے امراض کا نسخہ	۱۸۸
اللہ کی ناراضگی کی نحوست	۱۸۹
تلاوت کا طریقہ	۱۸۹
اصلاح ظاہر کی ضرورت	۱۸۹
ہماری ناقص حالت.....وعظ سے نفع کا گر	۱۹۰
اصلاح برائے واعظین	۱۹۰
اصاغر نوازی اور نظم	۱۹۱
آداب معاشرت	۱۹۱
دین کے منکرات سے حفاظت	۱۹۲
اسلام کا عملی مقام	۱۹۲

صورت بگڑنے سے سیرت کی تباہی	۱۹۳
طلباء کو عمل کی نصیحت	۱۹۳
تحقیر مسلم حرام ہے	۱۹۴
اہل اللہ کے وسیلہ سے دعاء کرنا جائز ہے	۱۹۵
خدائی ناراضگی رزق میں بے برکتی کا سبب	۱۹۵
حکیم الامت رحمہ اللہ کا اہتمام تقویٰ	۱۹۵
دین کا نقصان گوارا کیوں؟......تأمل وتحمل	۱۹۶
دعا اور تدبیر کی ضرورت	۱۹۷
نجات کے تین طریقے	۱۹۷
گناہوں کے ساتھ وظائف بے اثر رہتے ہیں	۱۹۷
مجلس وعظ کا ادب	۱۹۷
گناہ اور منکرات سے بچنے کی ضرورت	۱۹۸
متکبرین کی وضع سے بچنے کی ضرورت	۱۹۸
نمائش کی حرمت......آخرت وطن اصلی	۱۹۸
اصلاح ظاہر کی اہمیت	۱۹۹
باطن کی حفاظت کا تالہ	۱۹۹
حاکم حقیقی کی ناراضگی بڑی چیز ہے	۱۹۹
گناہ چھوڑنے کی ضرورت	۲۰۰
دین کی بات کا نفع......بڑوں کی ضرورت	۲۰۰
متبع سنت شیخ کی ضرورت	۲۰۱
اکابر کے مقابر کا فیض	۲۰۱
حصول اولاد کیلئے وظیفہ......انداز بیان	۲۰۱

ایک وظیفہ	۲۰۱
ایذائے دشمن سے حفاظت	۲۰۲
مواعظ وملفوظات حکیم الامت	۲۰۲
بہترین طرز معاشرت	۲۰۲
اصلاح مبلغین.....حفاظت نظر کا طریقہ	۲۰۳
علم دین کی ضرورت	۲۰۳
عوام کیلئے طریقہ اصلاح	۲۰۴
نصیحت میں دوام کی ضرورت	۲۰۴
اشراف نفس کی وضاحت	۲۰۵
نفس وشیطان سے بچاؤ کی ضرورت	۲۰۵
دین کی بے وقعتی کی ایک مثال	۲۰۵
حکیم الامت رحمہ اللہ کا کمال معاشرت	۲۰۶
اتباع سنت کی برکات	۲۰۶
صحبت اکابر کی ضرورت	۲۰۶
دین کے تمام شعبے ایک دوسرے کے معاون ہیں	۲۰۶
خدمت دین کیلئے یکسوئی کی ضرورت	۲۰۷
سکوت شیخ بھی نافع ہے	۲۰۷
خدائی نظام رزق	۲۰۷
بلاؤں سے حفاظت کا وظیفہ	۲۰۸
سنت وبدعت کی مثال	۲۰۸
حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ کا اتباع شریعت	۲۰۸
فراخی رزق کا وظیفہ	۲۰۸

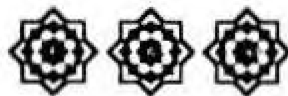
مسلمانوں کی تین قسمیں	۲۰۹
بدنظری کی اصلاح	۲۰۹
بے جا غصہ کا علاج	۲۰۹
عورتوں کی دینی اصلاح ضروری ہے	۲۱۰
علماء واعظین کو نصیحت	۲۱۰
اہل اللہ مایوس نہیں کرتے	۲۱۰
علاج امراض کا وظیفہ	۲۱۱
اجتماعی کاموں کی اہمیت	۲۱۱
شیخ کامل کا طریقہ اصلاح	۲۱۱
حکیم الامت رحمہ اللہ کی فراست	۲۱۱
گناہوں سے بچنے کی ضرورت	۲۱۲
حدیث فہمی کیلئے فقہ کی ضرورت	۲۱۲
دوسروں سے حسن ظن کی حالت	۲۱۲
تلاوت میں صحت حروف کی ضرورت	۲۱۲
عدم صحبت کی تباہ کاریاں	۲۱۲
مختصر وعظ بھی نافع ہے	۲۱۳
محاسبہ کیلئے بہتر وقت	۲۱۳
نماز میں خشوع کی مثال	۲۱۳
واعظ کو بھی نفع ہوتا ہے	۲۱۳
اہل اللہ کی رحمت وشفقت	۲۱۴
علماء کو صلحاء کی وضع ضرور اختیار کرنی چاہئے	۲۱۴
رزق کے اکرام کا حکم	۲۱۴

ظاہری وضع درست کرنے کی ضرورت	۲۱۵
شرعی وطبعی مکروہات	۲۱۵
شیخ کے علاوہ دیگر مشائخ کے حقوق	۲۱۵
روحانی غذا مقدم ہے	۲۱۶
طریقہ تلاوت.....برکات درود شریف	۲۱۶
تعلیم شریعت	۲۱۷
وعظ اور دعوت کے اجتماع کی رسم	۲۱۷
مفضول سے نفع اور اسکی مثالیں	۲۱۸
سورہ فاتحہ سورہ شفا	۲۱۸
ذکر میں کثرت وتسلسل کی ضرورت	۲۱۸
اہل دین کو اخلاص وتوکل سے روزی ملتی ہے	۲۱۸
اصلاح برائے مبلغین	۲۱۹
تجوید قرآن کی اہمیت....اظہار حق فرض ہے	۲۱۹
حکیم الامت رحمہ اللہ کا طرز معاشرت	۲۲۰
مقدمہ سے نجات کا وظیفہ	۲۲۰
انسداد بدعات کا طریقہ	۲۲۰
بیوی کی دلجوئی ضروری ہے	۲۲۰
اللہ کو ناراض کرنا بے عقلی ہے	۲۲۰
دین میں کمی گوارا کیوں؟	۲۲۰
استاد کا دیندار ہونا ضروری ہے	۲۲۰
صالح معلم کی برکات	۲۲۱
شان صحابہ رضی اللہ عنہم	۲۲۱

مصائب میں اعمال کا محاسبہ	۲۲۱
گناہوں کا زہر	۲۲۱
بری صحبت کے نقصانات	۲۲۱
زاویہ نظر بدلنے کی ضرورت	۲۲۱
تلاش گمشدہ کا وظیفہ	۲۲۲
ناقص عمل بھی کارآمد ہے	۲۲۲
بدگمانی سے بچو	۲۲۲
گناہوں کی مثال	۲۲۲
وصول الی اللہ کے ضامن دو کام	۲۲۲
اسمائے حسنیٰ کی برکات	۲۲۳
عقل کا ضعف	۲۲۳
کعبہ شریف دربار شاہی	۲۲۳
روحانی امراض کے علاج کی ضرورت	۲۲۳
مقدمہ سے نجات کا وظیفہ	۲۲۴
بیماری میں حکمتیں	۲۲۴
توکل کی حقیقت	۲۲۴
جنت کا ٹکٹ	۲۲۴
طویل مرض کا علاج	۲۲۵
آداب صحبت صلحاء	۲۲۵
الامر فوق الادب	۲۲۵
ترویج سنت	۲۲۵
گھڑی کا بہترین مصرف	۲۲۵

اصلی عاشق.....غیبت کی مذمت	۲۲۶
ہمت کی ضرورت	۲۲۶
داعی کا متاثر ہونے کی بجائے موثر ہونا	۲۲۶
تواضع اور صحبت اہل اللہ	۲۲۶
صحبت اہل اللہ کی ضرورت	۲۲۷
صلحاء کی نقل کی برکات	۲۲۷
جمال قرآن	۲۲۸
نظر بد کا مجرب عمل	۲۲۸
خیر القرون میں دینی ذوق	۲۲۸
اہل اللہ دل کے معالجین	۲۲۸
دین کو مقدم رکھا جائے	۲۲۸
نقل کی برکت	۲۲۹
بے عمل آدمی کی حالت	۲۳۰
جنازہ میں تاخیر و دیگر رسومات	۲۳۰
فساد دل کی خرابی	۲۳۰
پختہ خام سالک	۲۳۱
اصلاح منکرات	۲۳۱
تاثیر صحبت اہل اللہ	۲۳۲
بے پردگی کے مفاسد	۲۳۲
اصلاح ظاہر کی اہمیت	۲۳۳
اخلاص وصدق	۲۳۳
تین قسم کے لوگ	۲۳۳

متبع سنت کا مقام	۲۳۴
محقق شیخ کی ضرورت	۲۳۴
اصلاح برائے واعظین	۲۳۵
ولایت کا مختصر راستہ	۲۳۵
ماہ مبارک اور روحانی شفا	۲۳۵
گناہ ہونے پر فوراً توبہ کرے	۲۳۵
عمل کیلئے طاقت کی ضرورت	۲۳۶
جلسوں میں تلاوت سے پہلے اس کے فوائد بتلانا چاہئے	۲۳۶
انسان کو گناہ سے بچنا چاہئے	۲۳۶
محبت یا خوف	۲۳۶
نیکی کا ثواب بقدر اخلاص	۲۳۷
روزے کی خاصیت	۲۳۷
روزے سے خاص قسم کی قوت آجاتی ہے	۲۳۷
ولی اللہ بننے کا طریقہ	۲۳۷
حقوق والدین....زندگی میں	۲۳۸
حقوق والدین....وفات کے بعد	۲۳۸
ہر صالح مصلح نہیں	۲۳۸
بدنظری کی حرمت	۲۳۸



حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اعلیٰ طریقہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا سب سے اعلیٰ طریقہ یہ ہے کہ جس مقصد کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تھے یعنی بندوں کو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلانے کیلئے ہمارے نفس نالائق کو مٹانے کیلئے۔ اعمال کی اصلاح کیلئے اس پر عمل کر کے ہم جان پاک رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کردیں۔ لہٰذا اگر اس مبارک مہینہ میں محبت کا حق ادا کرنا ہے تو جنہوں نے داڑھیاں نہیں رکھیں وہ داڑھیاں رکھ لیں، جن کے پاجامے ٹخنے کے نیچے ہیں اور وہ بخاری شریف کی حدیث **مَا اَسۡفَلَ مِنَ الۡکَعۡبَیۡنِ مِنَ الۡاَزَارِ فِی النَّارِ** کی وعید کے مستحق ہیں وہ آج ٹخنے کھول لیں، پانچوں وقت کی نمازوں کا ارادہ کرلیں۔ بیویوں کی اگر پٹائی کررہے ہیں تو اس سے توبہ کرلیں۔ غرض جتنے ظلم ہیں، اغوا برائے تاوان یا قتل وخون وغیرہ ان سب جرائم سے باز آجائیں تو سمجھ لو ہم نے عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کردیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو خوش کردیا مگر بجائے اصلاح عمل کے آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حق یہ سمجھا جارہا ہے کہ بینڈ باجے لائے جائیں اور کیا تماشے کئے جائیں اور شراب پی کر ساری رات قوالی پڑھی جائے۔ چشم دید واقعہ ہے کہ ایسی ہی ایک مجلس میں کسی نے عشا کی نماز نہیں پڑھی اور شراب پی کر رات بھر قوالی کرتے رہے بتائیے افسوس کی بات ہے یا نہیں؟ کیا اسلام اس کا نام ہے؟

ہرگز یہ اسلام نہیں۔ سکھوں سے سبق لو کہ یہ ظالم کافر ہو کر اپنے پیشوا کی محبت میں داڑھی رکھتے ہیں حالانکہ بوجہ کفر کے یہ داڑھی ان کو کچھ مفید نہیں لیکن ایک سکھ بھی ایسا نہیں ملے گا جو داڑھی منڈاتا ہو لیکن آہ! آج امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا ہوگیا کہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل نہیں بناتے اور سمجھتے ہیں کہ داڑھی سے میری شکل خراب معلوم ہوگی۔ (مواعظ جلد ۴)

عشق الٰہی اور عشق رسالت کا معتبر راستہ

حضرت حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق وہی معتبر ہے جو سنت کے راستے سے حاصل ہو۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے سے ہٹ کر مثلاً طبلہ، سارنگی اور گانے بجانے سے تڑپ اور عشق پیدا ہو تو یہ عشق معتبر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اعلان فرمادیں۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ تو اللہ تمہیں پیار کرے گا۔ جس کا ترجمہ حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ یوں فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان کروادیا کہ اگر تم اللہ کا پیارا بننا چاہتے ہو تو میرا چلن چلو۔ ہمارا پیارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا پیارا ہے کہ جو اس کا چلن چلتے ہیں ان پر بھی ہم کو پیار آتا ہے ہم ان کو بھی اپنا پیارا بنا لیتے ہیں۔ آپ دنیاوی محبت میں دیکھئے کہ کسی کا ایک بیٹا ہو اور اس بیٹے کی طرح محلّہ کا کوئی لڑکا چل رہا ہو تو بابا کو اس پر بھی پیار آتا ہے کہ دیکھو یہ میرے بیٹے کی طرح چلتا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اتنے پیارے ہیں کہ جو بھی ان کا چلن چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ہو جاتا ہے۔ آج ہمارا کیا حال ہے کہ آپ کی سنت کے طریقوں کو چھوڑ کر ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلے اور جن کو رضی الله عنهم ورضوا عنه کا پروانہ مل گیا کہ صحابہ سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے تو ان کا راستہ کتنا مستند ہے اور اسی سے معلوم ہوا کہ صحابہ کے طریقے کو چھوڑ کر عشق کا دعویٰ غیر معتبر ہے۔ شاعر کہتا ہے۔

مستند رستے وہی مانے گئے   جن سے ہو کر تیرے دیوانے گئے
لوٹ آئے جتنے فرزانے گئے   تا بہ منزل صرف دیوانے گئے

(مواعظ جلد ۴)

اللہ تعالیٰ کی عظمت کا حق

آسمان پر جس کی نظر نہیں ہوتی وہی ظالم زمین کا ڈھیلہ بن کر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ اور یہ یقین کامل ہو جائے کہ میں زمین پر جس حسین یا حسینہ کو دیکھ رہا ہوں' بدنظری کر رہا ہوں اس وقت آسمان والا کیسا غضب ناک ہوگا' کیا بنے گا میرا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے غضب کی کوئی تاب لاسکتا ہے؟

سوچ لو جتنی دیر تک کسی گناہ میں انسان مبتلا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کا غضب مول لیتا ہے۔ خواہ کوئی بھی گناہ ہو' وی سی آر ہو' ڈش انٹینا ہو' ننگی فلمیں ہوں' مووی بنانا ہو' ایسی شادی بیاہ میں شرکت ہو جہاں گناہ ہو رہے ہوں' گانے بج رہے ہوں' عورتیں مرد مخلوط پھر رہے ہوں' کوئی شرعی پردہ نہ ہو' دنیا میں جتنے بھی نافرمانی کے اعمال ہیں کسی کی رعایت سے ان گناہوں کو کرنا جائز نہیں ہے۔ نہ بادشاہ وقت کی رعایت سے' نہ اپنے ماں باپ کی رعایت سے' نہ غلط پیر اور نالائق مرشدین کے حکم سے کسی قسم کے گناہ کی اجازت نہیں۔ سب سے بڑا حق اللہ تعالیٰ کا ہے' اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ (مواعظ جلد ۵)

سبق -4 عشاق خداوندی کی حالت

جلال الدین رومی رحمہ اللہ علیہ جس نے ساڑھے اٹھائیس ہزار اشعار مثنوی کے اور پچاس ہزار اشعار دیوان شمس تبریز کے امت کو پیش کئے وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے عشق و محبت کی جو شرح بیان کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ اس سے بہتر شرح مجھ سے اب تک بیان نہ ہوئی تھی لیکن جب دوبارہ مجھ پر عشق غالب ہوتا ہے۔ جب میں دوبارہ عشق و مستی میں آتا ہوں تو پہلی تقریر سے شرمندہ ہو جاتا ہوں کہ اللہ کی محبت کے بیان کا حق ادا نہیں ہوا تھا۔

یہ تو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ ہیں لیکن ان کے غلام کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے کہ ہر تقریر پر پہلی تقریر سے شرمندہ ہو جاتا ہوں اور یہ سلسلہ مرتے دم تک اور اگر زندہ رہا تو قیامت تک چلتا رہے گا کیونکہ جہاں اللہ کی ذات ہے' جہاں تجلیات الٰہیہ ہیں وہاں آفتاب نہیں ہے' وہاں نہ گھڑی ہے نہ گھنٹہ' نہ زوال ہے نہ فنا' نہ طلوع ہے' نہ غروب' نہ صبح ہے نہ شام۔ اس لئے اپنے عاشقوں کو وہ خالق آفتاب ہر وقت سرگرم رکھتا ہے ان کا سورج کبھی نہیں ڈوبتا۔ (مواعظ جلد ۵)

قرآن کریم سے علم لدنی کا ثبوت

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سے ایک عالم نے کہا اور یہ سید احمد صاحب عالم نہیں تھے مگر علما ان سے بیعت تھے۔ ان کی نسبت اتنی قوی تھی، علم لدنی حاصل تھا۔

ایک عالم مولانا عبدالحئ بڑھانوی نے کہا کہ مجھے دو رکعت ایسی پڑھوا دیجئے جس میں وسوسہ نہ آئے، پوری نماز میں اللہ اکبر سے لے کر سلام پھیرنے تک میرا دل اللہ کے سامنے پیش رہے۔ فرمایا اچھی بات ہے، دیکھی جائے گی کبھی، بس ایک رات سید صاحب کو القاء ہوا کہ آج اس کو وہ نماز پڑھوا دو۔ آسمان سے دل پر حکم آ گیا۔ بس حضرت سید احمد شہید اٹھے، مولانا کو جگایا اور فرمایا ''مولانا اللہ کیلئے اٹھ جایئے''۔ مولانا اٹھ گئے پھر فرمایا ''مولانا اللہ کیلئے وضو کر لیجئے'' مولانا نے وضو کر لیا۔ پھر فرمایا ''مولانا اللہ کیلئے دو رکعت پڑھ لیجئے'' وہی نماز جو ان کی تمنا تھی پا گئے۔ اسی ادا پر حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو گئے۔ بڑے بڑے علما سید صاحب سے بیعت تھے اور خود سید صاحب عالم نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ بعض کو علم لدنی عطا فرماتا ہے۔ یہ تصوف بلا دلیل نہیں ہے۔

وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جس کو چاہتے ہیں علم لدنی عطا کرتے ہیں۔ اس کو آسمان سے علم عطا ہو جاتا ہے۔

ایک بے پڑھے لکھے شیخ شیخ عالم نہیں تھے۔ ایک مفتی صاحب نے ان بزرگ سے کہا کہ اس جوان کی زندگی مت ضائع کرو جو ان کی خدمت میں رہتا تھا۔ اس کو میرے مدرسے میں بھیج دیجئے۔ فرمایا پہلے آپ اس سے کوئی سوال کر لیں۔ یہ قابل نہیں مقبول ہے۔ آپ سوال کر کے دیکھئے تو اس عالم نے سوال کیا کہ وضو کرتے وقت فرض کو موخر کیوں کیا جبکہ فرض کا درجہ زیادہ ہے اس لئے پہلے منہ دھونا چاہئے تھا جو فرض ہے لیکن ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ناک میں پانی لینا سنت ہے تو یہاں سنتوں کو فرض پر کیوں مقدم کیا؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ فوراً آسمان سے اس کے دل میں آواز آ گئی۔ اس نے کہا کہ سنت کو فرض پر اس لئے مقدم کیا کہ سنت مکمل فرض ہے، سنت سے فرض کی تکمیل ہوتی ہے۔ وضو کے صحیح ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ پانی کا رنگ اور ذائقہ اور بو صحیح ہو تو پانی ہاتھ میں لینے سے پانی کا رنگ نظر آ جائے گا کہ رنگ تبدیل تو نہیں ہو چکا اور پانی وضو

کے قابل ہے یا نہیں۔اس کے بعد کلی کرنا سنت ہے تا کہ پانی کا ذائقہ معلوم ہو جائے کیونکہ اگر ذائقہ بدل جائے تو پانی وضو کے قابل نہیں رہتا۔اس کے بعد ناک میں تین دفعہ پانی لینے کا حکم ہے تا کہ سونگھ کر پتہ چل جائے کہ پانی سڑا ہوا تو نہیں ہے اور وضو کے قابل ہے۔ پس فرض کی تکمیل کیلئے سنت کو مقدم کیا۔ یہ حکمت ہے وضو میں سنتوں کی تقدیم کی۔بس اس عالم کے ہوش اڑ گئے کہ یہ بچہ جس نے مدرسہ کا منہ نہیں دیکھا کہاں سے جواب دے رہا ہے۔

وہ قابل تو نہیں تھا لیکن خدمت شیخ کی برکت سے مقبول ہو گیا۔ جب مقبول ہو گیا تو جس کا مقبول ہے وہ اس کی آبرو کی لاج رکھتا ہے جیسے آپ اپنے پیاروں کی لاج رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے پیاروں کی لاج رکھتے ہیں۔ (مواعظ جلد ۵)

سبق -6 دروازہ ولایت تا قیامت کھلا رہے گا

اللہ کی رحمت کا دروازہ ابھی کھلا ہوا ہے یہ نہ کہو کہ بڑے بڑے اولیاء چلے گئے اب وہ زمانہ نہیں ہے۔نہیں! وہی زمانہ ہے جب خالق زمانہ موجود ہے تو زمانہ کیا بیچتا ہے۔

ہمارے دادا پیر حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم آج بھی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اولیا موجود ہیں۔ کرسیاں پر ہیں بھری ہوئی ہیں، کوئی کرسی ولی اللہ کی خالی نہیں۔ بس ہماری آنکھوں میں قصور آ گیا ہے اور فتور آ گیا ہے حکیم الامت نے قسم کھا کر یہ شعر پڑھا تھا۔

ہنوز آں ابر رحمت درفشاں ست

وہ رحمت کا بادل آج بھی برس رہا ہے۔ جو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ بہاء الدین نقش بندی رحمۃ اللہ علیہ اور چاروں سلسلوں کے اولیاء پر برسا تھا جو ابر رحمت اس وقت برس رہا تھا وہ آج بھی موجود ہے۔

خم وخم خانہ با مہر ونشان ست

اللہ کی محبت کے شراب خانے اور اللہ کی محبت کے خم وسبو، شراب محبت کے مٹکے اور بوتلیں سرکاری مہر لگی ہوئی آج بھی سیل بند ہماری طلب کے انتظار میں ہیں۔اس شراب محبت کے مست آج بھی موجود ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ (مواعظ جلد ۵)

بزرگی کا معیار

عام لوگ تو یہ دیکھتے ہیں کہ کتنی رکعات نفل پڑھتے ہیں' جو زیادہ نفل پڑھتا ہے' زیادہ تہجد پڑھتا ہے اس کو زیادہ بزرگ سمجھتے ہیں حالانکہ بزرگی کا معیار تہجد و نوافل نہیں تقویٰ ہے۔ بعض لوگ رات بھر تہجد پڑھتے ہیں لیکن دن میں کسی کرچین لڑکی کو نہیں چھوڑتے' دن بھر ہر ایک کی ٹانگ کو دیکھتے ہیں' یعنی عبادت کر کے رات بھر عرش اعظم پر ٹنگا ہوا ہے اور دن بھر کافر لڑکیوں کی ٹانگوں میں ٹنگا ہوا ہے' سب کو دیکھتا ہے یہ کون سی ولایت ہے؟ اس لئے تقویٰ سے ایمان کا وزن بڑھ جاتا ہے' اگر کسی کی ولایت دیکھنا ہے تو یہ نہ دیکھو کہ کتنی تہجد اور نوافل پڑھتا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ کتنی احتیاط سے رہتا ہے' حسینوں سے بچتا ہے یا نہیں' نگاہوں کی حفاظت کرتا ہے یا نہیں۔ جو جتنا متقی ہے اتنا بڑا ولی اللہ ہے۔ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے عارف کی دو رکعت غیر عارف کی لاکھ رکعات سے افضل ہے' دس بیس رکعت پڑھ کر کسی اللہ والے کو حقیر نہ سمجھنا کہ ہم نے بیس پڑھی ہیں۔ تمہیں کیا معلوم کہ اس کا ایک سجدہ تمہاری ساری زندگی کی عبادت سے افضل ہے۔ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ ایک مرید نے میرے ساتھ ریل میں سفر کیا' میں نے سفر کی تعب اور تھکن سے تہجد نہیں پڑھی۔ حالانکہ مسافر کیلئے حکم ہے کہ وہ وطن میں جو اعمال کرتا تھا سفر میں بغیر کئے انکا ثواب ملتا ہے۔ ایسے ہی بیمار آدمی صحت میں جو عمل کرتا تھا بیماری میں مفت میں اس کا ثواب ملتا ہے۔ لہٰذا بعض لوگ اس مسئلہ پر عمل کرتے ہیں کہ جب خدا دے مفت میں کھانے کو تو کون جائے کمانے کو' اللہ کی رخصت سے فائدہ اٹھانا اللہ کو محبوب ہے' جتنی عزیمت محبوب ہے اتنی ہی رخصت محبوب ہے بلکہ رخصت میں زیادہ خیر ہے۔ حکیم الامت فرماتے ہیں رخصت پر عمل کرنے والا کبر میں مبتلا نہیں ہوتا' عزیمت والا کبر میں مبتلا ہوسکتا ہے کہ میں تو سفر میں بھی تہجد نہیں چھوڑتا اتنا بڑا مقدس انسان ہوں اور جو رخصت سے فائدہ اٹھاتا ہے اس کا دل شکستہ ہوتا ہے کہ دیکھو بھئی تعب ہے تھکن ہے سفر میں ہم سے کچھ نہیں ہوسکتا۔ تو حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب کا جو مرید تھا اس ظالم نے سفر میں بھی تہجد پڑھی اور گھر جا کر خط لکھا کہ میں آپ سے اپنی مریدی توڑتا ہوں کیونکہ آپ کو میں نے تہجد پڑھتے ہوئے نہیں پایا جبکہ مرید تہجد پڑھ رہا ہے تو مرید افضل ہوا شیخ سے۔ جب حضرت نے یہ واقعہ سنایا تو میرا قلب پاش پاش ہوگیا۔ کاش کہ اس جاہل کو عقل ہوتی کہ مولانا کا سونا تیری عبادت سے افضل تھا۔ (معارف ربانی)

وضو کے بعد کی دعا میں حکمت

ارشاد فرمایا کہ توبہ نام ہے دل کی پاکی کا، توبہ دل کا غسل ہے، اس سے قلب دھل جاتا ہے، صاف ہو جاتا ہے، پانی سے تو جسم پاک ہوتا ہے لیکن چونکہ دل تک ہمارا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا اس لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ظاہری اعضا دھولو اور وضو ہو جائے تو درود شریف پڑھ کر کلمہ شہادت پڑھو اور یہ دعا پڑھو **اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین** "یا اللہ مجھ کو توبہ کرنے والوں میں شامل کر لیجئے اور پاک ہونے والوں میں شامل کر لیجئے"۔ یہ دعا بتا رہی ہے کہ ہم کو ولی اللہ بننے کی دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھا دی کہ توبہ اور پاکی اولیاء اللہ کی خاصیت ہے چونکہ جسم کی پاکی اور جسم کا دھونا تو ہمارے اختیار میں تھا۔ لہٰذا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر اختیاری غسل کا انتظام فرما دیا کہ جو تمہارے اختیار میں ہے اس کو کرو اور اعضا وضو کو دھولو اور جو اختیار میں نہیں ہے اس کو اللہ سے مانگو کہ یا اللہ جسم تک تو ہمارا ہاتھ پہنچ سکتا تھا وہ ہم نے کر لیا لیکن دل تک ہمارا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا پس ہمارے دل کو آپ پاک فرما دیجئے اور توبہ کی تینوں قسموں کو شامل کر لو، ظاہری گناہ سے توبہ، غفلت کی زندگی سے توبہ اور دل کو بھی اللہ سے غافل مت ہونے دو۔ (معارف ربانی)

سبق -9

حدیث اَضۡحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ کی شرح

فرمایا کہ حدیث پاک میں ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہنسنے پر حضرات شیخین رضی اللہ عنہما نے کہا **اضحک اللہ سنک یارسول اللہ** یعنی اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے لیکن اگر کوئی مسلسل ہنسے تو اس کو نفسیاتی ڈاکٹر کے ہاں لے جاتے ہیں کیونکہ مسلسل ہنسنا بھی بیماری ہے تو اس حدیث کی شرح میں محدثین فرماتے ہیں کہ **اضحک اللہ سنک** سے مراد ہے **ادام اللہ فرحک** یعنی اللہ آپ کی فرحت ہمیشہ قائم رکھے۔ علم کی نعمت و برکت بھی عجیب چیز ہے۔ (معارف ربانی)

خدا کی یاد ہے طاقت ہماری　　مصلی ہمارا تخت شاہی
ہماری فوج ہے اخلاق حسنہ　　ہمارا حصن ترکِ مناہی

متقی کے کاموں میں آسانی کا راز

وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ يُسۡرًا جوتقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کو آسان کر دیتے ہیں' اب اس کا راز بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو کیوں آسان کر دیتے ہیں کیونکہ متقی اللہ کا دوست ہوتا ہے اور دنیا میں بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ دوست اپنے دوست کی ملاقات کا حریص ہوتا ہے اور حتی الامکان اپنے دوست کی ملاقات کے اسباب ووسائل کی ذمہ داری خود لیتا ہے۔ اگر کبھی مشکل میں پھنستا ہے اور اپنی اس مشکل کی وجہ سے ملاقات کیلئے نہیں آپاتا تو چاہتا ہے کہ ایسی کیا ترکیب کروں کہ میرا دوست میرے پاس آجائے۔ دنیا کے دوست تو مجبور بھی ہوسکتے ہیں کہ اپنے دوست کی مشکل دور نہ کرسکیں اور ملاقات کے اسباب ووسائل نہ پیدا کرسکیں لیکن اللہ تو قادر مطلق ہیں' جب ان کا دوست مشکل میں پھنسے گا تو اللہ اس کے کام کو آسان فرما کر جلدی سے اس کو اپنی یاد کیلئے اور اپنے قرب سے مشرف کرنے کیلئے اپنے پاس بلالیتے ہیں کیونکہ اگر مشکلات میں پھنسا رہے گا تو نوافل کیسے پڑھے گا' ذکر اللہ کیسے کرے گا لہٰذا اللہ جسے اپنا دوست بناتے ہیں تو فضلاً واحساناً اس کے کام کو آسان کرنا اپنے ذمہ کرلیتے ہیں اس لئے متقین کے کام کھٹائی میں نہیں پڑتے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ يُسۡرًا جوتقویٰ اختیار کرنا چاہتا ہے یعنی اللہ کا پیارا ہونا چاہتا ہے اللہ اس کے کاموں کو آسان فرمادیتے ہیں۔ (معارف ربانی)

سبق -11　دل کی سختی دور کرنے کا انجکشن

جس کے دل میں سختی ہو' آخرت کی یاد میں کمی اور نماز میں دل نہ لگتا ہو دنیا کی محبت میں پھنسا ہوا ہو اس کو ایک انجکشن بتا رہا ہوں روزانہ یہ انجکشن لگانا چاہئے اور وہ انجکشن امریکا سے نہیں آئے گا نہ کینیڈا سے آئے گا نہ لندن سے آئے گا وہ انجکشن ہر وقت آپ کے پاس ہے' آنکھ بند کی اور یہ مراقبہ کرلیا کہ ایک دن قبر میں اترنا ہے' جب جنازہ قبر میں اترے گا تو کتنی دنیا آپ کو سلامی دے گی؟ کتنی تعریف ہوگی؟ کتنا بینک بیلنس جائے گا؟ کتنی بلڈنگ لے جاؤ گے؟ کتنے ٹیلی ویژن' قالین اور ٹیلی فون قبر میں جائیں گے؟ بس اس مراقبہ کا ایک منٹ کا انجکشن کافی ہے پھر ان شاء اللہ آپ کو سارے عالم میں اللہ ہی اللہ یاد آئے گا' دنیا ہاتھ میں ہوگی' جیب میں ہوگی لیکن دل میں خدا ہوگا۔ (معارف ربانی)

گناہ سے بچنا خوشی کی ضمانت ہے

تقوی میں سکون ہے اللہ کو خوش کرنا کیا معمولی نعمت ہے؟ جو اس زمین پر اپنے اللہ کو خوش کر لے اس کی خوشی کو ساری کائنات ختم نہیں کر سکتی۔ جو اللہ کو خوش کر لے اس بندہ کی خوشی کا اللہ کفیل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا ہے کہ میرا بندہ مجھ کو خوش کرنے کیلئے گناہ سے بچ رہا ہے۔ اپنی خوشیوں کو برباد کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو آباد فرماتے ہیں مولانا شاہ محمد احمد صاحب کا شعر ہے۔

میرے دل ناشاد کو وہ شاد کریں گے　　برباد محبت کو نہ برباد کریں گے

جس نے اپنی خوشیوں کو اللہ کو راضی کرنے کیلئے برباد کر دیا گویا وہ خود برباد ہو گیا تو اس کو اللہ کیا مزید برباد کریں گے؟ جنہوں نے اپنے دل کو ناشاد یعنی حرام خوشیوں سے بچایا ان کو خوش رکھنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، وہ ارحم الرحمین ہیں اور جس کیلئے اللہ تعالیٰ آسمان پر فیصلہ کر لے کہ مجھے اس بندہ کو خوش رکھنا ہے سارے عالم کے مصائب اس کی خوشی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور جو اپنے دل کو خوش کرنے کیلئے حرام خوشیوں کا انتظام کرتا ہے، بندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے اپنا دل خوش کرتا ہے ایسا شخص ہر وقت معذب رہتا ہے۔ (معارف ربانی)

سبق -13　　ہر شر سے بچنے کا وظیفہ

بسم اللہ شریف کے ساتھ تین مرتبہ **قل هو الله** شریف، تین مرتبہ **قل اعوذ برب الفلق** اور تین مرتبہ **قل اعوذ برب الناس** صبح فجر کے اور شام مغرب کے بعد پڑھیں تو ان شاء اللہ کسی جادو کا اثر نہیں ہوگا۔ یہاں سنا ہے عیسائی لوگ جادو کرا دیتے ہیں، ہندوؤں سے بھی لوگ جادو کرا دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو تینوں قل تین تین مرتبہ صبح شام پڑھے گا تو یہ وظیفہ تمہارے لئے ہر شے کیلئے کافی ہے۔ **تکفیک من کل شی** اس کی شرح محدثین نے کی ہے۔ ای **تکفیک من کل شر وتکفیک من کل ورد** یعنی جتنے وظیفے پڑھتے ہو اگر کسی دن کچھ نہ پڑھ سکو تو یہی پڑھ لو یہ کافی ہو جائے گا اور ہر شر یعنی جادو شیاطین وغیرہ سے ان شاء اللہ حفاظت رہے گی اور چلتے پھرتے یا اللہ یا رحمن یا رحیم پڑھتے رہیں، کبھی کبھی یا کریم بھی پڑھ لیا کریں۔ ان شاء اللہ یا کریم کی برکت سے نالائق بھی مہربانی سے محروم نہیں رہے گا۔ (معارف ربانی)

صحبت اہل اللہ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے کونوا مع الصادقین کا حکم نازل فرما کر وارکعوا مع الراکعین سے جماعت پنجگانہ کو واجب فرما کر جمعہ وعیدین اور حج کے اجتماعات کا حکم دے کر عاشقوں کی ملاقات کو دنیا میں ضروری قرار دیا جس سے اہل اللہ کی صحبت کی کس قدر اہمیت ظاہر ہوتی ہے لیکن دنیا ہی میں نہیں جنت میں بھی اہل اللہ کی ملاقات کو صرف ضروری ہی نہیں جنت پر مقدم فرمایا جس کی دلیل نص قطعی سے پیش کروں گا کیونکہ بعض نادان لوگ کہتے ہیں کہ چلو دنیا میں مولویوں کی خوشامد کرلو کیونکہ یہاں تو ان سے مسئلہ پوچھنے پر ہم مجبور ہیں مگر جنت میں تو شریعت نہیں ہے وہاں تو مولویوں سے جان چھوٹے گی کیونکہ وہاں تو کوئی مسئلہ پوچھنا نہیں ہے۔ صرف کھانا پینا اور مزے کرنا ہے جیسے ایک بار قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ آؤ جنتی کام کرلیں۔ میں نے کہا کہ حضرت دنیا میں جنتی کام کیا ہے؟ فرمایا کہ چلو دستر خوان لگ رہا ہے، کھانا پینا ہی تو ہے جنت کا کام، جنت میں نماز روزہ نہیں ہے، شریعت نہیں ہے، وہاں کوئی عبادت نہیں کرنی ہے۔ وہاں بس عیش ہی عیش ہے، مزہ ہی مزہ ہے۔ اہل اللہ کی ملاقات، عاشقوں کی زیارت، اگر آپ کا دل چاہا کہ چلو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرلیں تو فوراً آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے۔ پرندہ اڑ رہا ہے دل چاہے کہ یہ بھنا ہوا مجھے مل جائے اسی وقت بھنا ہوا موجود! جو چاہو گے اللہ تعالیٰ دے گا اور ہمیشہ کی غیر محدود زندگی ملے گی کبھی موت ہی نہیں آئے گی۔ (مواعظ جلد ۴)

سبق - 15 اللہ تعالیٰ کی محبت غالب ہونی چاہئے

اے خدا! اپنی محبت مجھ کو اتنی دے دے کہ میری جان سے زیادہ آپ مجھے پیارے معلوم ہوں۔ سبحان اللہ! کیا پیارا مضمون ہے۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مانگا وہ سنت ہے۔ آپ کا ہر چلن، آپ کی ہر دعا، آپ کی ہر آہ سب سنت ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت مانگنا بھی سنت ہوا۔ لہٰذا یہ بھی مانگو ورنہ تارک سنت ہوجاؤ گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانگ رہے ہیں اور آپ کو تو محبت کی یہ مقدار حاصل تھی، آپ مانگ کر امت کو سکھا رہے ہیں کہ اے اللہ! ہم کو اپنی محبت اتنی زیادہ دے دے کہ اپنی جان سے زیادہ ہم آپ کو پیار کریں یعنی اگر ہماری جان کسی نامحرم عورت کو دیکھنے سے خوش ہوتی ہے تو آپ کو خوش کرنے کیلئے ہم اپنی جان کو غمگین کرلیں مگر بدنظری کرکے آپ کو ناخوش نہ کریں تب معلوم ہوگا کہ اب اللہ جان سے زیادہ محبوب ہوگیا۔ (مواعظ جلد ۴)

اہل علم کیلئے ضرورت صحبت

میرے شیخ فرماتے تھے کہ علم درس نظامی جس نے حاصل کرلیا اس کی مثال اسی کچے قیمہ کے کباب کی سی ہے جس میں کباب کے تمام مسالے اور اجزاء پڑے ہوئے ہیں اور اس کی دستار بندی بھی کردی گئی کہ آج تم شامی کباب ہوگئے لیکن ابھی نہ یہ خود مزہ پائے گا' نہ اس کے پاس بیٹھنے والے مزہ پائیں گے جب تک اس کو مجاہدہ کی آگ پر تلا نہ جائے گا۔ لہٰذا اب یہ کسی بزرگ کے پاس جائے اور ان کی صحبت میں رہ کر مجاہدہ کرے اور گناہوں سے بچنے کا غم اٹھائے یہاں تک کہ اس مجاہدہ سے اس کا دل جل کر کباب ہوجائے اب اس کے علم کی خوشبو سارے عالم میں پھیل جائے گی۔ (مواعظ جلد ۴)

سبق -17　علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا ارشاد

مولانا عبداللہ صاحب شجاع آبادی کی جب بخاری شریف ختم ہوئی تو علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے ان کو مخاطب کر کے بخاری شریف پڑھنے والوں سے فرمایا کہ آج بخاری شریف ختم ہوگئی آج تم عالم ہوگئے مگر بخاری شریف کی روح جب حاصل ہوگی جب چھ ماہ کسی اللہ والے کی صحبت میں رہو گے' پھر تمہیں دردبھرا دل عطا ہوگا اپنے علم پر عمل نصیب ہوگا اور علم کی حلاوت ملے گی اور تمہارے منہ سے جو علم نکلے گا جادو بیانی کے ساتھ نکلے گا۔ پھر جوش میں فرمایا کہ اللہ والوں کی جوتیوں کی خاک کے ذرات بادشاہوں کے تاجوں کے موتیوں سے افضل ہیں۔ یہ جملہ علامہ انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ (مواعظ جلد ۴)

سبق -18　استقامت کیلئے دو اہم وظیفے

دین پر استقامت کیلئے دو وظیفے نہایت اہم ہیں۔

نمبر ۱- **لاحول ولا قوۃ الا باللہ**۔ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ لیجئے اور اول آخر درود شریف **صلی اللہ علی النبی الامی** اور دعا کرلو کہ اے خدا! اس کی برکت سے مجھے نیک عمل کی توفیق دے دے اور گناہ چھوڑنے کی ہمت دے دے۔

نمبر ۲- **اللھم ارحمنی بترک المعاصی**۔ اے اللہ! ہم پر اپنی خاص رحمت نازل کردے جس سے ہم گناہ چھوڑ دیں۔ (مواعظ جلد ۴)

توبہ میں دیر کرنا خطرناک ہے

اور مچھلی کو شکاری جب کبھی خشکی میں لے آتا ہے تو تھوڑی دیر وہ تڑپتی ہے لیکن چند منٹ کے بعد تڑپنے کی طاقت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ یہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب مچھلی کو شکار کر کے دریا سے نکالا تو تھوڑی دیر وہ تڑپتی رہی اس کے بعد اس کا تڑپنا بھی ختم ہو گیا لہٰذا شیطان اور نفس جب کسی گناہ میں مبتلا کر کے ہم کو اللہ کے دریائے قرب سے باہر کر دیں تو تڑپ کر جلدی سے توبہ کر کے پھر اللہ کے دریائے قرب میں آجاؤ ورنہ ایک دن ایسا ہوگا کہ تڑپنے کی طاقت بھی نہ رہے گی۔ یعنی احساس ندامت بھی اپنے گناہوں پر نہ رہے گا اور روحانی موت واقع ہو جائے گی۔ اس لئے گناہوں سے توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرو۔ (مواعظ جلد ۴)

سبق -20 "وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ" کی عجیب تفسیر

یہاں شے پر ایک لطیفہ سنئے ابلیس نے حضرت شیخ ابن عربی سے کہا کہ میں بھی بخشا جاؤں گا شیخ نے کہا تو ہرگز نہیں بخشا جائے گا کہا کہ میں تو قرآن شریف کی دلیل سے بخشا جاؤں گا۔ فرمایا کہ وہ کیا ہے کہا کہ "وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ" اللہ فرماتے ہیں کہ میری رحمت ہر شے پر وسیع ہے اور میں بھی شے ہوں یا نہیں؟ تو جب رحمت وسیع ہوگی تو میں بھی بخشا جاؤں گا۔

حکیم الامت فرماتے ہیں شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کی تربیت کیلئے اس کو جواب نہیں دیا تاکہ وہ اس مردود کے وسوسوں کو اہمیت نہ دیں اور اس بھونکتے ہوئے کتے کا جواب نہ دیں لیکن حکیم الامت فرماتے ہیں کہ مجھے شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ کے صدقے میں اس کا جواب آگیا۔ دیکھئے یہ ہے کہ حکیم الامت کا ادب' با ادب عالم ایسے ہوتے ہیں آج کل کا غیر تربیت یافتہ ملا ہوتا تو کہتا کہ شیخ محی الدین ابن عربی سے جواب نہیں بن پڑا اور مجھے جواب آگیا لیکن آہ حکیم الامت کی فنائیت دیکھئے فرماتے ہیں حضرت شیخ ابن عربی کی برکت سے مجھے جواب آگیا اور وہ یہ ہے کہ دوزخ میں جتنا عذاب شیطان کو دیا جائے گا اس سے زیادہ عذاب دینے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے تو جتنی قدرت زیادہ عذاب دینے کی ہے۔ اس کا نہ دینا بھی رحمت ہے جیسے کسی کو سو جوتے مارنے کی طاقت ہے لیکن نوے مار کر دس چھوڑ دیئے تو رحمت ہے یا نہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ جتنا عذاب شیطان کو دیں گے اس سے زیادہ دینے پر قادر ہیں۔ پس باوجود قدرت کے جو مزید عذاب نہ دیں گے یہی رحمت ہے۔ (مواعظ جلد ۴)

اللہ کے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرسکتا

اللہ فرماتے ہیں وَمَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰہَ اللہ کے سوا کوئی تم کو معاف نہیں کرسکتا اگر سارا عالم امریکا' روس' جاپان کیا بلکہ بالفرض ساری دنیا کے اولیاء اللہ اور قطب مل کر کہہ دیں کہ تمہاری بدنگاہی ہم نے معاف کردی تو ان کے کہنے سے یہ گناہ ہرگز معاف نہیں ہوگا۔ جب تک اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمادیں۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے والے بھائیوں سے کہا کہ میں نے تمہیں معاف کردیا اور تمہارے لئے استغفار کردیا تو علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اے بابا! آپ نبی تو ہیں مگر خدا نہیں ہیں۔ بھائی یوسف نے ہمیں معاف کردیا' بابا نے بھی معاف کردیا لیکن بابا کے اوپر جو بڑے مالک رب العالمین ہیں اگر انہوں نے ہمیں معاف نہ کیا تو پھر معلوم نہیں ہمارا کیا ہوگا لہٰذا خدا سے بھی معاف کرادیجئے۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام بیسیوں برس تک روتے رہے کہ اے اللہ! میرے بیٹوں کی مغفرت کیلئے وحی نازل فرمادیجئے۔ ایک دن جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ بذریعہ وحی آپ کے بیٹوں کی توبہ قبول ہونے کی بشارت آگئی۔ پھر **فقام الشیخ** انہوں نے سب سے آگے حضرت یعقوب علیہ السلام کو کھڑا کیا ان کے پیچھے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھڑا کیا **ثم قام اخوانہ خلف یوسف** پھر حضرت یوسف علیہ السلام کے ان مجرم بھائیوں کو کھڑا کیا جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا تھا اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سرکاری مضمون سے دعا کرائی فرمایا کہ آپ سب یہ دعا مانگئے جس کا مضمون میں آسمان سے لے کر آیا ہوں **یا رجآء المومنین لاتقطع رجآئنا** اے ایمان والوں کی آخری امید! اپنی رحمت سے ہماری امیدوں کو نہ کاٹئے کہ آپ کے بعد ہماری کوئی آخری عدالت اور سپریم کورٹ نہیں ہے۔ یہاں کے بعد مجرم پھر کہیں نہیں جاسکتا۔ **یا غیاث المؤمنین اغثنا** اے ایمان والوں کی فریاد کو سننے والے! ہماری فریاد سن لیجئے' **یا معین المؤمنین اعنا** اے ایمان والوں کے مددگار! ہماری مدد فرمادیجئے' **یا محب التوابین تب علینا** اے توبہ کرنے والوں سے محبت فرمانے والے! ہم پر توجہ فرمادیجئے' ہماری توبہ کو قبول فرمالیجئے۔ بس اسی وقت ان کا کام بن گیا اور توبہ قبول ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ ذکر مقبول اسی کا ہے جسے توبہ واستغفار کی توفیق ہوجائے اور جو گناہوں کو چھوڑ دے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے سوا ہم کو کوئی معاف نہیں کرسکتا جو قرآن پاک سے ثابت ہے (مواعظ جلد ۸)

اللہ کا پیغام دوستی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین کیساتھ ہو جاؤ۔

یعنی گناہوں سے بچو تو ہم تم کو صرف گناہ چھوڑنے پر اپنا تاج ولایت عطا کر دیں گے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ تم لمبے چوڑے وظیفے پڑھو بس صرف فرض و واجب سنت مؤکدہ ادا کرلو۔ باقی بس گناہ سے بچو۔ میری نافرمانی نہ کرو، تو تم میرے دوست ہو کیونکہ میرے نافرمان میرے ولی نہیں ہو سکتے۔ دنیاوی بادشاہ کسی معمولی آدمی کو اپنا دوست کہتے ہوئے شرماتے ہیں کہ یہ ہمارے میل کے نہیں ہیں۔ مگر میرے اللہ کی انتہائی مہربانی، انتہائی ذرہ نوازی، انتہائی شفقت و محبت ہے کہ خالق ہو کر اتقوا اللہ فرما کر دوستی کا پیغام دے رہے ہیں کہ تم تو پہل نہیں کر سکتے تھے لیکن ہمارا کرم ہوا کہ ہم تمہیں اپنا دوست کہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی کو بہت آسان کر دیا۔ یہ نہیں فرمایا کہ آدھی رات کو سمندر میں جاؤ اور آدھی کمر تک پانی میں گھس کر اور ایک ٹانگ اٹھا کر عبادت کرو۔ پھر ہمارے ولی بنو گے، یہ کچھ نہیں کرنا بس فرمایا کہ صرف گناہ چھوڑ دو۔ ہماری ولایت کا تاج تمہارے سر پر رکھ دیا جائے گا اور گناہ وہ چیز ہے جو چھوڑنے ہی کی ہے بس جو چیز چھوڑنے کی ہو اسی کو تو ہم بھی کہتے ہیں کہ چھوڑ دو۔

آگے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کا طریقہ کیا ہے؟ تو اللہ نے اپنی دوستی کا بہت آسان راستہ بنا دیا کہ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ کہ تم اللہ والوں کے ساتھ رہو اور اللہ والوں کے ساتھ رہو تو دل کی محبت کے ساتھ رہو، اور یہ بھی محبت نہیں کہ چھپ چھپ کر محبوب کی نافرمانی کرتے رہیں، تو توبہ کے بھروسہ پر بھی گناہ نہ کرو، توبہ کی توفیق تمہارے قبضہ میں نہیں ہے، ایک مقام ایسا آتا ہے کہ اس وقت توبہ کی توفیق ہی اٹھ جاتی ہے۔

ناظم آباد میں ایک شخص رات دن گناہ کرتا تھا جب مرنے لگا تو اس کے دوستوں نے کہا کہ بھائی اب تو تم مرنے کے قریب ہو توبہ کرلو۔ اس نے کہا کہ میری زبان سے سارے حروف نکلتے ہیں مگر جو لفظ تم کہتے ہو یہ میرے منہ سے نہیں نکل رہا۔ تو بتائیے کتنی عبرت کا مقام ہے، تو قبل اس کے کہ وہ دن آجائے اور توبہ کی توفیق اٹھ جائے اس دن سے پناہ مانگو۔ اسی لیے فرمایا کہ گناہ سے بچنا چاہتے ہو تو سچوں کے ساتھ رہو۔ (محاسن اسلام)

نیک صحبت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ تم سب کے سب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ چلے جاؤ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار ستا رہے ہیں تو تم بھی سب مدینہ منورہ چلے جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ پکڑنا کعبہ کا ساتھ پکڑنے سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ کعبہ اللہ کا گھر ہے مگر گھر کا مل جانا کافی نہیں جب تک کہ گھر والا نہ ملے اور گھر والا ملتا ہے جو گھر والے سے دوستی رکھتا ہے۔ اگر ہجرت کے حکم کے بعد صحابہ بیت اللہ سے چپکے رہتے تو بیت اللہ تو مل جاتا ' اللہ نہ ملتا۔ اس لیے صحابہ نے گھر چھوڑ دیا ' رزق کے ظاہری دروازے چھوڑ دیئے۔ جمی جمائی دکانیں چھوڑ دیں۔ صحابہ کا اللہ پر کیا بھروسہ تھا۔ اللہ کی مرضی کے مطابق صحابہ نے ہجرت کی۔ کعبۃ اللہ کو چھوڑ دیا۔ مولدِ رسول معجزات وتبرکات کی سرزمین مکہ کو چھوڑا۔ اس لیے کہ صحابہ کو یہ حقیقت معلوم تھی کہ کعبہ سے 360 بت اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نکالے گا خود کعبہ میں یہ صلاحیت نہیں کہ وہ بتوں کو نکال دے کیونکہ کعبہ گھر ہے بے جان ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے 360 بت بھی نکالیں گے اس لیے اللہ تعالیٰ کے حکم پر صحابہ نے ہجرت کی۔ وطن چھوڑا ' زمزم چھوڑا ' اللہ نے ان کو سمجھ دی تھی کہ یہاں تم کو گھر تو مل جائے گا مگر اللہ نہیں ملے گا۔ اللہ میرے نبی سے ملے گا۔ لہٰذا جہاں میرا نبی جا رہا ہے وہاں چلے جاؤ۔ مدینہ میں آ کر صحابہ کچھ بیمار ہو گئے تو کہا کہ ہم مدینہ کی آب وہوا کو موافق نہیں آئے۔ یہ نہیں کہا کہ مدینہ کی آب وہوا ہمیں موافق نہیں آئی کیونکہ ایسا کہنے میں مدینہ منورہ کی بے ادبی لازم آتی ہے۔ یہ تھا صحابہ کا ادب۔

صحابہ کرام کی ہجرت سے یہ بات سمجھ لیں کہ اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اصلاح کے باب میں ضروری نہ ہوتی تو صحابہ کو نبی کے ساتھ ہجرت کا حکم نہ ہوتا لیکن سب کو حکم ہوا کہ جہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم جائیں گے تم بھی وہاں جاؤ۔

جب مکہ فتح ہو گیا تو اسباب ہجرت ختم ہو گئے لیکن وفاداری بھی کوئی چیز ہے۔ اہل مدینہ نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اب ہمیں وسوسہ آتا ہے کہ آپ کہیں پھر اپنے وطن میں نہ رہ جائیں اور ہمیں اکیلا چھوڑ دیں تو آپ ہماری جان اولاد مال سب لے لیجئے ہم سب چیزوں پر صبر کر سکتے ہیں لیکن آپ کی جدائی برداشت نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ہجرت اللہ کے حکم سے کی ہے اور میرا مرنا جینا تمہارے ساتھ رہے گا۔ مدینہ ہی میں میں رہوں گا۔ یہیں جیوں گا یہیں مروں گا۔ اگر آپ

ہجرت نہ فرماتے اور صحابہ کرام کوشش نہ کرتے تو ہمارا نام آج رام چندر یا سیتا رام ہوتا آج ان ہی کے خون کے صدقہ میں ایمان ہم تک پہنچا اور ہم عبدالرحمٰن اور عبداللہ ہو گئے۔

پس اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں جذب کر کے اپنا دوست بنا لیتے ہیں۔ پھر ہر وقت خدا کے ذکر کی توفیق مل جاتی ہے۔ اس لیے اللہ کے جذب کا انتظار کرو۔ خدا سے دعا یہی کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری جانوں کو بھی جذب کر لیں۔ بغیر جذب خدا کے کوئی راستہ طے نہیں کر سکتا۔ اللہ غیر محدود' اس کا راستہ بھی غیر محدود' بغیر ان کے جذب کے یہ غیر محدود راستہ کوئی طے نہیں کر سکتا۔ اسی کو قرآن میں فرمایا گیا۔ اَللّٰہُ یَجۡتَبِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ۔

کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ تو اللہ نے خود اعلان کر دیا کہ میرے بندو ناامید نہ ہونا۔ میرے جذب کو مانگو مجھ سے اس صفت کا مطالبہ کرو۔ من یشاء میں اللہ نے مَن کو مطلق رکھا ہے یعنی میں جس کو چاہوں جذب کر لوں۔ اس میں کوئی قابلیت شرط نہیں۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا جذب نصیب فرمائے اور اپنے جذب سے نسبت اولیائے صدیقین عطا فرما دے۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنا ولی صدیق بنا لے۔ اور دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں عطا فرمائے۔ (از مواعظ درد محبت)

سبق - 25　اہل اللہ سے حاصل کرنے کی چیز

ارشاد فرمایا کہ بزرگان دین کی صحبت سے اور ان کے غلاموں کی صحبت سے کیا حاصل کرنا چاہئے۔ غلام اس لئے کہتا ہوں تا کہ میں بھی شامل ہو جاؤں' لہٰذا بزرگان دین کی یا ان کے غلاموں کی صحبت مل جائے تو کیا چیز حاصل کرنا چاہئے؟ روزہ نماز تو سب سیکھ لیتے ہیں اللہ والوں سے اور ان کے غلاموں سے تقویٰ سیکھنا چاہئے کہ گناہوں سے بچنا آ جائے گناہوں سے بچنے کی ہمت پیدا ہو جائے کہ چاہے کتنی حسین عورت ہو کتنا حسین لڑکا ہو اس کو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھو۔ ان شاء اللہ بہت جلد ولی اللہ بن جاؤ گے۔ آنکھ کی حفاظت کرو اور دل کی حفاظت کرو بعض آدمی نگاہ تو نیچی کر لیتا ہے مگر دل ہی دل میں سوچتا ہے کہ شکل بہت خوبصورت تھی اگر مل جاتی تو ہم یوں توں کر لیتے۔ دل میں اللہ کی نافرمانی کا خیال مت پکاؤ۔ بلا قصد خیال آ جائے تو معاف ہے لیکن ارادہ کر کے گندا خیال نہ لاؤ' یہی سوچو کہ ہمارے اللہ نے جب اس کو حرام فرمایا تو ہم ان کے بندے ہیں ہم کیوں یہ کام کریں۔ یہ دو کام کر لیجئے سب کے سب ان شاء اللہ تعالیٰ سو فیصد ولی اللہ ہو جائیں گے۔ (پردیس میں تذکرہ وطن)

ولی اللہ بننے کے نسخے

پانچ باتیں سن لیجئے میرا ستر سالہ تجربہ یہ ہے کہ ان پر عمل کرنے والا یقیناً ان شاء اللہ ولی اللہ بن جائے گا۔ اور جلد بن جائے گا اور اسے احساس ولایت بھی نصیب ہو جائے گا۔ اللہ کی رحمت کا دروازہ ابھی کھلا ہوا ہے' یہ نہ کہو کہ بڑے بڑے اولیاء چلے گئے اب وہ زمانہ نہیں ہے نہیں وہی زمانہ ہے جب خالق زمانہ موجود ہے تو زمانہ بھی موجود ہے۔

رحمت کا بادل آج بھی برس رہا ہے جو اولیاء کے چاروں سلسلوں پر برستا تھا۔ وہ آج بھی موجود ہے۔ اب میں وہ پانچ اعمال جن سے ولایت کا راستہ معلوم ہو پیش کرتا ہوں۔

۱۔ اہل اللہ کی صحبت

روئے زمین پر جس کسی اللہ والے سے مناسبت ہو اس کی صحبت میں رہا کرو۔ خواتین اس کی باتیں اور تقریر سنتی رہیں اور اس کی کتب پڑھتی رہیں۔ مرد آنکھوں سے صحبت یافتہ ہوں اور عورتیں کانوں سے صحبت یافتہ ہوں اس اللہ والے کا فیض نسبت اور درد دل الفاظ کے ذریعے کانوں سے ان کے دل میں اتر جائے گا۔

۲۔ ذکر اللہ کی پابندی

شیخ جو ذکر بتا دے اسے پابندی سے کرو۔ کبھی ناغہ نہ کرو۔ تھک جاؤ تو تعداد کم کر دو۔ مثلاً سو دفعہ ذکر کرتے ہو تو دس مرتبہ کر لو مگر ناغہ نہ کرو۔ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب نے اپنے مرشد حکیم الامت رحمۃ اللہ کو لکھا کہ آپ نے مجھے ستر مرتبہ صلوٰۃ تنجینا بتایا ہے اور میں جون پور کی شاہی مسجد میں سولہ سبق پڑھاتا ہوں تو حکیم الامت نے لکھا کہ اگر آپ علم دین کی مشغولی سے ستر دفعہ نہیں پڑھ سکتے تو سات دفعہ پڑھ لیں قرآن پاک میں ایک پر دس کا وعدہ ہے تو سات کو دس سے ضرب کر لو ستر دفعہ ہو جائے گا۔ شیخ ایسا حکیم الامت ہونا چاہیے۔

۳۔ گناہوں سے حفاظت

آپ گناہ سے اپنے کو دور رکھئے اور گناہ کو بھی اپنے سے دور رکھئے' بھاگئے بھی اور بھگایئے بھی۔ تب مکمل حفاظت ہوگی۔ خوب سمجھ لو کہ گناہ سے خود بھاگو اور گناہ کو بھگاؤ۔ اگر آپ کے کمرے میں کوئی نامحرم خاتون آجائے تو آپ اس کو فوراً بھگا دیجئے اور صاف کہہ دیجئے آپ میرے ایمان کے لیے مضر ہیں آپ باہر جا کر بیٹھئے۔ تو اس میں

بھاگنا بھی ہے بھگانا بھی بھاگو اور بھگاؤ۔

۴۔اسباب گناہ سے دوری

گناہ کے جو اسباب ہیں ان سے آپ دور رہیے اور ان کو دور رکھئے لڑکے ہوں یا لڑکیاں نامحرم سے شرعی پردہ کرو۔ چچازاد بھائی.... ماموں زاد بھائی.... خالہ زاد بھائی.... پھوپھی زاد بھائی یہ جتنے ہمزاد ہیں سب سے بچو اور ایسے ہی چچازاد.... ماموں زاد.... خالہ زاد.... پھوپھی زاد بہنوں سے بچو اور بھابھی سے تو بہت ہی بچو۔

اسباب گناہ سے دوری کے معنی یہ ہیں کہ گناہ کے اسباب سے دور رہو کسی کو قریب نہ آنے دو۔ اگر گناہ کے اسباب سے قریب ہو گے تو کب تک بچو گے۔ ایک دن مبتلا ہو جاؤ گے۔

۵۔طریق سنت پر ہمیشگی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سنت پر قائم رہنا۔ یہ شریعت وطریقت کی جان ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیارا بننے کا قریب ترین راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ

اے نبی! آپ اعلان کر دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری چلن چلو اللہ تم کو پیار کرے گا۔ اور میں اللہ کا ایسا پیارا ہوں کہ جو میری چلن چلتا ہے اللہ اس کو بھی اپنا پیارا بنا لیتا ہے۔

یہ پانچ باتیں یاد کر لیجئے ان شاء اللہ یہ آپ کو ولی اللہ بنا دیں گی اور بہت جلد بنا دیں گی اور نہایت اعلیٰ درجہ کا ولی اللہ بنانے کی یہ پانچ باتیں ضمانت ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔ (مواعظ درد محبت)

مقصد حیات خالق حیات سے پوچھو:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے تمہیں زندگی کس لئے دی ہے اس لئے دی ہے کہ دیکھیں تم میں سے کون اچھا عمل کرتا ہے اور کون دنیا کی حرام لذتوں میں پھنس کر ہمیں بھولتا ہے۔ یہ امتحان گاہ ہے پرچہ کچھ نہ کچھ تو مشکل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کون عقلمند ہے جو پردیس (دنیا) میں رہ کر اپنا ضروری کام بھی کر لیتا ہے اور دیس اور اصلی وطن (آخرت) کی تعمیر میں بھی لگا ہوا ہے۔ وقت آیا نماز پڑھ لی۔ وقت آیا روزہ رکھ لیا' زکوٰۃ کے وقت زکوٰۃ دے دی۔ حقوق العباد کا خیال رکھا' خلاصہ یہ کہ اپنی تعمیر آخرت سے غافل نہیں ہوا۔ (محاسن اسلام)

مغفرت ورحمت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّاراً کہ اپنے رب سے مسلسل مغفرت مانگتے رہو۔

موجودہ حالت میں تم سے کوئی خطا ہو جائے تو ہم سے معافی مانگ لو اور اگر آئندہ بھی ہو جائے تو نا اُمید نہ ہونا ہم سے معافی مانگ لینا اور یہاں رب نازل کیا کہ پالنے کی محبت ہوتی ہے جیسے اماں ابا سے معافی کی بچوں کو جلد اُمید ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہاں رب نازل فرما کر بتا دیا کہ اپنے پالنے والے سے نا اُمید نہ ہونا ، میں تمہارا پالنے والا ہوں اور پالنے والا جلد معاف کرتا ہے، لہٰذا مغفرت مانگتے رہو۔ مغفرت مانگنے کا الگ مزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری تکلیفیں دور کرنے کا استغفار میں انتظام فرما دیا کہ معافی مانگ کر تم اپنے پالنے والے سے پھر قریب ہو جاؤ گے ، گناہ سے جو دوری ہوئی تھی استغفار کی برکت سے تمہاری دوری حضوری سے بدل جائے گی اور گناہ سے تمہاری روح کو جو پریشانی تھی جب استغفار کرو گے ، اللہ سے مغفرت کی بھیک مانگو گے اپنی بخشش مانگو گے تو کیا ہوگا ؟ وہ پریشانی سکون سے بدل جائے گی کیونکہ ہر نیکی اللہ تعالیٰ سے قریب کرتی ہے اور ہر گناہ اللہ تعالیٰ سے دور کرتا ہے۔ لہٰذا استغفروا نازل فرمایا کہ اے میرے بندو! مجھ سے معافی مانگتے رہو فی الحال بھی اور آئندہ بھی یعنی فی الحال بھی اُمید دلا دی اور مستقبل کی بھی اُمید دلا دی کہ اگر آئندہ بھی تم سے کوئی خطا ہو جائے تو معافی مانگ لینا۔

ایک مقام پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی ایک اور خوبی اور ایک اور صفت کا واسطہ دے کر سکھایا کہ اس طرح بھی معافی مانگو۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیۡمٌ.

اے اللہ! آپ بہت معافی دینے والے ہیں اور بہت کریم ہیں۔

کریم کے معنی یہ ہیں کہ جو نالائقوں کو بھی اپنی مہربانی سے محروم نہ کرے۔ اس لئے آپ ہم پر رحم فرما دیجئے۔

تُحِبُّ الۡعَفۡوَ معاف کرنے کے عمل کو آپ بہت محبوب رکھتے ہیں یعنی جب آپ کسی بندہ کو معافی دیتے ہیں تو آپ کو یہ عمل بہت پیارا بہت محبوب ہے۔ سبحان اللہ۔

سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مزاج سے اُمت کو باخبر فرما رہے ہیں کہ تمہارے پالنے والے کا یہ مزاج ہے اور ہمیں سکھا رہے ہیں کہ اللہ میاں سے ایسے مانگو کہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ

دوستو! اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ کیسا کریم مولیٰ ہم سب کو ملا ہے۔

لہٰذا ہم گنہگار اپنے گناہوں کا اعتراف، اپنے گناہوں پر ندامت واستغفار وتوبہ کی گٹھڑی لے کر خود حاضر ہوئے ہیں کہ فَاعْفُ عَنِّیْ ہم گنہگاروں کو معاف فرما کر اپنا محبوب عمل ہم پر جاری کر دیجئے اور ہمارا بیڑا پار کر دیجئے۔

معاف کرنا آپ کا محبوب عمل ہے تو پھر دیر نہ کیجئے جلدی سے ہم کو معاف کر کے اپنا محبوب عمل کر لیجئے ہم تو آپ سے آپ کا محبوب عمل مانگتے ہیں۔

حضرت سعدی شیرازی رحمہ اللہ کا شعر ہے۔

من نگویم کہ طاعتم بپذیر　　قلم عفو بر گناہم کش

میں نہیں کہتا کہ میری عبادت کو آپ قبول فرمالیں بس یہ چاہتا ہوں کہ میرے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیجئے۔ میرے گناہوں کو محو فرما دیجئے۔ میرے گناہوں کی فائل غائب فرما دیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے بزبان نبوت سارے عالم کو اطلاع کر دی کہ اے گنہگارو! کیوں گھبراتے ہو مجھے معاف کرنا محبوب ہے لیکن گناہ پر تم جری تو نہ ہو، گناہ پر بہادری مت دکھاؤ، کیونکہ گناہ میری ناراضگی اور غضب کا بھی سبب ہے اور گناہ سے تم مجھ سے دور ہو جاؤ گے اور ہم تم کو دور کرنا نہیں چاہتے اس لئے تقویٰ فرض کرتے ہیں۔

جب ماں باپ نہیں چاہتے کہ ان کی اولاد ان سے دور ہو تو میں تو ماں باپ کی رحمت کا خالق ہوں، ساری دنیا کے ماں باپ کو رحمت کی بھیک میں دیتا ہوں، تو میں کیسے پسند کروں گا کہ میرے بندے مجھ سے دور رہیں۔ میری محبت چاہتی ہے کہ میرے بندے مجھ سے قریب رہیں لہٰذا تقویٰ کا حکم، گناہ چھوڑنے کا حکم اس لئے دیتا ہوں کہ تم ہم سے دور نہ رہو، ہم تمہیں اپنے قریب رکھنا چاہتے ہیں۔ تقویٰ کی فرضیت کا راز آج زندگی میں پہلی بار اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ آج آپ نے ایک نئی بات سنی جو میرے دل میں بھی اس سے پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔

استغفار کرنا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا معافی مانگنا بہت بڑا ذکر ہے جو اپنے مالک کو راضی کر لے وہ اصلی ذاکر ہے۔

اگر توبہ کر کے مالک کو خوش کر لو معافی مانگ لو تو تمہارے قلب کو چین آئے گا

کیونکہ ذکر سے دل کے چین کا واسطہ اور رابطہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ضابطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے سینہ میں دل ہم نے بنایا ہے لہٰذا اس دل کو چین صرف ہماری یاد ہی سے ملے گا اور نافرمانی اور گناہ سے تم بے چین اور پریشان رہو گے۔ بے چینی کا سبب گناہ ہے لہٰذا اس کا علاج یہی ہے کہ استغفار کر کے تم ہم کو راضی کرلو۔ یہ بہت بڑا ذکر ہے اس سے بڑا ذکر کیا ہوگا کہ تم اپنے مالک کو راضی کرلو۔

جب دل تباہ ہوتا ہے تو سارا عالم اندھیرا لگتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لو گے تو ان شاء اللہ اس کی برکت سے دل باغ و بہار ہو جائے گا، چین آ جائے گا، اور جب دل میں چین ہوتا ہے تو سارے عالم میں چین نظر آتا ہے جب دل غمزدہ ہوتا ہے تو سارے عالم میں غم نظر آتا ہے۔ اور جس کا دل گناہوں سے پریشان رہتا ہے وہ اپنی بیوی سے بھی لڑتا ہے، بچوں کی بھی پٹائی کرتا ہے، ہر شخص سے الجھتا ہے کیونکہ اس کا دل معتدل اور نارمل (NORMAL) مثل پاگل ہو جاتا ہے۔ پاگل آدمی ہر ایک کو ستاتا ہے پاگل کا کیا بھروسہ، یاد رکھو جو عقل کا خالق ہے جب اس کو راضی کرو گے تو عقل ٹھیک رہے گی، ورنہ جو جتنا گناہ کرتا ہے عقل خراب ہوتی چلی جاتی ہے، اور عقل کی خرابی سے آدمی پاگل ہوتا ہے، اور پاگل نہ خود چین سے رہتا ہے نہ چین سے رہنے دیتا ہے۔

جب بندہ نے توبہ کی کہ اے اللہ تعالیٰ مجھ سے غلطی ہوگئی معاف کر دیجئے، اس حرام مزہ سے میں سخت نادم و شرمندہ ہو کر معافی چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ فوراً معاف فرما دیتے ہیں۔ توبہ کی پہلی شرط یہ ہے۔ (۱)۔ گناہ سے الگ ہو گیا۔

(۲)۔ شرمندہ ہو گیا دل کو دکھ پہنچ گیا کہ آہ میں نے کیوں گناہ کیا، قلب میں ندامت پیدا ہوگئی۔

(۳)۔ آئندہ کیلئے پکا ارادہ کرتا ہے کہ اے اللہ! اب آپکو آئندہ کبھی ناراض نہیں کروں گا اگرچہ دل کہتا ہے کہ تو پھر کریگا، لیکن دل کی بات نہ ماننے کا عزم رکھتا ہے اگرچہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ تو پھر مبتلا ہوگا۔ شیطان یہ وسوسہ ڈالے تو کہہ دو کہ اگر دوبارہ گناہ کر بیٹھوں گا تو پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگونگا۔ ان کے در کے علاوہ اور کوئی در بھی تو نہیں ہے۔

لہٰذا اگر بار بار گناہ ہوتے ہیں تو بار بار توبہ کرتے رہو۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ پکی توبہ کی توفیق دے دے گا کہ میرا بندہ ہمیشہ رو رو کر مجھ سے معافی مانگتا ہے تو ان کو بھی رحم آ جائے گا کہ لاؤ اب اس ظالم کو گناہ کرنے ہی نہ دو۔ اللہ تعالیٰ ایسی ہمت اور ایسی توفیق دے گا کہ ان

شاء اللہ تعالیٰ پھر مرتے دم تک ایک گناہ بھی نہیں کرو گے لیکن ہمارا کام رونا ہے روتے رہو، روتے رہو، روتے رہو۔ یہاں تک کہ ان کی رحمت کو جوش آ جائے۔ خوب سمجھ لو یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔ اس میں نا اُمیدی نہیں، یہاں اُمیدوں کے ہزاروں آفتاب روشن ہیں۔

اللہ پاک ہمیں سچی پکی توبہ کرنیکی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین (محاسن اسلام)

سبق - 28 اہل جنت کی ایک علامت

جنت میں جانے کا راستہ کیا ہے؟ جنت میں کس کا ٹھکانہ ہے؟ منزل جنت کے باشندے، جنت میں رہنے والے کون لوگ ہیں؟ قافلہ جنت کی علامت کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ اس کی علامت بیان فرما رہے ہیں کہ **وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى**۔ جو اپنے رب کے سامنے حساب کیلئے کھڑے ہونے سے ڈرے کہ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تو کیا جواب دوں گا اور نفس کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے تمام تقاضوں سے روکے یعنی اپنا دل توڑ دے اللہ پاک کے قانون کو نہ توڑے لہٰذا جب آپ کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہو تو اپنے دل ہی سے پوچھو میں آپ ہی کو مفتی بنا رہا ہوں کہ اپنے دل سے پوچھو کہ اگر یہ خواہش ہم پوری کرلیں تو ہمارا دل تو خوش ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوگا یا نہیں۔ جب آپ کا دل کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ تو ناخوش ہو جائے گا تو آپ دل کو توڑ دیں اللہ تعالیٰ کے قانون کو نہ توڑیں جو عظمت الٰہیہ کا احترام کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے دنیا و آخرت میں معظم معزز و مکرم کرتے ہیں اور جو اپنے دل کی حرام خوشیوں کو نہیں توڑتا اور اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑ کر اپنا دل خوش کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کو توڑ دیتا ہے دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔

اللہ تعالیٰ کے خوف کی علامت کیا ہے؟ بس اتنا خوف ہو کہ گناہ سے رک جائے اپنے نفس کی ان خوشیوں کو جو مرضی الٰہی کے خلاف ہوں توڑ دینے کی توفیق ہو جائے اس سے زیادہ خوف مطلوب نہیں ہے کہ ہر وقت خوف الٰہی سے کانپتا رہے اور بیوی بچوں کا حق ادا نہ کر سکے اور دکان پر بھی نہ جا سکے اور چارپائی پر لیٹا ہوا کانپ رہا ہے کہ خوف الٰہی سے تڑپ رہا ہو اتنا خوف فرض تو در کنار جائز ہی نہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اقۡسِمۡ لَنَا مِنۡ خَشۡيَتِكَ مَاتَحُوۡلُ بِهٖ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ مَعَاصِيۡكَ

یعنی اے اللہ میں آپ کے خوف میں سے کچھ حصہ مانگتا ہوں اتنا خوف مانگتا ہوں کہ جو میرے اور آپ کے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اس سے زیادہ اگر خوف مل جائے گا تو میں چارپائی پر ہی لیٹ جاؤں گا۔ (محاسن اسلام)

خوف اور خشیت کا فرق

قرآن پاک میں خوف اور خشیت دونوں لفظ آئے ہیں ان دونوں میں کیا فرق ہے حالانکہ دونوں کا ترجمہ ڈر کیا جاتا ہے صاحب روح المعانی نے فرق لکھا ہے کہ خوف اور خشیت کا عام مفہوم تو ڈر ہی ہے مگر خوف اس ڈر کو کہتے ہیں جس میں عظمت ضروری نہیں بلا عظمت کے بھی خوف ہوتا ہے جیسے تھانیدار کا ڈر، پولیس کا ڈر کہ عظمت نہیں ہوتی مگر ڈر ہے مگر خشیت کا استعمال صرف وہیں ہوگا جہاں ڈر کے ساتھ عظمت لازم ہو خشیت کا استعمال خاص ہے۔

میرا پچھتر سال کا تجربہ ہے کہ کسی اللہ والے کی خدمت کرلو۔ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ یہ میرے پیاروں کی خدمت کرتا ہے امید ہے کہ ان شاء اللہ وہ اللہ کے کرم سے محروم نہیں رہے گا۔ اور ہماری لاکھوں عبادتوں سے اللہ تعالیٰ کا ایک ذرہ کرم افضل ہے مولانا رومی فرماتے ہیں۔

ذرہ سایہ عنایت بہتر است   از ہزاراں کوشش طاعت پرست

اللہ تعالیٰ کی عنایت ورحمت کا ایک ذرہ مل جائے تو ہماری ہزار ہا محنت سے وہ بہتر ہے مولانا روم فرماتے ہیں اے جوان تیری ڈینگ اور لاف زنی کی کوئی حقیقت نہیں قبل جنگ کے ہم تیری شجاعت کو تسلیم نہیں کریں گے جنگ میں بہادری دکھائی تو بہادر ہے نفس وشیطان کی جنگ میں جب اللہ والا اپنی محبت کا جھنڈا لہرا دے اور نظر پھیر لے اور اپنے دل کی خواہشات کو پاش پاش کر دے دل کو توڑ دے اور اللہ تعالیٰ کے قانون کو نہ توڑے ان کے قانون کی حرمت اور عظمت کا جھنڈا لہرا دے تب سمجھو کہ یہ بندہ صاحب نسبت ہے اللہ تعالیٰ کا مقبول ہے خانقاہوں میں اسی مشق کی ضرورت ہے گناہ کے چھوڑنے میں بُری خواہشوں کے توڑنے میں اور اللہ تعالیٰ پر فدا ہونے میں جو جتنا زیادہ غم اٹھائے گا جتنا زخم حسرت کھائے گا اتنا ہی بڑا ولی اللہ ہوگا۔ اگر کوئی کہے کہ اولیاء اللہ کے مراتب اور ان کے درجات کا کیسے پتہ چلتا ہے تو کہہ دو کہ اسی غم سے پتہ چلے گا کہ اس کے طبعی مرغوبات جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہیں وہ ان کو احکام شرعیہ کے تابع کرتا ہے یا نہیں اگر تابع کرتا ہے تو سمجھ لو ولی اللہ ہے کیونکہ اللہ کا پیارا اور مقبول ہونے کی علامت یہی ہے کہ وہ غیر مقبول کام نہیں کرتا۔

جب گناہ کا موقع آئے تب پتہ چلتا ہے کہ یہ کس قدر اللہ کا عاشق ہے جو مردان خدا ہیں وہی گناہ سے بچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے قلب کو حساس کر دیتے ہیں کیونکہ اللہ لطیف ہے وہ اپنے عاشقوں کے مزاج میں بھی لطافت پیدا کر دیتے ہیں اور گناہوں کی کثافت سے پاک کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لطافت ہے تو جب شیطان و نفس ان کو عبادت سے انحراف کرا کے کثافت کا ایک ذرہ داخل کرنا چاہتے ہیں تو ان کے قلب کی ترازو میں رعشہ اور لرزہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ سمجھ جاتے ہیں کہ ہمارا دشمن کوئی گڑبڑ قسم کی لذت حرام قلب میں امپورٹ کر رہا ہے تو فوراً اپنے قلب کی نگرانی کرتے ہیں۔

ہمارے نفس امارہ نے جب دام بتاں بدلا　　　تو ہم نے باب تقویٰ پر بھی فوراً پاسباں بدلا

(محاسن اسلام)

سبق -30　دل کی سختی اور غفلت کا علاج

روزانہ جب سونے لگو تو پانچ منٹ یہ سوچو کہ اللہ نے ہم کو بلا لیا، موت آ گئی، ہماری روح نکل گئی، مجھے قبرستان میں لے جا کر قبر کے گڑھے میں ڈال دیا اور کئی من مٹی ڈال کر سب چلے گئے۔

اب قبر میں سوالات ہو رہے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ پھر مراقبہ کرو کہ قیامت کا دن آ گیا اللہ تعالیٰ کے سامنے ہم سب پیش ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ اے عورت! تو نے اپنی جوانی کو کس طرح استعمال کیا؟ اپنی آنکھوں کو کہاں استعمال کیا؟ نماز پڑھتی تھی یا نہیں؟ روزہ رکھتی تھی یا نہیں؟ نامحرم اور غیر مردوں سے پردہ کرتی تھی یا نہیں؟ اگر عمل اچھا ہوا تو جنت ملے گی یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے۔ ہم یہاں چند روز کے لئے آئے ہیں۔ خدا کے لئے اپنی جانوں پر ہم بھی رحم کریں اور آپ بھی کریں۔ چند دن کے عیش کو مت دیکھو، ہمیشہ رہنے والی زندگی کو دیکھو جو آخرت میں اللہ تعالیٰ سب کو عطا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت کے راستہ پر چلائے۔

نہایت بے فکری کی بات ہے کہ ہم عذاب سے نہ ڈریں۔ جبکہ خبر دینے والا صادق اور امین ہے، جس کی صداقت کی گواہی دشمن بھی دیتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ کے لاڈلے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا اس پر ایمان لاؤ، یقین کرو۔ (محاسن اسلام)

تقویٰ کے انعامات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار تقویٰ اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور گناہ چھوڑ دو اور آج کل حکومتیں بھی کہتی ہیں کہ کچھ دو اور کچھ لو کی بنیاد پر کام چلاؤ تو اللہ تعالےٰ نے ہم سے گناہ چھڑوا کر ہمیں کیا دیا.... لہٰذا تقویٰ پر اللہ تعالےٰ کے دینی و اخروی انعامات دیکھئے:

پہلا انعام.... ہر کام میں آسانی

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم تقویٰ سے رہو گے تو ہم تمہارے سب کام آسان کر دیں گے۔

وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجعَل لَّهُ مِن اَمرِهٖ يُسرًا. ہم اپنے حکم سے اس کے سب کام آسان کر دیں گے۔ کیوں صاحب: یہ نعمت نہیں ہے کہ انسان کے سب کام آسان ہو جائیں؟

ارتکاب گناہ خود ایک مشکل ہے

گناہ سے ہمارے کام آسان ہوتے ہیں یا مشکل؟ خود گناہ مشکل ہے۔ خود گناہ اتنا مشکل ہے کہ انسان اس کے لیے کتنی تدبیریں کرتا ہے؟ چھپاتا ہے۔ ہر وقت ڈرتا رہتا ہے کہ کہیں لوگوں کو خبر نہ ہو جائے اور صحت بھی خراب ہو جاتی ہے۔ ہر گناہ سے صحت کو نقصان پہنچتا ہے، دل کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ مخلوق کا خوف ہوتا ہے تاکہ کوئی جان نہ جائے۔

دوسرا انعام.... مصائب سے چھٹکارا

وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجعَل لَّهُ مَخرَجًا اس کو اللہ تعالےٰ مصیبت سے جلد نکال دیں گے اس کو مصائب سے مخرج اور ایگزٹ (Exit) جلد ملے گا۔

تیسرا انعام.... بے حساب رزق

وَيَرزُقهُ مِن حَيثُ لَا يَحتَسِبُ اللہ ایسے راستہ سے اس کو روزی دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوگا۔ تقویٰ بے خسارہ کی تجارت ہے، یہ اللہ تعالےٰ سے تجارت ہے، بے خسارہ کی ہے اور سود بھی نہیں۔ تقویٰ میں نفع ہی نفع ہے اس میں کبھی خسارہ نہیں ہے، ہماری طرف سے کبھی وعدہ خلافی نہیں ہوتی۔ اگر وعدہ پورا ہونے میں کبھی تاخیر نظر آئے تو سمجھ لو کہ تم نے کہیں نالائقی کی ہے، تمہارے تقویٰ میں کمی آ گئی۔ نگاہ چشمی کی حفاظت بھی فرض ہے اور نگاہ قلبی کی حفاظت بھی فرض ہے یعنی دل کی نگاہ کو بھی بچاؤ، گندے خیالات بھی دل میں نہ لاؤ۔

چوتھا انعام....نورِ فارق

اللہ تعالیٰ ایک نورِ فارق بھی عطا کرتے ہیں، جس سے بُرائی بھلائی کی تمیز رہتی ہے۔یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوٓا اِن تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجعَل لَّکُم فُرقَاناً (انفال پ۹)

پانچواں انعام....نورِ سکینہ

جوشخص تقویٰ سے رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نورِ سکینہ عطا کرتے ہیں۔ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرحِ مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا ولی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائیں گے اور گناہ سے بچالیں گے۔اس کے دل میں ایسی بے چینی آئے گی اور گناہ میں اس کو ایسی موت نظر آئے گی کہ وہ گناہ اور تقویٰ دونوں کا بیلنس نکالے گا اور کہے گا کہ نہیں بھائی تقویٰ ہی میں فائدہ ہے، اس گناہ میں تو بہت مصیبت نظر آرہی ہے۔

چھٹا انعام....پُرلطف زندگی

فَلَنُحیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً اگر تم اعمال صالحہ کرو گے تو ہم تم کو ضرور بالضرور بالطف زندگی دیں گے۔اللہ کی فرمانبرداری پر اللہ کا وعدہ ہے کہ ہم تم کو بالطف زندگی دیں گے۔ہماری نالائقی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اہتمام فرمایا کہ ظالم تم نفس کی بدمعاشیوں کے چکر میں ہو لہٰذا ہم یہ آیت لام تاکید با نون ثقیلہ نازل کررہے ہیں تاکہ تم کو اطمینان ہوجائے کہ واقعی اللہ پُرلطف اور مزے دار زندگی دے گا ورنہ بغیر تاکید کے بھی اللہ تعالیٰ کا کلام انتہائی موکد ہے آہ یہ ہماری نالائقی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اتنا اہتمام فرمایا۔

ساتواں انعام....عزت واکرام

اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَ اللّٰہِ اَتقٰکُم معزز وہی لوگ ہیں جو تقویٰ سے رہتے ہیں۔ایک اعلیٰ خاندان والا اگر خدانخواستہ بدمعاش ہے، شرابی ہے زنا کرتا ہے اور ایک جولاہا جو تقویٰ سے رہتا ہے بتاؤ کون افضل ہے؟ ایک کالے رنگ والا ہے لیکن اللہ کا ولی ہے اور ایک سفید گوری چمڑی والا انگریز ہے چاہے مسلمان بھی ہو لیکن شراب اور زنا نہیں چھوڑتا تو وہ کالا حبشی اللہ کا ولی ہے اس کے پیر دھو کر پی لے۔چمڑی سے کچھ نہیں ہوتا۔

آٹھواں انعام....اللہ کی ولایت کا تاج

سب سے بڑا انعام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم تقوی سے رہو گے تو ہم

تمہاری غلامی کے سر پر اپنی دوستی کا تاج رکھ دیں گے یعنی تم کو ولی اللہ بنا لیں گے اِن اَولِیَآءُہٗ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ ۔ اللہ کا ولی بن کر مرنا فائدہ مند ہے یا گنہگار اور فاسق ہو کر مرنا؟ اور متقی ہو کر پھر کچھ دن جیو بھی تا کہ اللہ کی ولایت اور دوستی کا صحیح مزہ دنیا سے لے کر جاؤ۔

نواں انعام.... گناہوں کا کفارہ

تقویٰ کا ایک انعام سیئات اور بُرے اعمال کا کفارہ ہے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّیُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ (سورۃ انفال پ۹) یعنی جو خطائیں اور لغزشیں اس سے سرزد ہوتی ہیں دنیا میں ان کا کفارہ اور بدل کر دیا جاتا ہے یعنی اس کو ایسے اعمال صالحہ کی توفیق ہو جاتی ہے جو اس کی سب لغزشوں پر غالب آ جاتے ہیں۔

دسواں انعام.... آخرت میں مغفرت

تقویٰ کے انعامات میں سے ایک انعام آخرت میں مغفرت اور سب گناہوں، خطاؤں کی معافی ہے۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّیُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ (محاسن اسلام)

سبق -32 متقی بننے کیلئے تین عمل

اگر گناہ چھوڑنا چاہتے ہو متقی بننا چاہتے ہو اللہ کا ولی بننا چاہتے ہو تو تین کام کر لو۔

۱- ہمت کیجئے: گناہ چھوڑنے کی پہلے خود ہمت کرو۔ بغیر ہمت کے کوئی کام نہیں ہوتا لہٰذا پہلے ہمت کیجئے کہ اب ہرگز یہ گناہ نہیں کروں گا۔ ۲- ہمت کو استعمال کرنیکی توفیق و ہمت مانگئے: اللہ تعالیٰ سے ہمت کی درخواست کرو کہ یا اللہ مجھے اپنی عطا فرمودہ ہمت کو استعمال کرنے کی توفیق دے۔ ہمت ہوتی ہے، آدمی استعمال نہیں کرتا۔ اے خدا آپ نے گناہ سے بچنے کی جو ہمت دی ہے اور تقویٰ کی جو طاقت دی ہے اس کو مجھے استعمال کی توفیق دے کیونکہ اگر طاقت نہ ہوتی تو تقویٰ فرض نہ ہوتا۔ کمزور پر تقویٰ فرض کرنا ظلم ہے اور اللہ ظلم سے پاک ہے۔ معلوم ہوا کہ تقویٰ کی طاقت ہے، گناہ سے بچنے کی طاقت ہے، ہم اس طاقت کو استعمال نہیں کرتے۔ ۳- خاصانِ خُدا سے درخواست دُعا کیجئے: خاصانِ خدا اور مقبول بندوں سے ہمت کی دعا کراؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی دُعا قبول کرتا ہے۔

اللہ پاک محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں تقویٰ والی زندگی عطا فرما کر درج بالا انعامات سے نوازیں آمین۔ (محاسن اسلام)

ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

فرمایا: کہ چار اعمال ایسے ہیں کہ جوان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا اور ان کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ دین کے تمام احکام پر عمل کی توفیق ہو جائے گی۔

ا-ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا:

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی ڈاڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے اور بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنھَکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعفُوا اللُّحٰی

یعنی مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔اور چاروں اماموں کا اس پر اتفاق ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور میں تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور ڈاڑھی ڈاڑھ سے ہے اس لئے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہئے اور چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہئے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے، بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں۔خوب سمجھ لیں کہ ڈاڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے۔اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہوگی تو ایسا کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

۲-ٹخنوں کو نہ ڈھانپنا

مردوں کو ٹخنے ڈھانپنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔بخاری شریف کی حدیث ہے:

ازار سے (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ سے) ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیونکہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بذل المجہود شرح ابی داؤد میں لکھا ہے کہ ازار سے مراد وہ لباس ہے جو اوپر سے آرہا ہے تہبند، لنگی، شلوار، پاجامہ، کرتہ وغیرہ اس سے ٹخنے نہیں چھپنے چاہئیں۔ جو لباس نیچے سے آئے جیسے موزہ اس سے ٹخنے چھپانا گناہ نہیں لہٰذا اگر ٹخنے چھپانے کو جی چاہتا ہے تو موزہ پہن لیں لیکن موزہ پہننے کی حالت میں بھی شلوار، تہبند، پاجامہ، چادر یا کُرتہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا جائز نہیں بلکہ اس حالت میں بھی اوپر سے نیچے کی طرف آنے والے لباس کا ٹخنوں سے اوپر رہنا ہی واجب ہے اور ٹخنے دونوں حالتوں میں کھلے رہنا ضروری ہیں:

(۱) جس وقت کھڑے ہوں۔ (۲) جس وقت چل رہے ہوں۔ پس اگر بیٹھنے میں یا لیٹے ہوئے ٹخنہ چھپ جائے تو کوئی گناہ نہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ٹخنے صرف نماز میں کھلے ہونے چاہئیں اس لئے جب مسجد میں آتے ہیں تو ٹخنے کھول لیتے ہیں۔ یہ سخت غلط فہمی ہے۔

۳- نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملہ میں آج کل عام غفلت ہے، بدنظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دیا ہے:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

ترجمہ:۔ اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔ یعنی نامحرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر ڈاڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے اور حفاظت نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ عورتیں بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں۔

نظر بازی آنکھوں کا زنا ہے

اللہ سے اتنی دوری کسی گناہ میں نہیں ہوتی جتنی اس گناہ سے ہوتی ہے، دل کا قبلہ ہی بدل جاتا ہے۔ اب اگر نماز بھی پڑھ رہا ہے تو وہ حسین سامنے ہے، تلاوت بھی کر رہا ہے تو وہ حسین سامنے ہے، تنہائی میں ہے تو اسی حسین کا دھیان ہے۔ بجائے اللہ کے اب ہر وقت

اس حسین کی یاد دل میں ہے۔ دل کی ایسی تباہی کسی اور گناہ سے نہیں ہوتی۔

نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے زہر میں بجھا ہوا جس نے میرے خوف سے اس کو ترک کیا اس کے بدلے میں اس کو ایسا ایمان دوں گا جس کی مٹھاس کو وہ اپنے دل میں پالے گا۔ (کنز العمال)

دوستو! عمل کر کے دیکھئے دل ایسی مٹھاس پائے گا جس کے آگے ہفت اقلیم کی سلطنت نگاہوں سے گر جائے گی۔ علامہ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ رسالہ قشیریہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ نظر کی حفاظت کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی مٹھاس لے لی لیکن اس کے بدلہ میں دل کو غیر فانی مٹھاس عطا فرمادی۔

اور اس میں حسن خاتمہ کی بشارت ہے کیونکہ جب ایمان دل سے نکلے گا ہی نہیں تو خاتمہ ایمان ہی پر ہوگا لہٰذا حفاظت نظر حسن خاتمہ کی بھی ضمانت ہے۔ پبلک مقامات پر نگاہوں کو بچاؤ اور دل میں حلاوت ایمانی کا ذخیرہ کرلو اور حسن خاتمہ کی ضمانت لے لو۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ آج کل اگر کثرت سے بے پردگی و عریانی ہے تو حلوہ ایمانی کی بھی تو فراوانی ہے۔ نگاہیں بچاؤ اور حلوۂ ایمانی کھاؤ۔

۴۔ قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ آنکھوں کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لا کر حرام مزہ لیتے ہیں۔ خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوریوں کو اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔ اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہو جانا یا پرانے گناہوں کو یاد کر کے اس سے مزہ لینا یا آئندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے اور دل میں گندے خیالات پکانے کا ایک عظیم نقصان یہ بھی ہے کہ اس سے گناہ کے تقاضے اور شدید ہو جاتے ہیں جس سے اعضاءِ جسم کے گناہ میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں۔ آمین

خواتین کیلئے ولایت حاصل کرنے کے چار اعمال

وہ چار اعمال جن پر عمل کی برکت سے خواتین بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکتی ہیں۔

۱- زبان کی حفاظت: اس سلسلہ میں خواتین سے جو جو کوتاہیاں ہوتی ہیں وہ ہر خاتون اپنے بارہ میں بہتر جانتی ہے اس لئے عام گفتگو میں عموماً اور خوشی غمی کے مواقع میں خصوصاً زبان سے نکلنے والی ہر ہر بات کو سوچ سمجھ کر ادا کیا جائے چند دن کی مشق سے زبان پر بآسانی کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

۲-ٹخنوں کو ڈھانپنا: آج کے فیشن نے عورت کا لباس بھی ایسا بنا دیا ہے جس سے لباس کا مقصد ہی فوت ہوگیا ہے جس شریعت نے عورت کی آواز بھی بلاضرورت غیر محرم کیلئے جائز نہیں رکھی اسی شریعت کا حکم ہے کہ خواتین اپنے پورے جسم کو غیر محرموں کیلئے نمائش بننے سے بچائیں اس بارہ میں خاص اہتمام کی ضرورت ہے اور نامحرموں کے سامنے ٹخنے ڈھانپنے چاہیں باقی نظر اور دل کی حفاظت کے بارہ میں تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ خواتین بھی ہمت کر کے ان چار اعمال کی پابندی کرلیں تو رحمت خداوندی سے قوی امید ہے کہ ولایت کی حالت میں زندگی موت اور اللہ سے ملاقات نصیب ہوگی۔ (محاسن اسلام)

سبق -34 تکبر کا علاج

حدیث قدسی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اپنے بندوں سے ''بڑائی میری چادر ہے جو اس میں گھسنے کی کوشش کرے گا اس کی گردن توڑ دوں گا''۔

کبھی بڑائی بڑے خفیہ طور سے دل میں آجاتی ہے خود انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ میرے دل میں تکبر ہے۔ تکبر کا مرض بہت مشکل سے جاتا ہے۔ اسی بڑائی کو نکالنے کیلئے بزرگان دین' مشائخ اور اللہ والوں کی صحبت اٹھانی پڑتی ہے۔ شیخ کے ساتھ ایک زمانہ گزارنا پڑتا ہے پھر وہ رگڑ رگڑ کر بڑائی نکال دیتا ہے۔

مولانا روم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کسی کافر کو بھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو کیونکہ مرنے سے پہلے ابھی اس کے مسلمان ہونے کی امید باقی ہے۔ لیکن حقیر سمجھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے کفر سے نفرت نہ کی جائے۔ حقیر سمجھنا اور ہے اور کفر سے نفرت واجب ہے' کفر سے' فسق سے' اللہ کی نافرمانی سے نفرت کرنا ہر مسلمان کیلئے واجب ہے لیکن کافر اور فاسق کو حقیر سمجھنا حرام ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

من تواضع لله جو اللہ کیلئے اپنے نفس کو مٹاتا ہے۔ جس نے اللہ کیلئے تواضع اختیار کی اپنے نفس کو مٹایا۔ رفعه الله اللہ تعالیٰ اس کو بلندی دیتا ہے پس وہ اپنے نفس میں حقیر ہوتا ہے۔ ساری دنیا کے انسانوں میں اللہ تعالیٰ اس کو عظمت دیتا ہے۔

ومن تکبر وضعه الله اور جو اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گرا دیتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں کہ متکبر انسان لوگوں کی نگاہ میں ذلیل ہوجاتا ہے۔ تمام دنیا کے انسانوں میں اللہ اس کو ہلکا چھوٹا اور حقیر کردیتا ہے مگر اپنے دل میں وہ اپنے کو خوب بڑا سمجھتا ہے کہ میری عظمتوں سے لوگ واقف نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی نظروں میں کتے اور سور سے بھی زیادہ ذلیل کردیتا ہے۔ یہ بیماری بہت خطرناک ہے اور اس کے علاج کیلئے خانقاہوں کی ضرورت ہے' بڑے بڑے علما نے اہل اللہ سے تعلق جوڑا کہ ہمارے نفس کی اصلاح ہوجائے اصلاح کے بعد پھر ان کو مقبولیت عطا ہوئی ایسی شہرت وعزت اللہ نے دی کہ قیامت تک ان کا نام زندہ رہے گا۔ تو یہ تکبر کا مرض اتنا خطرناک مرض ہے کہ ایک شخص تہجد پڑھتا ہے' اشراق پڑھتا ہے دیگر امور خیر میں بڑھ چڑھ کر شمولیت اختیار کرتا ہے مگر جب مرا تو دل میں تکبر لے کر گیا قیامت کے دن اس کا کیا حال ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بڑھ کر اخلاص کس کا ہوسکتا ہے کہ اللہ کا گھر بنایا لیکن کعبہ بنانے کے بعد ان کی حالت یہ ہے کہ بارگاہ خداوندی میں گڑگڑا رہے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

کہ اے خدا از راہ کرم قبول فرمالیجئے۔

لہٰذا یہ آیت تکبر و عجب کا علاج ہے کہ کوئی نیک عمل ہوجائے تو اکڑ ومت بلکہ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا کہو کہ اس طرح بندہ کبر سے پاک ہوجائے گا۔ جب اللہ سے گڑگڑا رہا ہے تو اس میں تکبر کہاں رہا۔

دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ عجب و کبر سے' ریا سے اور جملہ رزائل سے ہمارے قلوب کو پاک فرمادے اور اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (محاسن اسلام)

اللہ کے باوفا بندے

قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے باوفا بندوں کی چند علامات بیان فرمائی ہیں۔
پہلی علامت۔ بیان فرمائی گئی کہ یحبھم
اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرمائیں گے۔ ویحبونہ
اور وہ بندے بھی اللہ سے محبت کریں گے۔

دوسری علامت۔ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ کہ وہ مسلمانوں کے سامنے اپنے کو مٹا دیتے ہیں۔ مومنین سے نہایت تواضع سے ملتے ہیں اور اپنے کو سب سے کمتر سمجھتے ہیں ان میں تکبر نہیں ہوتا۔

تیسری علامت۔ يُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بیان فرمائی گئی ہے تو اللہ کے باوفا بندے کس طرح مجاہدہ کرتے ہیں سنئے جو دین کو پھیلانے کیلئے اپنی جان، مال، علم اور وقت قربان کرتے ہیں۔ جو میرا حکم بجالاتے ہیں اور حکم بجالانے میں جو بھی تکلیف ہو برداشت کرتے ہیں چاہے رمضان کے روزے ہوں، چاہے زکوۃ دینا، حج کرنا، جہاد کرنا، نماز پڑھنا ہو۔

ہمارے بزرگ فرماتے ہیں جو لوگ حرام سے نہیں بچتے اور حرام طریقوں سے کما کے بڑی بڑی بلڈنگیں بنالیں تو ایسی ترقی اللہ کے غضب اور قہر کی ہے بیماری کی ترقی ہے جس سے اللہ ناراض ہو وہ ترقی ہو ہی نہیں سکتی۔ ہر وقت نئی مصیبت آئے گی کسی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا کسی کو کینسر ہو گیا کسی کے پاگل اور بے وقوف بچہ پیدا ہوگا۔ اتنی بلائیں آئیں گی کہ سب ترقی بھول جائے گا سوکھی روٹی میں اللہ تعالیٰ چین دے سکتا ہے جو حلال طریقے سے اللہ کی رضا کے راستے سے حاصل کی ہو۔ بوریا اور چٹائی پر اللہ تعالیٰ سلطنت کا نشہ دے سکتا ہے۔

خدا کی یاد میں بیٹھے جو سب سے بے غرض ہو کر تو اپنا بوریہ بھی پھر ہمیں تخت سلیمان تھا

اللہ تعالیٰ رزق حلال کی چٹنی میں بھی بریانی کا مزہ دے سکتے ہیں۔ ورنہ اللہ کی ناراضگی ہو تو تخت پر بیٹھے ہوئے بھی بندہ خود کو تختہ پر لٹکا ہوا سمجھتا ہے۔

غرض میرے باوفا بندوں کی برادری میری محبت کی غماز ہے۔

اس کے بعد حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ کہ میرے باوفا بندوں کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ ملامت کا خوف نہیں کرتے۔ وہ میری نظر کو دیکھتے ہیں کہ میری شکل وصورت کیسی ہے اللہ کو پسند ہے یا نہیں۔ آگے فرماتے ہیں کہ میرے باوفا بندوں کو یہ

علامات نصیب ہو جائیں تو اس میں ان کا کوئی حق نہیں بنتا کہ مجھ پر کوئی قرضہ نہیں کہ جو میں چکا رہا ہوں بلکہ فرمایا ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ جو تواضع کر رہا ہے ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر مجھے خوش کر رہا ہے کسی ملامت کی پرواہ نہ کرنے کی ہمت رکھتا ہے اس کی صورت و سیرت اللہ والوں جیسی ہے تو یہ سب انعامات میرا فضل ہے جس کو میں چاہتا ہوں اسے اپنے باوفا بندوں میں داخل کرتا ہوں۔ آگے فرمایا وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ۔ واسع سے مراد یہ ہے کہ بے شمار فضل و مہربانی والا جو اپنی مہربانی فرمانے پر ڈرتا نہیں کہ میرا خزانہ خالی ہو جائے گا اگر سارے عالم کو ولی اللہ بنا دے تو بھی اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی اور علیم کو اللہ جانتا ہے کہ میرے باوفا بندوں کیلئے کیسا سینہ کیسا دل چاہئے یہ میرے علم پر موقوف ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی اپنے باوفا بندوں میں شامل فرمالیں۔

تقویٰ کی حقیقت

اللہ کی محبت کا ایک ذرہ غم اور گناہ سے بچنے کا غم اٹھانا ساری کائنات سے بلکہ دونوں جہاں سے افضل ہے۔ اسی غم سے جنت ملے گی۔ یہ وہ غم ہے جو اللہ سے قریب کرتا ہے یہ وہ غم ہے جو ولی اللہ بناتا ہے یہ وہ غم ہے جو دنیا میں سکون سے رکھتا ہے یہ وہ غم ہے جو جنت تک پہنچائے گا۔ اب اس غم کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے ساری دنیا کی خوشیاں اگر اللہ کے راستہ کے غم کو گارڈ آف آنر پیش کریں۔ سلام احترامی پیش کریں تو اللہ تعالیٰ کے راستہ کے غم کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ درد بھرے دل سے کہتا ہوں کہ اتنا قیمتی غم ہے ان کے راستہ کا کہ اسی غم سے خدا ملتا ہے۔ میرا ایک شعر ہے۔

دامن فقر میں مرے پنہاں ہے تاج قیصری ذرہ دردِ غم ترا دونوں جہاں سے کم نہیں

اگر یہ غم بندہ اٹھالے تو اللہ ظالم نہیں ہے کہ ایک بندہ ہر وقت گناہوں کے تقاضوں سے پریشان ہو لیکن پھر بھی نافرمانی نہ کرے اور غم اٹھاتا رہے تو اللہ ارحم الرحمین ہے اس کے دریائے رحمت میں جوش آتا ہے کہ میرا بندہ میرے راستہ کا کتنا غم اٹھا رہا ہے۔ پہلے داڑھی نہیں رکھتا تھا اب داڑھی رکھ لی۔ سب مذاق اڑا رہے ہیں مگر کہتا ہے کہ کوئی پروا نہیں۔ میرا اللہ تو خوش ہے آج تم لوگ مذاق اڑالو قیامت کے دن ان شاء اللہ تعالیٰ میرا مذاق نہیں اڑایا جائے گا۔

نافرمان اعضاء کی بے وقعتی

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو پاؤں اللہ کے راستہ میں نہ چلیں، خدا کی مسجد کی

طرف نہ جائیں ان پیروں کا کٹ جانا بہتر ہے جو ہاتھ اللہ کی عبادت میں نہ لگیں، حجر اسود کا بوسہ نہ دیں اللہ والوں سے مصافحہ نہ کریں ان ہاتھوں کا کٹ جانا بہتر ہے، جو کان اللہ کی بات نہ سنیں اس قابل ہیں کہ اکھاڑ دیئے جائیں جو آنکھیں اللہ تعالیٰ کے جلوہ کے قابل نہ ہوں اللہ کی نافرمانی کرتی ہوں وہ آنکھیں نکال کر پھینک دینے کے قابل ہیں۔ جو اللہ کا نافرمان ہو وہ زندہ رہنے کے قابل نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کسی کو مار ڈالیں یا آنکھ پھوڑ دیں یا کان کاٹ لیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حلم وکرم ہے کہ وہ موقع دیتے ہیں کہ شاید اب یہ توبہ کرلے اب کرلے لیکن ہمارے گناہوں کی انتہا نہیں۔ اگر حق تعالیٰ حلیم نہ ہوتے تو ہمارا وجود نہ ہوتا۔

کام نہ کرو اور انعام لو!

اے دنیا کی فیکٹری والو! تم مزدوری کرا کے انعام دیتے ہو لیکن ہم سے تم انعام لو کام نہ کر کے۔ چوری نہ کرو ڈاکہ نہ مارو، جھوٹ مت بولو، عورتوں کو مت دیکھو، حسینوں کو مت دیکھو، کام نہ کر کے تقویٰ اور میری دوستی کا انعام لے لو کیونکہ تقویٰ نام ہے اس کا کہ گناہ کا تقاضا پیدا ہو اور پھر اس پر خدا کے خوف سے عمل نہ کرے اور اس میں جو غم ہو اس کو برداشت کرے اور اس غم پر پچھتاوا بھی نہ ہو کہ آہ میں نے کیوں تقویٰ اختیار کیا۔ یہ پچھتاوا اور حسرت جب تک ہے سمجھ لو کہ شیطان اس کی حجامت بنا رہا ہے ابھی اس کا دل کچا ہے ایمان خام ہے۔ ایمان کامل جب ہوگا کہ گناہ سے اپنے کو بچا کر، اس کا غم اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے خوشی سے جنت کے راستہ پر چل پڑے۔ (محاسن اسلام)

سبق -36 جینے کا ڈھنگ بتانے کا حق کس کو ہے؟

میری ماؤں، بہنو اور بیٹیو! یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلے گا خواہ مرد ہو یا عورت فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً اللہ تعالیٰ اس کو لطف والی، مزے دار زندگی عطا فرمائیں گے، بڑے آرام وسکون کی زندگی دیں گے اور جو مرد اللہ کی نافرمانی کرے گا ہرگز سکون نہیں پا سکتا۔ اسی طرح جو عورت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف بے پردہ گھومے گی، نماز نہیں پڑھے گی، شوہر کو ستائے گی، اللہ تعالیٰ کی کسی نوع کی نافرمانی کرے گی اس کی زندگی بے آرام گذرے گی، اس کو چین نہیں ملے گا، اور جس وقت موت آئے گی تو نافرمانی کے سارے مزے ختم ہو جائیں گے۔ (محاسن اسلام)

اہل اللہ کی صحبت کے فیوض و برکات

اہل اللہ کی صحبت اختیار کیجئے' ان کی صحبت بابرکت سے چار وجہوں سے فیض حاصل ہوتا ہے۔

(۱)...... پہلی وجہ نقل ہے۔ یعنی انسان اپنی فطرت کے اعتبار سے نقال واقع ہوا ہے۔ جب آپ اہل اللہ کی صحبت میں رہیں گے اور شب و روز ان کے طریقہ مناجات ان کے طریقہ فریاد' ان کے آداب و اخلاق اور خدا کے حضور ان کے رونے اور گڑگڑانے اور نالہ نیم شبی کو دیکھیں گے تو ممکن نہیں کہ آپ ان صفات عالیہ کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش نہ کریں۔ آپکی نقال طبیعت یقیناً ان اعمال میں نقل کی سعی کرے گی۔

(۲)...... دوسری وجہ صحبت کی عام برکت ہے۔ اگر کوئی اہل اللہ کی صحبت میں بغیر کسی خاص ذہن و فکر کے آئے اور کوئی غرض بھی ہو جب بھی وہ اس کی برکت کو محسوس کرے گا۔ اور آہستہ آہستہ ان کی مقناطیسی شخصیت اپنی طرف کھینچتی رہے گی۔

(۳)...... تیسری وجہ معرفت ہے۔ یعنی ان کی صحبت سے اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ نفس اور شیطان سے مقابلہ کرتے ہوئے اسے کس طرح مغلوب کیا جائے؟ ان کی صحبت سے اس کا فن آتا ہے۔ نفسانی اور شیطانی مکر و فریب سے ایک انسان خوب واقف ہو جاتا ہے اور ان سے بچنے کی تدبیروں سے اچھی طرح آگاہ ہو جاتا ہے۔

(۴)...... چوتھی وجہ دُعا ہے' یعنی یہ جہاں ساری امت کے لیے دعا کرتے ہیں وہاں خصوصیت کے ساتھ اپنے متعلقین اور مریدوں کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ بارگاہِ الٰہی میں ان کی مخلصانہ دُعا بہر حال قبولیت کی تاثیر رکھتی ہے۔

ان چار وجوہ کے علاوہ مولانا رومیؒ ایک اور وجہ بیان کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ دلوں میں سے دلوں میں خفیہ راستے ہوتے ہیں۔ غیر مرئی طور پر اللہ والوں کے دلوں کی ایمانی طاقت ان کے ہم نشینوں پر اثر کرتی ہے اور ان کے طاقتور یقین کا نور ان کے جلیسوں کے ضعیف اور کمزور یقین کو توانائی بخشتا اور نورانی بناتا رہتا ہے۔

مولانا رومیؒ اس کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دیکھو دو چراغ ہوتے ہیں' ان کا وجود اور جسم ایک دوسرے سے الگ ہوتا ہے مگر فضا میں دونوں کے نور ایک ہوتے ہیں' ان میں کوئی علیحدگی نہیں ہوتی اسی طرح اللہ والے کا جسم اور تمہارا تو الگ الگ ہے مگر ان کے دل کا کامل نور تمہارے ضعیف نور کو کامل کر دے گا اور درمیان میں جسم حائل نہیں ہو سکے گا۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

اہل باطل کی صحبت سخت مضر ہے

جس مصنف اور جس مقرر کا عقیدہ صحیح نہ ہو اور علماء دین نے اس کو خطرناک اور نااہل قرار دیا ہو ایسے شخص کی تقریر و تحریر میں اس کے دل کے اندھیروں کی نحوست شامل ہوگی۔ لہٰذا نہ اس کی تقریر سنو نہ اس کی تحریر پڑھو۔ اگر وہ قرآن و حدیث بھی پڑھائے گا اور کہے گا کہ قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس کے دل میں جو باطل عقیدے ہیں۔ مثلاً صحابہ کا بغض بھرا ہوا ہے یا کوئی بھی بدعقیدگی اس کے دل میں ہے تو یاد رکھو اس کی تقریروں کے سننے سے اور اس کی تحریروں کے پڑھنے سے دل میں اندھیرے پیدا ہوں گے جیسے کوئی حلوہ کھا رہا ہو مگر چمچے میں پاخانہ لگا ہو تو حلوہ تو اچھا ہے نا لیکن پاخانے کی آمیزش سے اس حلوہ سے قے ہونے لگے گی۔ قرآن پاک اور حدیث پاک کا کیا کہنا ہے لیکن جس ظالم کے دل کے اندر نجاست بھری ہوئی ہے اس کا علم گمراہی و ضلالت پھیلائے گا۔ اس لئے جس مقرر اور جس مصنف کو اللہ والوں نے گمراہ قرار دیا ہو نہ اس کی کتاب دیکھو نہ اس کی تقریر سنو نہ اس کے مصلے پر نماز پڑھو اس کی ٹوپی و لباس بھی مت پہنو کیونکہ دل میں اگر گندگی ہوتی ہے تو اس کے مصلے اس کی ٹوپی اس کے لباس اس کی تسبیح، اس کے مکان غرض اس کی ہر چیز میں ظلمت و نحوست کا اثر ہوتا ہے۔ (مواعظ جلد ۴)

سبق -39 قافلہ جنت اور اسکی علامات

اللہ تعالیٰ نے ایک آیت میں اہل جنت کی دو علامتیں بیان فرمائی ہیں۔

۱- وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جو شخص اللہ سے ڈرے کہ ایک دن مجھے حساب دینا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خوف کی کیا دلیل ہے کہ اسکے دل میں اللہ کا خوف ہے اسکے بارے میں فرمایا۔

۲- وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى وہ اپنے نفس کو بُری خواہش سے روکتا ہے تو یہ اہل جنت کی دوسری علامت ہے یہی اہل وفا ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے اپنی آرزوؤں کا خون کر لیتے ہیں کسی فوج کے ڈر سے نہیں اپنے مرشد کے ڈر کے مارے بھی نہیں امام ہے تو مقتدیوں کے خوف سے بھی نہیں تو پھر نفس کو کیوں روکتا ہے صرف اپنے رب کے خوف سے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتلا دیا کہ جو اپنے نفس کو روکے مگر صرف میرے خوف سے وہ اہل جنت کا قافلہ ہے۔ اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔ تو یہ دونوں آیتیں ملا کر قافلہ جنت کی آج ڈیزائن پیش کر رہا ہوں اگر گناہ کے تقاضوں کو توڑنے کا حوصلہ نہیں ہے تو اللہ والوں سے جڑو۔ جب تربیت ہوگی تو اس اللہ والے کا ایمان آپ میں منتقل ہو جائے گا۔ یہ اللہ والوں کی صحبت ایسا قوی

معجون ہے کہ دنیا میں کسی دواخانے سے نہیں پاؤ گے۔تم اہل جنت کے قافلہ میں شامل ہونا چاہتے ہوتو اہل اللہ کی صحبت اختیار کرو۔جس کے دل میں اللہ کی تڑپ اور پیاس ہوتی ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ جس درجہ کا ولی بنانا چاہتا ہے ہر ایک کی قسمت کے لحاظ سے غذائے روحانی کی ڈش بھیجتا ہے۔اللہ کا راستہ بہت آسان ہے جتنی محنت پریشانی گناہوں کے کرنے میں ہے اتنا ہی آرام گناہوں سے بچنے میں ہے کیونکہ گناہ ایک کام ہے اور ظاہر ہے کام نہ کرنا آسان ہے بس کام نہ کیجئے اور آرام سے رہئے یعنی گناہ نہ کیجئے اور سکون سے رہئے جن لوگوں نے گناہ چھوڑ دیا انہوں نے بتایا کہ پہلے ہم آگ میں جل رہے تھے۔اور جب سے گناہ چھوڑ دیئے ایسا لگتا ہے کہ جیسے دوزخ سے جنت میں آ گئے۔وجہ یہ ہے کہ ہر گناہ کا تعلق اللہ کے غضب سے ہے اور غضب میں ٹھنڈک کہاں۔دوزخ بھی اللہ کے غضب کی مظہر ہے تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو مظہر تجلیات رحمت اور مظہر انوار اولیائے صدیقین بنائے۔آمین (از مواعظ درد محبت)

سبق -40 ایک دفعہ سبحان اللہ کہنے کی اہمیت

ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے تخت پر بیٹھے مع احباب کہیں تشریف لے جارہے تھے' آپ کا تخت اس کی شان و شوکت اور خود حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت و دبدبہ سے متاثر ہو کر ایک امتی نے کہا''سبحان اللہ' اللہ نے آل داؤد (حضرت سلیمان علیہ السلام) کو کس قدر نوازا ہے؟''......اس کی اطلاع حضرت سلیمان علیہ السلام کو مل گئی۔آج کل جس طرح حکومت میں سی آئی ڈی کا محکمہ ہوتا ہے اور وہ خفیہ راز کو حکومت تک پہنچاتا ہے۔حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے یہ کام ہوا کرتی تھی۔ہوا نے فوراً یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام تک پہنچا دی کہ فلاں اُمتی نے رشک سے یہ کہا ہے۔حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا' فوراً ان کو حاضر کیا جائے۔وہ حاضر کیا گیا۔حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت فرمایا کیا آپ نے ایسا کہا ہے؟امتی نے فوراً اقرار کرلیا کہ ہاں میں نے ایسا کہا ہے۔آج کل کی طرح کے لوگ تو نہیں تھے کہ جھوٹ سے ذرا دریغ نہیں کرتے۔گواہ و شہادت کی ضرورت پیش آتی ہے۔انہوں نے بغیر کسی ادنیٰ توقف و تردد کے اقرار کرلیا۔حضرت سلیمان علیہ السلام نے بڑی حیرت کے ساتھ فرمایا:

''بے شک ایک تسبیح بہتر ہے ان تمام مال و دولت اور شان و شوکت سے جو آل داؤد کو دی گئی ہے۔''

یہ اس لیے کہ مال و دولت' حکومت و بادشاہت سب ختم ہو جانے والی چیزیں ہیں اور اللہ کی ایک تسبیح بھی باقی رہنے والی ہے اور آخرت کی زندگی میں وہی کام آئے گی۔(باتیں ان کی یاد رہیں گی)

استغفار کے ثمرات و برکات

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: مَنۡ لَزِمَ الۡاسۡتِغۡفَارَ جو شخص کثرت سے استغفار کرتا رہتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا رہتا ہے گناہ سے جو تعلق ٹوٹ گیا رو کر گڑگڑا کر الحاح کر کے اشکبار آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق بندگی کا جوڑتا رہتا ہے اس کو ایک انعام یہ ملے گا کہ اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے اس کو نجات دے دیں گے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ تنگی میں پھنسا ہوا ہوں کیا کروں۔ اس کا علاج استغفار ہے۔

جَعَلَ اللّٰہ لَہٗ مِنۡ کُلِّ ضَیۡقٍ مَخۡرَجًا

یعنی اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے اس کو نجات دے دیں گے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ تنگی میں پھنسا ہوا ہوں کیا کروں۔ اس کا علاج استغفار ہے۔

دوسرا انعام:

وَمِنۡ کلِّ ھَمٍّ فَرَجًا

اورھم سے اللہ تعالیٰ اس کو نجات دیتا ہے اور ھم کے معنی کیا ہیں؟ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ ھُوَ الۡغَمُّ الَّذِیۡ یَذِیۡبُ الۡاِنۡسَانَ ھم

وہ غم ہے جو انسان کو گھلا دے۔ وَالۡحُزۡنُ لَیۡسَ کَذٰلِکَ حزن سے ہم زیادہ شدید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتے ہیں اور دنیا میں بھی کوئی شخص اپنے محبوب دوست کو غم میں نہیں دیکھ سکتا نہ تو حق تعالیٰ شانہٗ، جس کو اپنا محبوب بنالیں وہ کیسے غم میں رہ سکتا ہے۔

تیسرا انعام:

وَیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ اور مستغفرین و تائبین کو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے ان کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

حضرت ملا علی قاریؒ نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ اس حدیث پاک میں گنہگاروں کے لیے بڑی تسلی ہے کہ متقین کو نعمت تقویٰ پر جو انعامات ملتے ہیں رونے والوں کو، توبہ کرنے والوں کو مستغفرین نادمین کو بھی استغفار و توبہ پر انہیں انعامات کا وعدہ فرمایا گیا ہے:

فَنُزِّلُوا مَنْزِلَةَ الْمُتَّقِيْنَ.

ملاعلی قاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اس آیت شریفہ سے استفادہ کی گئی ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجاً وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق ۲۴)

ان آیات کا ترجمہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا (اور کیونکہ ایک شعبہ تقویٰ کا توکل ہے اور اس کی خاصیت یہ ہے کہ) جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس (کی اصلاح مہمات) کے لیے کافی ہے۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قربان جایئے کہ آپ کی رحمت نے یہ گوارا نہ کیا کہ میری امت کے خطار کار بندے محروم رہ جائیں۔ پس مستغفرین و تائبین کے لیے بھی ان ہی انعامات کا وعدہ فرمایا جو متقین کو عطا ہوں گے اور یہ کیا کم نعمت ہے کہ متقین کے درجہ کو پہنچ جائیں، چاہے صف ثانی میں رہیں۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق -42 اہل دنیا اور اہل اللہ کے عیش کا فرق

اہل دنیا کے لیے دنیا عذاب اس لیے ہوگئی کیونکہ دنیا کی محبت ان کے دل میں داخل ہوگئی، ورنہ اہل اللہ کے پاس اگر دنیا آتی بھی ہے تو وہ دنیا کو دل سے باہر رکھتے ہیں ان کے دل میں صرف اللہ ہوتا ہے اور ہر وقت حق تعالیٰ کے قرب خاص، تعلق خاص و معیت خاصہ سے مشرف ہوتا ہے۔ ایسے دل کو اگر پوری دنیا کی سلطنت و بادشاہت بھی مل جائے اور وہ پوری کائنات پر سلطنت و حکمرانی کرے، لیکن کائنات اس کے سامنے بے قدر، محکوم اور مغلوب ہوتی ہے۔

کیونکہ سورج کا ہمنشین ستاروں سے کب مرعوب ہوسکتا ہے۔

جس کو اللہ تعالیٰ کی ہم نشینی و مجالست یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد کی توفیق اور ان کی محبت کی لذت و حلاوت نصیب ہوگئی ساری کائنات کی لذتیں اس کے سامنے ہیچ، بے قیمت ہو جاتی ہیں۔ (مواعظ جلد ۳)

جو کچھ ہے سب خدا کا وہم وگماں ہمارا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعۡطٰی یعنی اللہ جو چیز ہم سے لیتا ہے وہ ہماری نہیں اللہ ہی کی ہے اس کا مالک اللہ ہے جو چیز اس نے لے لی وہ اسی نے عطا فرمائی تھی اگر کوئی اپنی امانت واپس لے لے تو آپ اس پر زیادہ غم نہیں کرتے کیونکہ وہ آپ کی چیز ہی نہیں تھی جس کی تھی اس نے لے لی وہ اس کا مالک ہے۔
ہم کو جو حد سے زیادہ غم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ غلطی سے اس کو اپنی ملکیت سمجھتے ہیں حالانکہ الفاظ نبوت یہ ہیں: اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ جو کچھ اللہ نے تم سے لیا جس کو اللہ نے اپنے پاس بلا لیا وہ اللہ ہی کا تھا اسے تم کیوں اپنا سمجھتے ہو اگر آپ کو کوئی شخص اپنی گھڑی دے دے کہ آپ دو مہینے میں اس کو استعمال کر لیجئے پھر دو مہینے کے بعد وہ آپ سے گھڑی مانگے کہ میری گھڑی واپس کر دیجئے تو آپ روئیں گے نہیں آپ یہی کہیں گے کہ ٹھیک ہے صاحب لیجئے یہ آپ کی گھڑی ہے بلکہ آپ کا شکریہ کہ اتنے دن تک آپ نے اپنی گھڑی مجھے دی تھی، تو آپ بھی شکر کریں کہ ہماری والدہ کو اللہ تعالیٰ نے اتنی زندگی دی ورنہ اس سے پہلے بھی تو اللہ تعالیٰ ان کو اٹھا سکتے تھے بچپن ہی میں آپ کو چھوٹا سا چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اٹھا سکتے تھے۔ یہ ان کا احسان ہے کہ آپ لوگ بڑے ہو گئے ماشاء اللہ بال بچے دار ہو گئے تب بلایا، اتنے روز تک آپ کے پاس رکھا۔

لہٰذا شکر ادا کیجئے کہ اللہ آپ کا شکر ہے کہ آپ نے ہماری والدہ کو اتنے عرصے ہمیں دیئے رکھا جیسے وہ شخص کہتا ہے جس کو آپ نے گھڑی دی کہ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ اتنے عرصے تک اپنی گھڑی آپ نے ہمیں دی ہوئی تھی جو کچھ لے لیا وہ بھی اللہ کا وَلَهٗ مَا اَعۡطٰی اور جو کچھ عطا فرمایا وہ بھی اللہ ہی کا ہے جو چیزیں دی ہیں ان کا بھی شکر ادا کیجئے ان کا شکر کیا ہے کہ یا اللہ آپ کا احسان ہے کہ آپ نے میرے والد کا سایہ میرے سر پر عطا فرمایا ہوا ہے اور کتنی نعمتیں دی ہوئی ہیں جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا ان کا شکر ادا کیجئے کہ اے اللہ آپ کی بے شمار نعمتوں کا بے شمار زبانوں سے شکر ادا کرتا ہوں۔

وَكُلٌّ عِنۡدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے جو کچھ اللہ لیتا ہے اور جو کچھ عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں پہلے ہی سے مقدر ہے یہاں تک کہ برتنوں کا وقت بھی مقرر ہے۔

مثلاً آپ مدینہ شریف سے ایک گلاس لائے لیکن اچانک کسی بچہ سے وہ گر گیا تو سمجھ لیجئے کہ اس کا یہی وقت مقرر تھا۔ حدیث پاک میں ہے کہ برتنوں کی بھی ایک عمر ہوتی ہے اس لیے اپنے بچوں کی بے طرح پٹائی نہ کرو کہ نالائق تو نے مدینہ شریف کا گلاس کیوں توڑ دیا۔ مار پٹائی کر رہے ہیں گھر میں ایک شور مچا ہوا ہے۔ اکثر لوگ اس معاملہ میں بچوں پر زیادتی کر جاتے ہیں' ایسا نہیں چاہیے نرمی سے سمجھا دو کہ بیٹے گلاس کو دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑا کرو لیکن زیادہ پٹائی نہ کرو بلکہ کہو:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡن

اس کی زندگی کا وقت ختم ہو گیا تھا اور اس کا یہی وقت مقرر تھا۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق -44 صراطِ مستقیم کا ایک نقطہ

میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحبؒ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنوں کا ذکر بھی نازل کیا۔ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ جن پر ہم نے انعام نازل کیا۔ یہ ہمارے اپنے ہیں لیکن غیروں کا بھی تذکرہ کر دیا غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ جن پر ہم نے غضب نازل کیا جو گمراہ لوگ ہیں' خبردار ان کو غیر سمجھنا اور ان کے اعمال کو بھی غیر سمجھنا۔ معذب قوموں کے اعمال سے احتیاط رکھنا۔ یہ نہیں کہ اب تم کو وہ قومِ لوط ملے گی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اب کہاں ہے لیکن جو ان کے اعمال کرتے ہیں گویا کہ وہ قوم لوط کی معذب قوم سے رابطہ رکھتے ہیں۔

اسی لیے محدثین نے لکھا ہے علماء فرماتے ہیں کہ جس قوم معذب میں جو خصلت تھی آج جو شخص اس فعل کو کرے گا معذب قوموں کے فعل کو اختیار کرے گا یعنی گناہ کرے گا تو اس کا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا اگر توبہ نہ کی اِنۡ لَّمۡ يَتُبۡ اس لیے دوستو غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ سے مراد ہے کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب نازل کیا۔

لہٰذا جو گمراہ لوگ ہیں ان سے بھی بچو اور ان کے اعمال سے بھی بچو' یہ نہیں کہ وہ ہم سے دور رہیں اور ہم عمل ان کا کرتے رہیں۔ جس فعل پر اللہ کا غضب نازل ہے' جس فعل سے اللہ ناراض ہے اس سے بھی احتیاط کرو کہ وہ معذب قوموں کا ورثہ ہے' ہر گناہ کسی نہ کسی معذب قوم کی وراثت اور ترکہ ہے۔ (مواعظ جلد ۳)

ہر کام کی غرض وغایت کیا ہونی چاہیے؟

آج کل کوئی کہتا ہے کہ میں ایک شاندار اسکول چلا رہا ہوں۔ کوئی کہتا ہے میں نے اسپتال بنادیا ہے' کوئی کہتا ہے میں نے ایک لاکھ روپے کی مسجد بنوادی ہے' مجھے نماز پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ سیٹھ لوگ سمجھتے ہیں' مسجد میں چندہ دے دو بیڑا پار ہو گیا' جی نہیں دیکھو کافروں نے کعبہ شریف بنوایا اپنے حلال پیسوں سے' جب حلال پیسہ ختم ہو گیا تو وہیں چھوڑ دیا' ان کو بھی دل میں اتنا خوف تھا کہ حرام سے کعبہ نہ بنائے' اللہ کا گھر ہے تھوڑا سا حصہ چھوڑ دیا۔ آج تک اتنا حصہ خالی ہے' یعنی کھلی چھت ہے اور وہاں راستہ بھی ہے جانے کا۔ اور وہ جو حصہ ہے چھت والا اس میں دروازہ لگا ہوا ہے۔ وہ وزیر اعظموں کے لیے کھلتا ہے۔ شاہ فہد ہوں یا کوئی اور بڑے ان کے لیے دروازہ کھلتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جب سرمایہ کی کمی نہیں تھی اس وقت بھی اس خالی حصہ کو چھوڑ دیا گیا' بنانا کوئی مشکل نہ تھا۔ آج اس کی علت اور وجہ سمجھ میں آتی ہے۔ آج کھلے حصہ میں ایک غریب سے غریب مسلمان داخل ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے مگر چھت والا حصہ جو بند ہے وہ تو بڑوں ہی کے لیے ہے جیسے صدر ضیاء الحق وغیرہ جیسے لوگوں کے لیے کھلتا ہے۔ ورنہ کوئی عام انسان نہیں داخل ہو سکتا۔ تو میرے بھائیو! اب یہ کافر کہہ دے کہ میں نے تو کعبہ بنادیا تو مجھے جنت ملنی چاہیے اور وہ لوگ حاجیوں کو پانی بھی پلاتے تھے۔ میں اس پر کہتا ہوں کہ جو لوگ ''قومی خدمات'' کو اہمیت دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بس یہی میرے لیے کافی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَجَعَلۡتُمۡ سِقَايَةَ الۡحَآجِّ وَعِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ

اے لوگو! تم یہ سمجھتے ہو کہ حاجیوں کو پانی پلا دینا اور کعبہ شریف بنا دینا ایسا ہوگا کہ **كَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ**۔ جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا **وَجٰهَدَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ** اور اللہ کے راستہ میں تکلیفیں اٹھایا' اس کے برابر کیسے ہو سکتا ہے۔

معلوم ہوا کہ اصل چیز صرف ''قومی خدمت'' نہیں ہے بلکہ اللہ کی عبادت اور اس کی رضا ہے۔ اور اللہ کی ''رضا'' کا مطلب ہے کہ:

''جو (دین) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہیں دیں انہیں مضبوطی سے پکڑ لو اور جن چیزوں سے روک دیں ان سے فوراً رک جاؤ۔'' (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

محبوبیت کانسخہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں' ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ کو کوئی ایسا عمل بتایئے کہ میں جب اس کو کروں تو خدا اور خدا کے بندے مجھ سے محبت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا کی طرف رغبت نہ کر' خدا تجھ سے محبت کرے گا اور اس چیز کی خواہش نہ کر جو لوگوں کے پاس ہے (یعنی جاہ و دولت) لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔"

بزرگوں نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ کے راستے کا پہلا قدم زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی ہے پس جس کو حق تعالیٰ شانہٗ اپنا بنانا چاہتے ہیں اس کے دل کو دنیا سے اُچاٹ (بے رغبت) کر دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ دنیا ترک کر دیتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دنیا اس کے گرد و پیش ہوتی ہے اس کے دل میں نہیں ہوتی۔ دل کو اللہ تعالیٰ کیلئے خاص کر دیتا ہے۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ ایمان نام ہے اللہ تعالیٰ کو دل دے دینا اور اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کو جسم دے دینا یعنی جسم کو احکام شرع کے تابع کر دینا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کا خاص ہو جاتا ہے وہ لوگوں کی جاہ اور دولت سے بے پرواہ ہو جاتا ہے' جس کے سبب محبوب عندالخالق ہو جاتا ہے اور عندالخلق بھی۔ صاحب مظاہر حق لکھتے ہیں کہ زہد کامل یہ ہے کہ دنیا پاس ہو اور پھر بھی اس کی طرف رغبت نہ کرے۔ حضرت علامہ عبداللہ بن مبارکؒ سے کسی نے کہا یا زاہد' آپ نے فرمایا میں زاہد نہیں ہوں' زاہد تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ تھے کہ دنیا ان کے پاس چلی آتی تھی اور وہ دنیا کو منہ نہ لگاتے تھے اور ہم کس چیز میں زہد کریں گے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق-47 اہل اللہ کی لذت باطنی

مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں اور بخاری شریف پڑھایا کرتے تھے۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہیں کہ اشرف علی سنو! جب میں سجدہ کرتا ہوں تو اتنا مزہ آتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمارا پیار لے لیا۔ اور فرمایا کہ تلاوت میں اتنا مزہ آتا ہے کہ اگر آپ لوگوں کو مل جائے تو کپڑے پھاڑ کے جنگل بھاگ جاؤ اور فرمایا کہ جب جنت میں حوریں آئیں گی مجھ سے ملنے کے لیے تو میں ان سے کہوں گا کہ بڑی بی! لیکن وہ بڑی نہیں ہوں گی' بڈھی نہیں ہوں گی آپ سمجھ لیجئے کہ جنت میں سب جوان ہوں گے' وہاں ہمیشہ سب جوان رہیں گے' مرد بھی بڈھے نہیں ہوں گے عورتیں بھی بڈھی نہیں

ہوں گی وہاں بڑھاپا آئے گا نہیں، کیونکہ بڑھاپا تو آتا ہے سورج کی وجہ سے، یہی ظالم ہفتہ بنا کر، مہینہ بنا کر سال بنا دیتا ہے کہ ستر سال کا ہو گیا ہے یہ بڈھا، وہاں سورج ہو گا نہیں، لہٰذا بڑھاپا آئے گا نہیں، تو فرمایا کہ جب جنت میں حوریں آئیں گی تو ان سے کہوں گا کہ بی! قرآن شریف سننا ہو تو بیٹھو ورنہ اپنا راستہ لو۔ دیکھا آپ نے یہ ان کا حال ہے۔ (مواعظ جلد ۳)

سبق -48 تعلیم اور تزکیہ کی ترتیب کے اسرارِ عجیبہ

میرے شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے پارہ میں تزکیہ مؤخر ہے تعلیم کتاب مقدم ہے اس میں علوم دینیہ کی عظمت و شرافت کا بیان ہے تا کہ صوفیا کو علوم دینیہ سے استغناء نہ ہو اور علم شریعت اور طریقت کو مغایر نہ سمجھیں اور پارہ (۴) اور پارہ (۲۸) میں تزکیہ کو مقدم فرما کر علماء دین کو تنبیہ و ہدایت فرما دی کہ تزکیہ کی نعمت سے تغافل نہ کرنا اور حضرت نے اس کی تمثیل یہ بیان فرمائی تھی کہ جہاں تعلیم مقدم ہے وہاں تحلیہ کی شرافت مقصود ہے جیسے عطر کی شیشی صاف کرنے سے مقصود عطر ہے کہ اس شیشی میں عطر ڈالا جائے اور جہاں تزکیہ مقدم ہے وہاں تخلیہ کی اہمیت مقصود ہے کہ گندی شیشی میں عطر کی خوشبو ظاہر نہ ہو گی۔ اس مثال سے علماء دین اور صوفیاء کرام دونوں کو ہدایت واضح ہو گئی کہ صوفیاء کرام زندگی بھر صرف قلب کی شیشی نہ دھوتے رہیں علوم کی بھی فکر کریں جو مظروف ہے اور علماء کرام علوم دین کے لیے قلب کی شیشی کے تزکیہ و تطہیر کی فکر کریں، اس سے غافل نہ ہوں۔ سبحان اللہ! میرے شیخ کی یہ تقریر جامع شریعت و طریقت ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے فرمایا تھا کہ آپ حامل علوم شریعت اور حامل علومِ طریقت ہیں۔ (محاسن اسلام)

سبق -49 درود شریف پڑھنے کا ایک دل نشین طریقہ

میرے شیخ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب درود شریف پڑھو تو سوچو کہ میں روضہ مبارک کے سامنے ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت کی جو بارش ہو رہی ہے اس کے کچھ چھینٹے مجھ پر بھی پڑ رہے ہیں۔ اس تصور سے درود شریف پڑھئے پھر دیکھئے کیسا مزہ آتا ہے درود شریف ایسی عبادت ہے جس میں منہ سے بیک وقت اللہ تعالیٰ کا نام بھی نکلے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بھی نکلے۔ اللہ و رسول دونوں جس عبادت میں جمع ہو جائیں اس کا کیا کہنا ہے کہ اللہ بھی راضی اور رسول اللہ بھی راضی۔ (مواعظ جلد ۵)

حسد اور اس کا علاج

کسی کے عیش اور آرام کو دیکھ کر دل کو صدمہ، رنج اور جلن ہونا اور اس کے آرام وعیش کی نعمت کے ختم ہو جانے کو پسند کرنا حسد کہلاتا ہے جو حرام ہے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

البتہ ایسے شخص پر حسد جائز ہے جو خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو نافرمانی میں خرچ کر رہا ہو اس کے مال کے زوال کی تمنا کرنا گناہ نہیں کیونکہ یہاں دراصل اس معصیت کے بند ہونے کی تمنا ہے۔ حسد دراصل فیصلہ الٰہی سے ناگواری کا نام ہے کہ ہائے اس کو خدائے تعالیٰ کیوں یہ نعمتیں دے رہے ہیں اور اس کی نعمتوں کی تباہی سے دل خوش ہو اور اگر کسی کی نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرے کہ ہم کو بھی حق تعالیٰ اپنی رحمت سے عطا فرما دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اس کو غبطہ کہتے ہیں حسد سے دینی نقصان یہ ہے کہ سب نیکیاں ضائع ہو جائیں گی اور دنیا کا نقصان یہ ہے کہ حاسد کا دل ہر وقت رنج وغم میں جلتا رہتا ہے۔

علاج: حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ سے ایک شخص نے حسد کی بیماری کا علاج دریافت کیا آپ نے تحریر فرمایا کہ تین ہفتوں میں یہ عمل کر کے پھر اطلاع کرو۔

۱۔ جس پر حسد ہو اس کیلئے ہر روز دعا کا معمول بنالینا۔

۲۔ اپنی مجالس میں اس کی تعریف کرنا۔

۳۔ گاہ گاہ ہدیہ اور تحفہ بھیجنا۔

۴۔ ناشتہ یا کھانے کی گاہ بگاہ دعوت کرنا۔

۵۔ جب سفر کرنا ہو تو ان سے ملاقات کر کے جانا اور واپسی پر کوئی تحفہ ان کیلئے بھی لانا۔

تین ہفتہ کے بعد لکھا کہ حضرت میری بیماری حسد کی آدھی ختم ہوگئی تحریر فرمایا کہ تین ہفتہ پھر یہی نسخہ استعمال کریں تین ہفتہ کے بعد لکھا کہ حضرت اب تو بجائے نفرت اور جلن کے ان کی محبت معلوم ہونے لگی ہے یہ دوا تلخ تو ہوتی ہے لیکن حلق سے اتارنے کے بعد کیسا دل کو چین عطا ہوا ورنہ تمام زندگی حسد کی آگ سے تباہ رہتی اور سکون وچین سب چھن جاتا اور آخرت الگ تباہ ہوتی۔ (روح کی بیماریاں اور ان کا علاج)

تکبر اور اس کا علاج

تکبر کس کو کہتے ہیں؟ حدیث پاک میں تکبر غمط الناس اور بطر الحق کا نام ہے یعنی لوگوں کو حقیر سمجھنا اور حق بات کو قبول کرنے سے اعراض اور انکار کرنا۔

تکبر کرنے والا تواضع سے محروم رہتا ہے اور حسد وغصہ سے نجات نہیں پاتا ریا کاری کا ترک اور نرمی کا برتاؤ اس کو دشوار ہوتا ہے اپنی عظمت اور بڑائی کے نشہ میں مست رہتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جب بندہ رضائے حق کیلئے تواضع اختیار کرتا ہے (جیسا کہ من تواضع لله کے اندر حرف لام سے ظاہر ہے) تو یہ شخص اپنے دل میں خود کو کمتر اور حقیر سمجھتا ہے اور مخلوق کی نظر میں اس کو اللہ تعالیٰ بلندی اور عزت عطا فرماتے ہیں اسی طرح جو اپنے کو بڑا سمجھتا ہے تو وہ اپنی نظر میں تو بڑا ہوتا ہے لیکن لوگوں کی نظر میں ذلیل کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ سور اور کتے سے بھی زیادہ ذلیل ہوتا ہے۔

علاج: ۱/ اپنے گناہوں کو سوچا کرے اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور محاسبہ کا دھیان رکھے جب اپنی فکر میں پڑے گا دوسروں کی تحقیر تنقید اور تبصرہ سے بچے گا جیسے کوڑھی کسی زکام کے مریض کو حقیر نہیں سمجھتا اسی طرح اپنی روحانی اور قلبی بیماری کو شدید سمجھے اور اپنے خاتمہ کے خوف سے لرزاں اور ترساں رہے۔ میرے مرشد رحمہ اللہ اس بیماری کی اصلاح کیلئے ایک حکایت بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک لڑکی کو شادی کے موقع پر اس کو خوب اچھے لباس اور زیور سے سجایا گیا۔ محلّہ کی سہیلیوں نے تعریف شروع کی کہ بہن تم تو بڑی اچھی معلوم ہوتی ہو۔

اس نے رو کر کہا کہ ابھی تم لوگ بیکار تعریف کرتی ہو جب میرا شوہر مجھے دیکھ کر پسند کرلے اور اپنی خوشی کا اظہار کردے تب وہ خوشی اصلی خوشی ہوگی۔ معلوم نہیں اس کی نگاہ میں میری صورت کیسی معلوم ہوگی تمہاری نگاہوں کے فیصلے ہمارے لئے بیکار ہیں۔

پھر حضرت مرشد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اس طرح بندہ کو مخلوق کی تعریف سے یا اپنی رائے سے خود کو اچھا اور بڑا نہ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ میدان محشر میں حق تعالیٰ کی نظر سے ہمارے لئے کیا فیصلے ہوں گے اس کی خبر ہم کو ابھی کچھ نہیں پھر کس منہ سے اپنے کو موت سے قبل اور حسن خاتمہ سے قبل اپنے کو اچھا سمجھنے کا حق ہوگا۔ (روح کی بیماریاں اور انکا علاج)

عجب اور کبر کا فرق

اپنے کو اچھا سمجھنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا عجب کہلاتا ہے اور اپنے کو اچھا سمجھنے کے ساتھ دوسروں کو کمتر بھی سمجھنا تکبر کہلاتا ہے اور دونوں حرام ہیں۔ جب بندہ اپنی نظر میں حقیر ہوتا ہے تو حق تعالٰی کی نظر میں عزت والا ہوتا ہے اور جب اپنی نظر میں اچھا اور بڑا ہوتا ہے تو حق تعالٰی کی نظر میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے۔ معاصی سے نفرت واجب ہے لیکن عاصی سے نفرت حرام ہے۔ اسی طرح کسی کافر کو بھی نگاہ حقارت سے نہ دیکھے کیونکہ ممکن ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر مقدر ہو چکا ہو۔ البتہ اس کے کفر سے نفرت واجب ہے۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں اپنے کو تمام مسلمانوں سے فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر فی المآل سمجھتا ہوں۔ یعنی موجودہ حالت میں ہر مسلمان مجھ سے اچھا ہے اور خاتمہ کے اعتبار سے کہ نہ معلوم کیا ہو اپنے کو کفار سے بھی کمتر سمجھتا ہوں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کا قول ہے کہ مومن کامل نہ ہوگا جب تک اپنے کو بہائم اور کفار سے بھی کمتر نہ جانے گا۔

جب حق تعالٰی کی شان یہ ہے کہ چاہے تو بڑے سے بڑے گناہ کو بدون سزا معاف فرمادے اور چاہے تو چھوٹے گناہ پر گرفت کر کے عذاب میں پکڑے تو پھر کس منہ سے آدمی اپنے کو بڑا سمجھے اور کیسے کسی مسلمان کو خواہ وہ کتنا ہی گنہگار ہو حقیر سمجھے۔ (روح کی بیماریاں اور انکا علاج)

سبق -53 گناہوں سے بچنے کا آسان راستہ

اگر گناہ کے تقاضوں کو توڑنے کا حوصلہ نہیں ہے تو اللہ والوں سے جڑو دیسی آم میں لنگڑے آم کی قلم اور پیوند لگادو تو دیسی آم لنگڑا آم بن جاتا ہے۔ اپنے دیسی دل میں اللہ والوں کے لنگڑے دل کی قلم لگالو تو آپ کا دیسی دل اللہ والا دل بن جائے گا۔ جب تربیت ہوگی تو اس اللہ والے کا ایمان' اس کا احسان' اس کا اسلام آپ میں منتقل ہوجائے گا۔ دل میں ایمان و یقین کی گرمیاں آجائیں گی مخنثیت رجالیت سے تبدیل ہوجائے گی۔ یہ اللہ والوں کی صحبت ایسا قوی معجون ہے کہ دنیا میں کسی دوا خانے سے نہیں پاؤ گے۔ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں "کونوا مع الصادقین" کہ میرے عاشقوں میں رہو تو تمہارا ذوق فاسقی ذوق عاشقی سے تبدیل ہوجائے گا اور تمہاری قسمت بدل جائے گی۔ تم قافلہ جنت والوں میں شامل ہوجاؤ گے اور اس کیلئے بتادیا کہ اہل اللہ کی صحبت اختیار کرو۔ (مواعظ جلد ۵)

ریا اور اس کا علاج

ریا کہتے ہیں کسی عبادت اور نیکی کو کسی شخص کو دکھانے کیلئے کیا جائے اور اس سے کوئی دنیوی غرض اور اس سے مال یا جاہ حاصل کرنے کی نیت ہو لیکن اگر اپنے استاد یا مرشد یا کسی بزرگ کو اس نیت سے اچھی آواز بنا کر قرآن پاک سنائے کہ ان کا دل خوش ہوگا تو یہ ریا نہیں جیسا کہ روایت حدیث کی موجود ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا قرآن رات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا اور دن میں ان کو مطلع فرما کر اظہار مسرت فرمایا تو ان صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگر ہم کو علم ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن رہے ہیں تو میں اور عمدہ تلاوت کرتا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس پر سکوت فرمانا اور نکیر نہ فرمانا مدلول مذکور کیلئے دلیل ہے۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ نے اس کی عجیب مثال دی ہے کہ آئینہ کے اوپر جب مکھی بیٹھتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکھی آئینہ کے اندر بھی موجود ہے حالانکہ وہ باہر بیٹھی ہوتی ہے اس طرح سالک کے قلب کے باہر شیطان ریا کا وسوسہ ڈالتا ہے اور سالک سمجھتا ہے ہائے یہ تو میرے قلب کے اندر ہے پس اس کو ریا نہ سمجھے بلکہ وسوسہ ریا سمجھے اور بے فکری سے کام میں لگا رہے۔ ترمذی شریف میں روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اپنے گھر میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرے پاس آدمی آ گیا اور مجھے یہ حالت پسند آئی کہ اس نے مجھے اس حالت میں دیکھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تیرے لئے دو اجر ہیں ایک اجر پوشیدہ کا ایک اجر علانیہ کا۔ اس حدیث سے کس قدر عابدین کیلئے بشارت ہے کبھی اپنی عبادت کا اظہار جاہ کیلئے ہوتا ہے یہ بھی بدترین ریا ہے مثلاً احباب کے حلقے میں یہ کہنا کہ آج تہجد میں بہت لطف آیا اور خوب رونا آیا اور بہت سویرے آنکھ کھل گئی یہ باتیں سوائے اپنے مرشد کے کسی کے روبرو نہ کہنی چاہئیں۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک صاحب نے دو حج کئے تھے اور ایک جملہ سے دونوں حج کا ثواب ضائع کر دیا اور وہ اس طرح کہ ایک مہمان کے لئے کہا کہ اے ملازم تو اس صراحی سے اس کو پانی پلا جو میں نے دوسری بار حج میں مکہ شریف سے خریدی تھی۔

علاج: ریا کا علاج حصول اخلاص ہے اور حدیث پاک میں اخلاص کی حقیقت یوں ارشاد

ہے کہ عبادت اس دھیان سے کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں کیونکہ اگر ہم ان کو نہیں دیکھتے تو وہ تو ہمیں دیکھ ہی رہے ہیں۔ جب حق تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا دھیان ہوگا مخلوق کا خیال نہ آئے گا اور یہ مراقبہ یعنی دھیان مشق کرنے سے دل میں قائم ہوتا ہے تھوڑی دیر خلوت میں بیٹھ کر یہ تصور جمایا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو دیکھ رہے ہیں۔ کچھ مدت تک اس طرح مشق سے استحضار حق آسان ہو جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اخلاص کا حصول اور ریا سے طہارت اہل اللہ کی صحبت اور ان سے اصلاحی تعلق قائم کئے بغیر عادۃً ناممکن ہے اسی لئے حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اصلاح نفس کیلئے مشائخ کاملین میں سے جس سے مناسبت ہو تعلق قائم کرنا فرض عین ہے کیونکہ مقدمہ فرض کا فرض ہوتا ہے۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جس نیک کام میں لگا ہے ریا کے خوف سے ترک نہ کرے اپنی نیت درست کرے اور زبان سے بھی کہہ لے کہ یا اللہ یہ نیک عمل آپ کی خوشنودی کیلئے کرتا ہوں پھر اگر خدانخواستہ نفس کی شرارت سے یہ ریا بھی ہوگی تو چند دن میں یہ عادت بن جائے گی۔اس مضمون کو حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ نے اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔

وہ ریا جس پر تھے زاہد طعنہ زن　　　پہلے عادت پھر عبادت بن گئی

(روح کی بیماریاں اور انکا علاج)

سبق -55　حدیث پڑھنے والوں کیلئے عظیم الشان دُعا

ارشاد فرمایا کہ ایک مختصر حدیث سناتا ہوں جو پانچ سیکنڈ کا وعظ نبوت ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری بات کو غور سے سنے اور اسے یاد کرلے اور کسی کو پہنچادے تو اللہ اس کو ہرا بھرا رکھے' خوش رکھے۔تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا لینے کیلئے ہم سب کو آپ کی حدیث کو غور سے سننا چاہئے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ ایسی دعا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت میں کسی کو نہیں دی۔ پیروں کی دعا' بزرگوں کی دعا لینے کیلئے ہم کتنی فکر کرتے ہیں تو نبی کی دعا لینے کی کتنی لالچ اور کتنی تڑپ ہونی چاہئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی ہی سے پیر بنتے ہیں' بزرگ بنتے ہیں۔ پانچ سیکنڈ کے اس وعظ کو یاد کرکے آپ اپنے بیوی بچوں یا دوستوں کو سنا دیجئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے مستحق ہو جایئے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ (معارف ربانی)

دنیا کی محبت کی برائی اور اس کا علاج

دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے آخرت سے غفلت کا سبب یہی دھوکہ کا گھر ہے جو قبرستان میں سلا کر ایک دن بے گھر کر دیتا ہے اور موت کا گہری فکر سے مراقبہ کرنے سے دنیا کی محبت دل سے نکل جاتی ہے۔ قبرستان بھی گاہ گاہ جا کر خوب غور سے سوچے کہ یہاں بوڑھے جوان بچے عورت مرد امیر غریب حتیٰ کہ وزرا اور سلاطین بھی آج کیڑوں کی خوراک بن کر بے نام ونشان ہو گئے۔

دنیا کی مثال پانی سے اور آخرت کی مثال کشتی سے دی ہے کہ جس طرح پانی کے بغیر کشتی چل نہیں سکتی مگر شرط یہ ہے کہ پانی نیچے رہے کشتی میں داخل نہ ہو اگر پانی اندر داخل ہوا تو یہی کشتی کی ہلاکت کا بھی سبب ہوگا جو نیچے روانی کا سبب تھا ٹھیک اسی طرح دنیا اگر دل کے باہر ہو اور دل میں حق تعالیٰ کی محبت غالب ہو یعنی نعمت کی محبت سے نعمت دینے والے کی محبت غالب ہو تو آخرت کی کشتی ٹھیک چلتی ہے اور اسی دنیا سے دین کی خوب تیاری ہوتی ہے اور اگر دنیا کی محبت کا پانی دل کے اندر گھس گیا یعنی آخرت کی کشتی میں دنیا کا پانی داخل ہو گیا تو پھر دونوں جہاں کی تباہی کے سوا کچھ نہیں دنیا کا نفع اور سکون بھی چھن جائے گا جس طرح کشتی کے غرق ہوتے وقت پھر وہ پانی کشتی کیلئے باعث سکون ہونے کے بجائے باعث ہراس وتباہی ہو جاتا ہے۔ پس نافرمان انسان کے پاس یہ دنیا سبب نافرمانی بن جاتی ہے اور اللہ والوں کے پاس یہ دنیا فرمانبرداری میں صرف ہوتی ہے اور باعث سکون وچین ہوتی ہے۔

علاج: ۱۔ موت کا بار بار سوچنا اور قبر کی تنہائی اور دنیا سے جدائی کا مراقبہ۔

۲۔ اللہ والوں کی مجالس میں بار بار حاضری بلکہ کسی اور اللہ والے سے جس کسی سے مناسبت ہو باضابطہ اصلاحی تعلق قائم کر لینا شفائے روح کیلئے اکسیر ہے۔

۳۔ دنیا کے عاشقوں سے دور رہنا کہ اس کے جراثیم بھی متعدی ہوتے ہیں۔

۴۔ گاہ گاہ قبرستان میں یاد آخرت کی نیت سے حاضری دینا۔

۵۔ ذکر کا اہتمام والتزام کسی دینی مربی کے مشورہ سے کرنا۔

۶۔ آسمان اور زمین چاند وسورج اور ستاروں میں اور رات دن کے آنے جانے میں غور کرنا اور اپنے خالق اور مالک کو پہچاننا اور ان کو حساب دینے کی فکر کرنا۔ (روح کی بیماریاں اور انکا علاج)

حب جاہ اور خود پسندی اور ان کا علاج

حب جاہ اس بیماری کا نام ہے جس میں آدمی اپنی شہرت کا طالب اور خواہشمند ہوتا ہے مخلوق میں بڑا بننے کا یہ شوق بھی نہایت خطرناک مرض ہے اور اسی بیماری کے سبب آدمی حق بات قبول کرنے سے محروم رہتا ہے حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آخرت کی بھلائیاں انہی کیلئے مخصوص ہیں جو زمین پر رہ کر بڑائی اور فتنہ فساد نہیں چاہتے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ دو بھیڑیے اگر بکریوں کے گلے میں آپڑیں تو وہ اتنا نقصان نہ کریں گے جتنا مال اور جاہ کی محبت دیندار مسلمان کے دین کو نقصان کرتی ہے شہرت کی آرزو یا خواہش حرام ہے ہاں اگر بدون چاہے کسی کو حق تعالیٰ ہی مشہور فرمادیں جیسا کہ اولیائے کرام اور بزرگان دین کی شہرت ہے تو حق تعالیٰ ہی ان کی حفاظت فرماتے ہیں کیونکہ انہوں نے جاہ اور شہرت چاہی نہ تھی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے طاعت کی تھی اور جس حالت میں خدائے تعالیٰ نے رکھا راضی رہے اس سبب سے نہ وہ حب جاہ میں مبتلا ہوئے نہ حب مال میں۔ پس ولی کبھی مشہور ہوتا ہے لیکن مفتون نہیں ہوتا (رسالہ قشیریہ)

حب جاہ کا مریض ہر وقت یہ چاہتا ہے کہ لوگ میری تعریف کیا کریں اور اپنی تعریف سن کر اس کا نفس خوب موٹا ہو جاتا ہے۔

علاج: ؍اس کا علاج بھی موت کی یاد ہے کہ اگر ساری دنیا میرے قدموں میں لگ جائے تو قبر میں کیا ہوگا۔ وہاں کون سلام کرنے آئے گا اور کس کی تعریف کام آئے گی۔ ایسی فانی خوشی چند دن کی کس کام کی۔ ایسی خوشی حاصل کرے جو کبھی فنا نہ ہو اور وہ حق تعالیٰ سے تعلق اور ان کو راضی کرنا ہے جب کوئی تعریف کرے تو یہ سوچے کہ یہ حق تعالیٰ کی ستاری ہے ظاہری اور باطنی اور معنوی تمام نجاستوں کو چھپا رکھا ہے۔ حسی نجاست یہ ہے کہ پیٹ میں پیشاب اور پاخانہ بھرا ہے اگر کوئی سوراخ پیٹ میں ہوتا اور اس سے بھپکا بدبودار نکلا کرتا تو معلوم ہوتا کہ کتنے لوگ آپ کے پاس بیٹھ کر آپ کی تعریف کرتے۔ پس حق تعالیٰ کا شکر بجا لائیں کہ اس نے کس طرح ستاری کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔ اسی طرح معنوی نجاست یعنی گناہوں کا معاملہ ہے کہ حق تعالیٰ ہمارے عیوب کو چھپائے ہوئے ہیں اور دل میں جو گندے گندے شہوت کے خیالات آتے ہیں اگر ان خیالات سے مخلوق کو آگاہی ہو جائے تو

معلوم ہوگا کہ پھر حضرت اور شیخ صاحب کے القاب کون استعمال کرتا ہے پس حق تعالیٰ کی ستاری ہے کہ وہ ہمارے گندے وساوس اور گندے اعمال پر مخلوق کو مطلع نہیں فرماتے لیکن حق تعالیٰ کی ستاری کا شکر یہ کیا یہی ہے کہ ہم اپنے کو بڑا سمجھیں یا مخلوق سے تعریف چاہنے لگیں بلکہ اور ہم کو اپنے کو مٹا دینا چاہئے اور ہر وقت ندامت اور شرمندگی طاری ہونی چاہئے کہ یا اللہ آپ کا احسان ہے ورنہ اگر یہ ستاری نہ ہوتی تو مخلوق ہم کو پتھر مارتی۔ (روح کی بیماریاں اور انکا علاج)

سبق - 58 روحانیت کیا ہے؟

دردِ دل سے کہتا ہوں کہ ساری زندگی کو اللہ تعالیٰ پر فدا کرنے کا، جاں بازی کا ارادہ کرلو کہ ایک لمحہ، ایک پلک جھپکانے بھر کو بھی ہم حرام لذت حاصل نہیں کریں گے پھر روحانیت عطا ہوگی اور روحانیت کے معنی کیا ہیں کہ پورا جسم روح کے تابع ہو، روح کا غلبہ ہو، جسم اور نفس کے گھوڑے کی لگام روح کے پنجہ میں ہو تب سمجھو کہ اب اس کو روحانیت عطا ہوگئی اگر ایک گھوڑا بھوکا ہے اور نیچے بیس فٹ کا کھڈا ہے جہاں ہری ہری گھاس ہے اور وہ گھوڑا گھاس کو دیکھ کر للچا رہا ہے اور ارادہ کر رہا ہے کھڈے میں کودنے کا تو سوار کو پتہ چل جاتا ہے کہ اب یہ ہری گھاس کی لالچ میں خندق میں کودنا چاہتا ہے لیکن سوار جانتا ہے کہ اگر یہ کودا تو نہ یہ رہے گا نہ میں رہوں گا لہٰذا زور سے اس کی لگام کھینچتا ہے چاہے گھوڑے کا منہ زخمی ہو جائے تو بھی پروا نہیں کرتا۔ اسی طرح ہر انسان کو اپنے نفس کے گھوڑے کے بارے میں پتہ چل جاتا ہے کہ اب یہ گناہوں کی ہری ہری گھاس کو دیکھ کر للچا رہا ہے اور اب یہ بے غیرتی کا مظاہرہ کرنے والا ہے، آنکھ کھولنے والا ہے، کپڑے اتارنے والا ہے اور جانتا ہے کہ گناہوں کی خندق میں کود کر یہ بھی تباہ ہوگا اور میں بھی تباہ ہوں گا تو اس سے بڑا احمق اور گدھا کون ہوگا کہ گھوڑا بھی ضائع ہو اور سوار بھی ضائع ہو اور پھر بھی نفس کی لگام نہ کھینچے۔ آخر عقل کے بالغ ہونے کی ایک مدت ہوتی ہے ہر کورس کی ایک مدت ہوتی ہے۔ حیا اور شرم کا بھی کورس ہے آخر کب تک بے شرمی رہے گی۔ دوستو! کوئی زمانہ تو آنا چاہئے کہ جس میں انسان کے قلب میں تقویٰ اور حیا پیدا ہو جائے۔ حیا کے معنی یہ نہیں کہ گھر سے باہر بغیر شیروانی کے نہ نکلے جب تک سب بٹن نہ لگالے۔ یہ اہل لکھنو کی شرم ہے۔ اللہ والوں کی شرم یہ نہیں ہے۔ اللہ والوں کی شرم یہ ہے کہ ان کا مولیٰ ان کو نافرمانی کی بے حیائی میں نہ دیکھے ورنہ لباس سے کیا ہوتا ہے۔ (مواعظ جلد ۵)

تقویٰ سیکھنا نفلی عبادات سے زیادہ ضروری ہے

آج کل بڑے بڑے لوگ نفلی حج اور عمرہ کرنے کیلئے ہر سال چلے جاتے ہیں مگر تقویٰ سیکھنے کیلئے ٹائم نہیں ہے۔ بتاؤ نفل حج ضروری ہے یا تقویٰ اور اللہ کا خوف اور اللہ کا دوست بننا فرض ہے۔ حج نفلی، عمرہ نفلی کرنا یہ نفل ہے لیکن تقویٰ سیکھنا، گناہ سے بچنا اور اللہ کو خوش رکھنا یہ فرض عین ہے۔ لہٰذا ایک بزرگ فرماتے ہیں۔

اے قوم بہ حج رفتہ کجائید کجائید　　معشوق ہم ایں جاست بیائید بیائید

اے حاجیو! کہاں جارہے ہو، فرض حج کیلئے ضرور جاؤ مگر نفل حج کا زمانہ کسی اللہ والے کے پاس لگاؤ۔ ارے ظالمو! ادھر آؤ، اللہ تم کو ہم سے ملے گا، اللہ والوں سے ملے گا، تقویٰ فرض عین ہے ہاں جب فرض عین حاصل ہوجائے۔ اللہ کے ولی ہوجاؤ اور اللہ سے محبت پیدا ہوجائے پھر اللہ کے گھر جاؤ گے تو کچھ اور مزہ پاؤ گے۔ جب تک گھر والے سے محبت نہ ہو گھر کا کیا مزہ ہے اور خاص کر وہ ظالم جو گھر کے اندر بھی نافرمانی کرتا ہے۔ کعبے کے اندر عورتوں کو دیکھ رہا ہے۔ ایک حاجی نے کہا کہ مولانا صاحب انڈونیشیا کی جو جن آئی ہیں بڑی کم عمر کی ہیں۔ ان کا کلر بھی وائٹ ہے اور سفید برقعہ میں تو مولانا کبوتری معلوم ہورہی ہے کبوتری اور سنئے ان کے چہروں پر بڑا نور معلوم ہورہا ہے۔ میں نے کہا کہ او بے وقوف! تو کعبہ کا نور دیکھنے آیا ہے یا ان لڑکیوں کا نور دیکھنے آیا ہے۔ اللہ پاک نے قرآن پاک میں فرمایا کہ نظر کی حفاظت کرو اور تم اللہ کے گھر میں نظر کو خراب کررہے ہو۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ جن کو نظر بازی کی بیماری ہو وہ مطاف کے قریب نہ بیٹھیں ذرا دور بیٹھو تاکہ دھندلا نظر آئے، حسن زیادہ صاف نظر نہ آئے۔ مطاف کے نزدیک بیٹھنا کعبہ کی زیارت کیلئے زیادہ سے زیادہ مستحب ہے لیکن حرام سے بچنا فرض ہے۔ اس لئے جس کو نظر کی بیماری ہو یا جس کے مزاج میں حسن پرستی ہو، رومانٹک مزاج ہو وہ مطاف سے ذرا دور بیٹھے تاکہ اللہ ہی اللہ نظر آئے کعبہ نظر آئے، کعبے والا نظر آئے اور مطاف کی لڑکیاں نظر نہ آئیں لیکن اگر کوئی بزرگ بیٹھا ہو اللہ کی یاد میں مست تو اللہ تعالیٰ کے کسی دیوانے کو بدمست مت سمجھو کہ یہ بھی دیکھتا ہوگا۔ اللہ کے عاشقوں سے بدگمانی نہ کرو جن کے دل اللہ کی تجلی سے متجلی ہیں وہ بھلا ان مردہ چراغوں سے مرعوب ہوں گے؟ (مواعظ جلد ۵)

روحانیت قوی ہونی چاہیے

میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب نے اپنے مرشد حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ آپ نے مجھ کو ستر مرتبہ صلوۃ تنجینا بتایا ہے اور میں جون پور کی شاہی مسجد میں سولہ سبق پڑھاتا ہوں اور سب موقوف علیہ سے اوپر کے ہیں۔ یعنی مشکوۃ شریف اور جلالین کے اوپر کے تو حکیم الامت نے لکھا کہ اگر آپ علم دین کی مشغولی سے ستر دفعہ نہیں پڑھ سکتے تو سات دفعہ پڑھ لیں۔ قرآن پاک میں ایک پر دس کا وعدہ ہے۔ تو سات کو دس سے ضرب کرلو' ستر دفعہ ہو جائے گا۔

شیخ ایسا حکیم الامت ہونا چاہئے اگر کسی دن آپ کو سستی ہو اور دل نہیں چاہتا تو کم از کم سو کی جگہ دس مرتبہ پڑھ کر سو جاؤ۔ اگر اتنا بھی نہ کر سکو تو ایسے ظالم مرید کو کہتا ہوں کہ اس دن کھانا مت کھاؤ' بغیر کھائے سو جاؤ۔ کچھ غیرت کرو شیخ کی بات پر' ایک وقت نفس کو فاقہ کراؤ۔ یہ نفس بغیر سزا کے صحیح نہیں ہوتا۔ اس کا کورٹ مارشل کرنا پڑتا ہے۔ مگر روح کو چیف ایگزیکٹو بننا پڑتا ہے۔ روح کا بھی یہ مقام ہونا چاہئے کہ نفس کو سزا دینے کی طاقت رکھے' روحانیت اتنی قوی ہونی چاہئے۔ (مواعظ جلد ۵)

سبق - 61 اصلاح کیلئے دو کام

اللہ نے عقل دی ہے ذرا سوچو تو کہ جو اللہ دونوں جہان کی لذتوں کو پیدا کرتا ہے وہ اگر ہمارے قلب کو حاصل ہو جائے تو کیا ہمارا قلب حامل لذات دو جہاں نہیں ہوگا؟ جو خود بے مزہ ہو وہ بامزہ چیز کو کیسے پیدا کرے گا۔ پس جو دونوں جہان کی لذتوں کا خالق ہے وہ بھلا خود بے مزہ ہوگا؟ لہٰذا دو کام کرلو تو مولیٰ مل جائے گا۔ ڈیزائن پر مرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈیزائنر مل جائے گا۔

بس دو ہی کام ہیں: ا۔ کسی اللہ والے سے محبت کرو' اس کی صحبت اٹھاؤ۔

اہل اللہ کی پیوند کاری کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نازل فرمایا ہے۔ **كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ** کہ اللہ والوں کے ساتھ رہو۔ یہ پیوند کاری خدائی ٹیکنالوجی ہے کہ تمہارا دیسی دل جب اللہ والوں کے دل سے پیوند کھائے گا تو پھر تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسا تمہارا پیر ہے۔

۲۔ اور دوسرا کام ہے اللہ کے راستہ میں گناہ چھوڑنے کا غم اٹھانا۔ (مواعظ جلد ۵)

علم نبوت اور نورِ نبوت

اپنے زمانے کے امام بیہقی اور مفسر عظیم تفسیر مظہری کے مصنف علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علم نبوت تو مدرسوں سے اور کتابوں سے پا جاؤ گے لیکن نور نبوت اوراق کتب سے حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ کسی کاغذ میں دم نہیں ہے جو حق تعالیٰ کے نور کا حامل ہو سکے۔ کاغذ میں طاقت نہیں ہے کہ وہ اللہ کے نور کو برداشت کر لے یہ اللہ والوں کے دل ہوتے ہیں جو حق تعالیٰ کے نور کو برداشت کر لیتے ہیں' اس لئے عہد نبوت سے یہ نور سینوں سے سینوں میں' قلوب سے قلوب میں منتقل ہو رہا ہے۔ مدارس دینیہ سے تم لوگوں نے جو علم نبوت حاصل کیا یہ ابھی آدھا علم ہے جب نور نبوت ملے گا تب نور کامل ہوگا اور علم پر عمل کی ہمت آئے گی اور نور نبوت صرف سینۂ اہل اللہ سے ملتا ہے۔ علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

''علم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مدارس دینیہ سے حاصل کرو لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور باطن درویشوں کے سینوں سے حاصل کرنا چاہئے''۔ (مواعظ جلد ۵)

سبق -63 بدنظری کے چند طبی نقصانات

اور صحت الگ خراب ہو جاتی ہے بحیثیت ایک طبیب کے اختر کہتا ہے کہ جو بدنظری کرتا ہے اس کا مثانہ کمزور ہو جاتا ہے جس سے پیشاب بار بار لگے گا اور منی رقیق ہو جائے گی جس سے سرعت انزال کی شکایت ہو جائے گی اور بیویوں کے حقوق صحیح ادا نہیں ہوں گے اس لئے انگریزوں کی عورتوں کو ان سے تسلی نہیں ہوتی اور وہاں زنا کے عام ہونے کا ایک سبب یہ بھی ہے۔ متقی جتنا قوی حق ادا کر سکتا ہے اپنی بیوی کا غیر متقی اتنا ادا نہیں کر سکتا۔ بدنظری سے اعصاب کو گرمی پہنچتی ہے اور ہر گرم چیز قوام کو رقیق کر دیتی ہے اس لئے حسینوں کے قریب بھی نہ بیٹھو۔ چاہے نہ دیکھے لیکن جو قریب بیٹھے گا وہ بھی گرم ہو جائے گا۔ دیکھئے اگر گھی کے کنستر کو چادر میں لپیٹ کر آگ کے قریب رکھ دو تو چاہے وہ آگ کو نہ دیکھ سکے گا لیکن گھی پگھل جائے گا اور اٹھنی کو آپ نے کالے کپڑے میں لپیٹ دیا لیکن مقناطیس یعنی میگنٹ کو اٹھنی کے قریب سے گزارا تو اٹھنی ناچنے لگے گی۔ پس حسن میں بھی میگنٹ ہے اور عشق میں بھی میگنٹ ہے۔ اس لئے حسن و عشق میں فاصلے ہونا ضروری ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ دونوں ایک دوسرے سے مل جائیں اور کشمکش میں مبتلا ہو جائیں۔ (مواعظ جلد ۴)

صحبت یافتگان کا فیض

حضرت ڈاکٹر عبدالحیؒ صاحب رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہارے پیرومرشد حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب کی ایک بات سناتا ہوں جو حضرت نے مجھ سے جون پور میں فرمائی تھی اور اب میں کراچی میں تمہیں پیش کر رہا ہوں کہ ایک لوہے نے پارس پتھر سے پوچھا کہ اگر میں تم سے چھو جاؤں، پچ ہو جاؤں ملاقات کرلوں تو کیا میں سونا بن جاؤں گا؟ تو پارس نے کہا بے شک لاشک فیہ اس میں کوئی شک نہیں۔ لوہے نے کہا کہ اس کی کیا دلیل ہے بلا دلیل ہم نہیں مانیں گے تو پارس پتھر نے کہا کہ دلیل کیا مانگتا ہے بس میرے ساتھ مل جا۔ مجھ سے پچ ہو جا پھر دیکھ کہ تو سونا بنایا نہیں۔ پس اللہ والوں کے پاس جانے کی اُن کی صحبت میں رہنے کی دلیل مت مانگو بلکہ ان کے پاس رہ کر دیکھو تو پتہ چل جائیگا کہ ولی اللہ بنے یا نہیں یا جو ان کے پاس گئے ہوئے ہیں اور ان سے ملے ہوئے ہیں ان کو دیکھو ان کے چہروں کو دیکھو ان کے اعمال کو دیکھو تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ کتنے بڑے ولی اللہ ہو چکے ہیں اور جو لوگ اللہ والوں سے جڑے ہوئے نہیں ہیں ان کے اعمال واخلاق میں آپ کو بہت فرق محسوس ہوگا۔

حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو عالم میرے پاس لاؤ ایک عالم اللہ والوں کا صحبت یافتہ ہو اور دوسرا عالم اللہ والوں کی صحبت میں نہ جاتا ہو اور مجھے مت بتاؤ کہ کون صحبت یافتہ ہے اور کون نہیں، میں دونوں سے گفتگو کر کے پانچ منٹ میں بتادوں گا کہ یہ مولوی اللہ والوں کا صحبت یافتہ ہے اور یہ صحبت یافتہ نہیں ہے۔ صحبت یافتہ کی گفتگو سے پتہ چل جائے گا کہ یہ بادب ہے اور غیر صحبت یافتہ کا انداز گفتگو اور اس کے کندھوں کے نشیب وفراز بتادیں گے کہ یہ مولوی بے ادب ہے اور اس نے کسی اللہ والے کی صحبت نہیں اٹھائی۔ (مواعظ جلد۴)

سبق -65　حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی احتیاط

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بہت حسین تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ درس میں ان کو پشت کے پیچھے بٹھاتے تھے تاکہ نگاہ نہ پڑے علامہ شامی لکھتے ہیں کہ ان ابا حنیفة رحمه الله تعالیٰ کان یجلس امام محمد فی درسه خلف ظهره مخافة عینه مع کمال تقواه۔ شامی لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام

محمد کو بوجہ غایت حسن اور شدت جمال کے درس میں اپنی پشت کے پیچھے بٹھاتے تھے اپنی نظر کے خوف سے باوجود یہ کہ آپ کمال درجہ کے متقی تھے۔

میرے شیخ حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب چراغ کی روشنی کے سائے میں داڑھی ہلتی ہوئی نظر آئی تو پتہ چلا کہ داڑھی آگئی ہے تو فرمایا کہ امام محمد اب سامنے آجاؤ۔ سبحان اللہ! کیا تقویٰ تھا کہ عرصہ تک امام صاحب کو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ شاگرد کے داڑھی آگئی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے اس طرح سے احتیاط کی ہے۔ (مواعظ جلد۴)

سبق -66 اولیا سازی کی روحانی پیوندکاری کی تمثیل

دیسی آم کی جدید ٹیکنالوجی میں نے آنکھوں سے دیکھی ہے یہ میں سنی سنائی بات پیش نہیں کررہا ہوں ہمارے شہر حیدر آباد سندھ میں ایک قصبہ ہے ٹنڈو جام۔ وہاں سائنس دانوں نے ہمیں خود دکھایا کہ دیکھئے یہ لنگڑے آم کی قلم ہے۔ آدھی شاخ لنگڑے آم کی ہے اور آدھی شاخ دیسی آم کی ہے اور دونوں کو ہم نے کس کے پٹی باندھ دی ہے میں نے فوراً سوال کیا کہ پٹی کس کے کیوں باندھی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اگر کس کے نہیں باندھیں گے تو لنگڑے آم کی سیرت اس کی خاصیت اور اس کی تمام خوبو دیسی آم میں منتقل نہیں ہوگی اور دیسی آم کو ہم بڑھنے نہیں دیتے اس کی شاخوں کو کاٹتے رہتے ہیں تاکہ دیسی آم کی خصلت اس سے جاتی رہے۔ میں نے کہا کہ کمتر نباتات کو بہتر نباتات بنانے کی ٹیکنالوجی آپ نے اب ایجاد کی ہے لیکن بدترین انسانوں کو بہترین انسان بنانے کی آسمانی ٹیکنالوجی کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ چودہ سو برس پہلے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی جو اولیاء سازی کی ٹیکنالوجی ہے۔ جس سے سائنس دان بے خبر ہیں اور جس طرح آپ دیسی آم کی شاخوں کو کاٹتے رہتے ہیں اسی طرح شیخ مرید کی رائے کو فنا کرتا رہتا ہے اور جس طرح دیسی آم کی قلم کو لنگڑے آم کی قلم سے کس کے باندھتے ہیں ورنہ اگر ڈھیلا پن اور لوز ننگ ہوگی تو لنگڑے آم کی سیرت اس میں نہیں آسکتی۔ اسی طرح جو لوگ اللہ والوں سے اتنا قوی تعلق رکھتے ہیں کہ جس کا نام جگری تعلق ہے تو اللہ والوں کی سیرت ان میں منتقل ہوجاتی ہے۔

مجھے سہل ہوگئیں منزلیں کہ ہوا کے رخ بھی بدل گئے
ترا ہاتھ ہاتھ میں آگیا تو چراغ راہ کے جل گئے

(مواعظ جلد۴)

مدرسۃ البنات کے متعلق ضروری ہدایات

۱۔ جنوبی افریقہ، ہندوستان، ری یونین وغیرہ میں مدرسۃ البنات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ احتیاط اسی میں ہے کہ لڑکیوں کا دارالاقامہ قائم نہ کیا جائے اس میں بڑے فتنے ہیں۔ لڑکیاں دن میں پڑھ کر اپنے گھروں کو چلی جائیں۔

۲۔ معلمات صرف خواتین ہوں جو لڑکیوں کو پڑھائیں۔ مرد معلمین پردہ سے بھی تعلیم نہ دیں اس میں بڑے فتنے سامنے آئے ہیں۔

۳۔ خواتین استانیوں سے مہتمم پردہ سے بھی بات چیت یا کوئی ہدایت براہ راست نہ دے، اپنی بیوی یا خالہ یا بیٹی سے استانیوں کو ہدایات اور تنخواہ وغیرہ کا اہتمام ضروری ہے اور مہتمم اور اولاد مہتمم اور مرد استاد کے براہ راست بات چیت کرنے سے مدرسۃ البنات کے بجائے عشق البنات میں ابتلا کا اندیشہ ہے۔

۴۔ کوشش کی جائے کہ ۵ سال سے ۹ سال تک کی عمر کی طالبات کو ناظرہ قرآن پاک، حفظ قرآن پاک اور تعلیم الاسلام کے ۴ حصے اور بہشتی زیور تک کی تعلیم پر اکتفا کیا جائے اگر عالمہ نصاب پڑھانا ہو تو عربی کے مختصر نصاب سے تکمیل کرائیں مگر شرعی پردہ کا سخت اہتمام ضروری ہے۔ ورنہ لڑکیوں کیلئے بہتر یہی ہے کہ ناظرہ قرآن پاک، بہشتی زیور، حکایات صحابہ وغیرہ پر اکتفا کیا جائے اور معلمات خواتین بھی باپردہ ہوں۔

۵۔ عالمہ نصاب کی لڑکیوں کو شوہر کے حقوق و آداب کا اہتمام سکھایا جائے اور عالم شوہر کی تلاش ان کیلئے ہو ورنہ اگر غیر عالم ہو تو دیندار ہونے کی شرط ضروری ہے خواہ ڈاکٹر یا انجینئر ہو۔

۶۔ پورے مدرسۃ البنات میں عورتوں کا رابطہ صرف عورتوں سے رہے۔ مہتمم اپنی محرم یعنی مثلاً بیوی یا والدہ اور بہن سے دریافت حال تعلیمی یا دریافت حال انتظامیہ کرے۔ اگر اتنی ہمت نہ ہو تو مدرسۃ البنات مت قائم کرو اور مدرسہ بند کر دو دوسروں کو نفع کیلئے خود کو جہنم کی راہ پر مت ڈالو۔ مخلوق کے نفع کیلئے لڑکیوں یا عورتوں کو پڑھانا یا پردہ سے بھی بات چیت کرنا فتنہ سے خالی نہیں۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ پردہ سے گفتگو کرنے والے بھی عشق مجازی میں مبتلا ہو گئے۔ لہٰذا سلامتی کی راہ یہی ہے کہ خواتین سے ہر طرح کی دوری رہے۔ (مواعظ جلد ۷)

مرد کا بے پردہ لڑکیوں کا پڑھانا حرام ہے

نفس کی ایک چالاکی یہ ہے کہ دین کی خدمت کے بہانے جوان لڑکیوں کو پڑھانے کی فکر ہو جاتی ہے کہ اگر میں نے اس سولہ سالہ لڑکی کو قرآن پاک نہ پڑھایا تو اللہ تعالیٰ میری گردن پکڑیں گے۔ یہ سب نفس کی بدمعاشی ہے دین کی خدمت کے اور بھی طریقے ہیں۔ بن سنور کر جانا اور تنہائی میں پڑھانا۔ لڑکی یا لڑکی کی والدہ یا دوسری عورتوں پر دم کرنا۔ سب حرام ہے اپنا دم نکل رہا ہے اور ان پر دم کر رہا ہے ان پر پھونک چھوڑ رہا ہے اور اپنی پھونک نکل رہی ہے۔ چائے لینے کے بہانے پڑھانے کے بہانے نامحرم کو چھو رہا ہے دیکھ رہا ہے سب حرام کام کر رہا ہے۔ یہ دین کی خدمت ہے؟ اللہ کا عذاب اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لعنت کی بددعا اپنے اوپر لے رہا ہے۔

آج کل دینی تعلیم کے نام پر ایسے سکول بن رہے ہیں جن میں دنیوی تعلیم بھی دی جاتی ہے لیکن اکثر سکولوں میں جوان لڑکیوں کو بغیر پردہ کے داڑھیوں اور ٹوپیوں والے مرد پڑھا رہے ہیں۔ افسوس صالحین کی وضع کی عزت کا بھی خیال نہیں اور غضب یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں کی نسبت کے بورڈ بھی لگا رکھے ہیں اور اکثر سکولوں میں لڑکے اور لڑکیوں کے آنے جانے کا راستہ ایک ہے اور داخلہ کیلئے یا ماہانہ رپورٹ کیلئے اولاد کے بارے میں والدین کو مطلع کرنے کیلئے والدین کو بلایا جاتا ہے تو پردہ کا کوئی انتظام نہیں ہوتا اور عورتیں اکثر بے پردہ سکولوں کے ذمہ داروں سے جو دینی وضع میں ہوتے ہیں ملاقات کرتی ہیں۔ دین کے نام پر بے دینی کا کھیل کھیلا جا رہا ہے ایسے سکولوں میں ایک فتنہ اور ہے کہ خدمت کیلئے جوان ماسیاں رکھی ہوئی ہیں جو اساتذہ کو چائے پانی اور کھانا وغیرہ پیش کرتی ہیں۔ اگر اللہ والا بننا ہے تو مر جاؤ مگر حرام کام نہ کرو، عورتوں سے خدمت نہ لو، نہ ان سے گفتگو کرو، نہ آواز کو نرم کرو اگر یہ سب کیا تو دل کا قبلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھر جائے گا اور دل کی پشت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جائے گی۔

ان سکولوں میں سالانہ تقریب تقسیم اسناد یا تقسیم انعامات ایک نیا فتنہ اور بے پردگی کا پیش خیمہ ہے یعنی ابھی سے اگر روک ٹوک نہ کی گئی تو اس کی انتہا بے پردگی کی صورت میں ظاہر ہوگی۔ یہ تقریب سکول کے احاطہ میں ورنہ شادی ہالوں میں منعقد کی جاتی ہے اور پردہ کے نام پر قنات بھی لگائی جاتی ہے لیکن لڑکیوں کو سند یا انعام دینے کیلئے سٹیج پر بلایا جاتا ہے جو اگرچہ برقع میں ہوتی

ہیں لیکن سب مرد تماشائی ان کی طرف دیکھتے ہیں اور لڑکیوں کو بھی احساس ہوتا ہے کہ ہمیں دیکھا جارہا ہے۔ مردوں کا اس طرح عورتوں کو دیکھنا خواہ وہ پردہ ہی میں ہوں اور عورتوں کا در پردہ خود کو دکھانا نگاہ اور دل کی خیانت کا باعث نہ ہوگا؟ اور موجب لعنت نہ ہوگا؟ غرض یہ طریقہ موجودہ صورت میں بے حیائی ہے اور اللہ پناہ میں رکھے مستقبل میں اس کا انجام بے پردگی ہے۔

اور ان بدعنوانیوں کی وجہ مال اور دنیا کی محبت ہے کیونکہ ایسے اداروں میں پیسہ خوب آتا ہے اس لئے دنیا کی متاع قلیل کی خاطر ہر منکر کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائیں اور اصلاح کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔ (مواعظ جلد ۷)

سبق -69　نفس و شیطان کو شکست دینے کا نسخہ

جو نفس و شیطان سے شکست خوردہ ہو رہا ہو اور اس سے گناہ نہ چھوٹ رہے ہوں۔ وہ چند کام کرلے۔

۱۔ کسی اللہ والے سے یا اللہ والوں کے غلاموں سے کچھ اللہ کا نام لینا سیکھ لے۔ روحانی طاقت کیلئے روحانی ٹانک استعمال کرے۔

۲۔ قبر کا مراقبہ کرے۔

۳۔ قیامت کی پیشی کو یاد کرے کہ جب اللہ پوچھے گا کہ تم نے اپنے اعضاء کہاں استعمال کئے تو اس وقت کیا جواب دو گے؟

۴۔ جس کی طرف نفسانی میلان ہو اس کا بھی خیال کرے کہ وہ قبر میں گل سڑ گیا ہے آنکھوں اور گالوں کو دس دس ہزار کیڑے کھا رہے ہیں اور لاش پھول کر پھٹ گئی ہے۔

۵۔ لا الہ الا اللہ کا ذکر بھی کرے کیونکہ یہ حدیث کا وظیفہ ہے جس کے بارے میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزانہ ۱۰۰ مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے گا قیامت کے دن اس کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہوگا۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے علاجاً فرمایا کہ لا الہ کہتے وقت یہ تصور کرے کہ دل سے غیر اللہ نکل رہا ہے اور الا اللہ کہتے وقت یہ تصور کرے کہ قلب میں اللہ کا نور آرہا ہے۔ درمیان درمیان میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پڑھے۔ ذکر کے بعد دیکھو کہ اہل اللہ کی صحبت کتنا کام دے گی۔ صحبت اہل اللہ کام دیتی ہے جب ذکر کا اہتمام ہوتا ہے۔ (مواعظ جلد ۷)

گناہوں سے بچنے کے تین اعمال

۱۔خود ہمت کیجئے ۔۲۔اللہ تعالیٰ سے ہمت کی درخواست کیجئے ۔ایسا روئیے کہ آسمان کے فرشتوں پر بھی گریہ طاری ہو جائے ۔اپنے آہ و نالوں سے آسمانوں کو ہلا دیجئے ۔

چوں بگریم خلق ہا گریاں شود　　چوں بنالم چرخ ہا نالاں شود

اے دنیا والو! جب جلال الدین رومی اللہ کی محبت میں روتا ہے تو ساری مخلوق میرے ساتھ روتی ہے' جب میں نالہ کرتا ہوں تو آسمان بھی میرے ساتھ نالہ کرتا ہے۔

جب گنہگار اخلاص کے ساتھ روتا ہے تو اس کے آہ و نالوں سے عرش ہل جاتا ہے۔

۳۔اہل اللہ سے' خاصان خدا سے دعا کی درخواست کرنا۔ یہ تین عمل تو حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔تین عمل اس خادم حکیم الامت نے بتائے ہیں۔

۱۔اللہ والوں سے پوچھ کر تھوڑا بہت اللہ کا نام لے لیا کرو۔ کیونکہ جب ان کے نام سے دل میں اجالے آئیں گے تو اندھیروں سے دل خود گھبرانے لگے گا جس گھر میں بجلی ہوتی ہے اس گھر کا فیوز اڑ جائے' اندھیرا ہو جائے تو گھبراہٹ ہوتی ہے۔ چنانچہ تھوڑا سا اللہ کا نام لینا شروع کر دیجئے۔

۲۔اہل اللہ کی صحبت میں آنا جانا رکھو۔ جیسے دیسی آم' لنگڑے آدم کی پیوند کاری سے لنگڑا آم بن جاتا ہے۔اسی طرح اللہ والوں کے ساتھ رہتے رہتے ان شاء اللہ ایک دن اللہ والا دل بن جائیگا۔

۳۔گناہوں کے اسباب سے دوری اختیار کرنا عیناً' قلباً اور قالباً یعنی نظر بھی دور رکھو' دل بھی دور رکھو' گندے خیالات بھی قصداً نہ لاؤ' قالباً یعنی جسم بھی حسینوں کے قریب نہ رکھو' عیناً وقلباً وقالباً تین قسم کی دوری بتا رہا ہوں۔ حسینوں سے' گناہوں کے اڈوں سے' گناہوں کے مراکز سے تین قسم کی دوری اختیار کرو۔ آنکھ سے دیکھو مت' آنکھ کی روشنی سے آپ حسینوں سے قریب ہو گئے اگر چہ دس گز سے دیکھ رہے ہیں اگر چہ کوئی پچاس گز کے فاصلہ سے دیکھ رہا ہے لیکن شعاع بصریہ سے قریب ہو گیا ہے۔ آنکھوں سے بھی مت دیکھو قلب کو بھی دور رکھو یعنی دل میں گندے خیالات مت لاؤ اور جسم کو بھی قریب نہ رکھو ورنہ یہ زہر آپ کی ساری ہمتیں پست کر دے گا اور جب آدمی زہر کھا لیتا ہے تو پھر ایسے شخص کو صحبت شیخ بھی مفید نہیں رہتی۔ پھر وہ زہر اس کو جوڑیا بازار لے جائے گا کلفٹن سٹریٹ اور سینما گھروں میں لے جائے گا گناہوں کے اڈوں میں لے جائے گا۔ وہ شیطان کے اغوا میں آ جائے گا۔ شیطان انہی کو پھسلاتا ہے جو پہلے کوئی گناہ کر لیتا ہے۔(مواعظ جلد ۷)

تزکیہ نفس علماء پر بھی فرض ہے

علماء خوش نہ ہوں کہ بس ہم تو بہت بڑے ہو گئے' علماء کیلئے بھی اپنے نفس کو مٹانا فرض ہے۔ مدارس کے علماء کیلئے بھی ضروری ہے اور تبلیغ والوں کیلئے بھی ضروری ہے کہ اخلاص حاصل کرنے کیلئے اہل اللہ کی صحبت میں تزکیہ نفس کرائیں۔ تزکیہ نفس کا شعبہ مقاصد نبوت میں سے ہے۔ تزکیہ نفس پر اعمال کی قبولیت کا مدار ہے۔

ایک تو ہے تبلیغ اور ایک ہے مدرسہ تو تبلیغ اور مدرسہ سے اعمال کا وجود ملتا ہے لیکن اعمال کا قبول ملتا ہے خانقاہوں سے جہاں اخلاص پیدا ہوتا ہے جہاں کبر اور عجب کا آپریشن کرتے ہیں۔ آپ کے شہر میں ایک دل کا ہسپتال ہو اور ہارٹ سپیشلسٹ سب کے سب باہر چلے جائیں تو دل کے مریض کہاں جائیں گے؟ اور ایک بات اور بھی ہے کہ دل کا آپریشن فٹ پاتھوں پر نہیں ہوتا' میدانوں میں نہیں ہوتا' سر پر بستر لے کر نکلنے سے نہیں ہوتا جہاں دل کا آپریشن ہوتا ہے وہاں لکھا ہوتا ہے کہ یہاں ہارن نہ بجاؤ۔ اس لئے دل کا آپریشن تو ہسپتال کے کمروں میں ہوگا۔ اس طرح دل کی اصلاح کا آپریشن تو خانقاہوں کے حجروں ہی میں ہوگا۔ یہ مساجد کے منبروں پر بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ وہاں غیر طالب بھی ہوتے ہیں جن کو مناسبت نہیں ہے اس لئے ان کے عناد کی نحوست سے تربیت و اصلاح کا مضمون بھی مزکی و مصلح کے دل میں نہیں آتا۔

گر ہزاراں طالب اند و یک ملول　　　از رسالت باز می ماند رسول

اگر ہزاروں طالب و مخلص بیٹھے ہوں اور ایک آدمی ہو جو بغض و نفرت سے بیٹھا ہوا ہے مجبوراً کسی وجہ سے' کسی دنیاوی فائدہ سے یا کسی اور مجبوری سے بیٹھا ہوا ہے تو اگر رسول بھی ہے تو اس کا فیضان رک جائے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ تبلیغ میں اتنا بڑا چلہ ہوتا ہے اور اتنا مجاہدہ ہوتا ہے اور یہ علماء مدرسوں میں پنکھوں کے نیچے بیٹھے ہوئے بخاری پڑھانے میں لگے ہیں لیکن عوام کی ساری زندگی کا چلہ علماء کے دس برس کے چلہ سے کم ہی رہتا ہے۔ دس برس کا مسلسل چلہ کھینچو' دس سال میں عالم ہوتے ہیں تب پتہ چلے گا کہ یہ چلہ کتنا مجاہدہ کا ہے اور اگر حافظ قرآن ہے تو تین سال اور لگالیں اس طرح تیرہ سال تک بیچارے پڑھتے رہتے ہیں مگر صرف ایک کمی ہے

اب وہ بھی بتائے دیتا ہوں اپنی برادری کی بھی بات بتاؤں گا اگر چہ وہ بھی ہماری برادری ہے یہ بھی ہماری برادری ہے یعنی اہل تبلیغ' اہل مدارس' اہل خانقاہ سب ہماری ہی برادری ہے۔ حق بات پیش کرنے سے شرماؤں گا نہیں اور نہ ڈروں گا چاہے مولوی بھی ناراض ہو جائیں۔

میں کہتا ہوں کہ عالم کے معنی ہیں جو اللہ کو جانتا ہو اور باعمل ہو اس کے دل میں اللہ کی خشیت ہو اور اس کے نفس کا تزکیہ ہو چکا ہو یعنی اخلاق رزیلہ سے پاک ہو گیا ہو ورنہ علم کا عطر تو تیرہ سال میں حاصل کیا مگر دل کی شیشی صاف نہیں کی۔ اگر آپ کو دس ہزار روپے تولہ والا خالص عود کا عطر لینا ہے تو آپ کس شیشی میں لیتے ہیں؟ جس شیشی میں کتے بلی کا گو لگا ہوا ہو اس میں آپ عطر لیں گے؟ اسی طرح تیرہ سال میں جو قرآن وحدیث کا عطر حاصل کرتے ہیں ان پر اپنے قلب کی شیشی کا تزکیہ بھی فرض ہے اگر تزکیہ نہیں ہوتا تو پھر یہ علم روپیوں سے' جاہ سے' عزت سے' مال سے' ذرا ذرا سی بات سے بک جاتا ہے۔ جب تزکیہ نہیں ہوتا تو دل میں دردِ محبت بھی نہیں ہوتا' بیان میں مزہ اور تاثیر نہیں ہوتی لہٰذا علماء کی عظمت کے باوجود بعض میں جو کمی ہے وہ بھی عرض کر دیتا ہوں کہ اگر یہ اپنے قلب کی شیشی کی دھلائی کر لیں اور تزکیہ کرا لیں تو پھر ان کے عطر کی خوشبو اڑے گی کیونکہ ماشاء اللہ ان کے پاس قرآن وحدیث کا عطر تو ہے ہی بس قلب کی شیشی صاف کروانے کی ضرورت ہے۔

جب علماء اہل اللہ ومشائخ سے تعلق کرتے ہیں اور اپنا ہاتھ کسی اللہ والے کے ہاتھ میں تزکیہ کیلئے دے دیتے ہیں اور وہ مشائخ دیکھتے ہیں کہ اس عالم کے دل میں کچھ بڑائی آ گئی ہے تو اس کو مجاہدہ کراتے ہیں تاکہ ان کے نفس سے تکبر نکل جائے علم کا احساس نکل جائے علم کا نشہ اتر جائے اور عوام کو یہ حقیر نہ سمجھیں۔ چنانچہ ہمارے تمام بزرگانِ دین اور بڑے بڑے علماء نے بزرگوں کی جوتیاں اٹھائیں اور نفس کا تزکیہ کرایا اسی لئے ان کا سارے عالم میں ڈنکا پٹ گیا' ان کے علم کی خوشبو سارے عالم میں پھیل گئی۔ (مواعظ جلد ۸)

سبق - 72　تبتل کی حقیقت

تصوف کا ایک مسئلہ ہے۔ وَتَبَتَّلۡ اِلَیۡهِ تَبۡتِیۡلًا کہ سب سے کٹ کر اللہ سے جڑنا۔ اس آیت کے ذیل میں حکیم الامت تفسیر بیان القرآن میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد جنگلوں میں جا کر جوگی اور سادھو بننا نہیں ہے' بال بچوں کی پرورش میں' تجارت گاہوں

یں اور اپنے احباب میں آپ تبتل کا مقام اس طرح حاصل کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تعلق کو علاقہ خداوندی کو، تعلق مع اللہ کو، اللہ کی محبت اور تعلق کو تمام تعلقات ما سوا اللہ پر تمام مخلوق کے تعلق پر غالب کر دیں، کھانے پینے کی محبت، مرغی اڑانے اور ٹھنڈے پانی کی محبت پر اللہ تعالیٰ کی محبت کو غالب کر لو یعنی اللہ کی محبت اکیاون فیصد کر لو بس تبتل کا مقام مل گیا اللہ کے تعلق کو اپنے اوپر غالب کر لو تا کہ زمانہ تم کو مغلوب نہ کر سکے۔ علاقہ خداوندی کو تعلقات مخلوق پر غالب کرنے کا نام تبتل ہے جو آپ مخلوق میں حاصل کر سکتے ہیں اس کیلئے جنگل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام میں سادھو بننا نہیں سکھایا۔ لہٰذا اس آیت سے دو مسئلے ثابت ہو گئے۔ نمبر ایک ذکر اسم ذات اور نمبر دو وتبتل الیہ تبتیلا کہ سب سے کٹ کر آپ اللہ سے جڑ جایئے یعنی قلب کے اعتبار سے۔ یہ حکم جسم کے اعتبار سے نہیں ہے۔ بس قلب کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے چپکائے رکھو۔

میرے مرشد ثانی حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہندوستان میں ستر مدرسے چلا رہے ہیں۔ ان کے مدرسہ کے بچہ بچہ کو یہ سبق یاد ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت کے کیا فوائد ہیں؟

نمبر۱۔ ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

نمبر۲۔ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھتی ہے۔

نمبر۳۔ دل کا زنگ دور ہوتا ہے لہٰذا اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ بغیر معنی سمجھے قرآن پاک کی تلاوت فضول ہے تو وہ یا تو جاہل ہے یا بددین ہے کیونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پاک کے ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور فرمایا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ یہاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الم کی مثال دی جس کے معانی کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے زبان نبوت سے یہ مثال کیوں نکلوائی؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں مستقبل کا یہ فتنہ تھا کہ مستقبل میں ایسے لوگ آئیں گے جو یہ کہیں گے قرآن کو بغیر سمجھے پڑھنا فضول ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بواسطہ زبان نبوت الم کی مثال دی تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ بغیر معنی سمجھے بھی قرآن پاک کے ہر حرف پر ثواب ملتا ہے بڑے سے بڑا عالم بھی اس کے معنی نہیں بتا سکتا۔ یہی کہے گا واللہ اعلم بمرادہ ذالک اللہ ہی اس کے معنی جانتا ہے۔ (مواعظ جلد ۸)

پُر لطف زندگی کا دستور العمل

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ومن اعوض عن ذکری جو میری یاد کو چھوڑ دے گا' میرے ساتھ غفلت کا معاملہ کرے گا۔ میری نافرمانی سے منہ کالا کرے گا اس کا انجام کیا ہوگا؟ فان له معيشة ضنكا یاد رکھو اس کی زندگی تلخ کر دی جائے گی۔ یہ شاہانہ کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں اس کی زندگی تلخ کر دوں گا۔ دنیاوی بادشاہوں کا کلام بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ بادشاہ کہتا ہے کہ مجرم کو سزائے موت دی جائے گی' اس کو کوڑے لگائے جائیں گے' اس کو جوتوں سے پٹوا دیا جائے گا۔ بادشاہ یہ نہیں کہتا کہ میں اس کو کود کود کر جوتے لگاؤں گا۔ اللہ تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے' سوچو کہ کیا شاہانہ کلام ہے فرماتے ہیں۔ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا پس اس کی زندگی تلخ کر دی جائے گی اور جب انعام دینا ہوتا ہے تو بادشاہ کہتے ہیں کہ مابدولت اس کو یہ انعام دیتے ہیں تو ملک الملوک کا کلام دیکھئے فرماتے ہیں فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ہم اس کو بالطف زندگی دیں گے یعنی مزے دار زندگی دیں گے۔ دوستو! اللہ کا وعدہ سچا ہے یا شیطان کا وعدہ سچا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے کہ اگر تم نیک بن گئے' اللہ والے بن گئے' متقی پرہیز گار بن گئے' گناہوں کو چھوڑ دیا میرے فرمانبردار ہو گئے تو میں تم کو ضرور بالضرور بالطف زندگی دوں گا۔ وہ ظالم ہے جو اللہ کے بتائے ہوئے راستہ کو چھوڑ کر وی سی آر' سینما اور ٹیلی ویژن میں مزہ تلاش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن پاک میں فرما رہے ہیں جو میرا فرمانبردار ہوگا اور گناہوں کی حرام لذتوں کو چھوڑ کر نیک عمل کرے گا اس کو میں مزے دار زندگی دوں گا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ کے وعدہ پر ایمان لاؤ' نفس و شیطان کے وعدہ کو چھوڑو' ان کے وعدے جھوٹے ہیں' معاشرہ کوئی چیز نہیں ہے۔ معاشرہ کچھ بھی بکتا رہے جو ہمارا اللہ فرماتا ہے وہ سچا ہے باقی سب جھوٹے ہیں۔ امریکہ' جاپان' روس کے چکر میں مت آؤ۔ اللہ کے وعدہ پر ایمان لاؤ کہ جو اللہ کا فرمانبردار ہوتا ہے اس کی بات پر عمل کرتا ہے اس کو راضی رکھتا ہے اور اس کی ناراضگی سے بچتا ہے۔ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ لامِ تاکید با نون ثقیلہ سے فرما رہے ہیں کہ میں ضرور ضرور اس کو بالطف زندگی دوں گا۔ حضرت والا نے روتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اگر نون خفیفہ سے بھی فرماتے تو بھی بہت تھا لیکن ہماری نالائقی کی وجہ سے نون ثقیلہ سے بیان کیا کہ ہم نالائقوں کو یقین آ جائے۔ یارو

کہاں گناہ میں مزہ تلاش کرنے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو فرمارہے ہیں کہ میری فرمانبرداری میں مزے دار زندگی ہے اور تم میری نافرمانی میں مزے تلاش کرتے ہو۔ نافرمانوں کی زندگی کو حیات نہیں فرمایا مَعِیۡشَۃً فرمایا کہ ان کا جینا ہے جانوروں کا سا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میرے ولی صرف وہ ہیں جو گناہوں سے بچتے ہیں۔ یہ کیا بات ہے تہجد پڑھ رہے ہو، تقریر کررہے ہو اللہ کے نام پر امت سے دعوتیں اور حلوے مانڈے کھا رہے ہو مگر گناہ کیوں نہیں چھوڑتے ہو۔ اللہ کی نافرمانی کیوں کرتے ہو۔ بس یاد رکھو اللہ کی ولایت اور دوستی تقویٰ پر ہے۔ اللہ کی نافرمانی چھوڑنے پر ہے۔ تہجد پڑھنے پر نہیں ہے، نفلی روزہ رکھنے پر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ میرا کوئی ولی نہیں ہے مگر متقی بندے جو گناہ چھوڑ دیتے ہیں جو نافرمانی نہیں کرتے۔ اگر کبھی گناہ ہو جاتا ہے بشری کمزوری سے مغلوب ہو گئے تو روتے روتے اپنے ناک میں دم کر دیتے ہیں کیونکہ حسینوں کی دم میں ناک لگائی تھی تو اب روتے روتے اپنے ناک میں دم کرو۔ اگر کبھی گناہ ہو جائے تو اس قدر روؤ کہ فرشتے بھی کانپنے لگیں، عرش الٰہی بھی تمہارے آہ و نالوں سے ہل جائے، آہ و نالوں سے، ندامت سے رونے سے اللہ تعالیٰ صرف معاف ہی نہیں کرتے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ بے غیرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات میں دبے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے شرم نہیں آتی خاص کر وہ لوگ جو خانقاہی ٹوپی پہنے ہوئے ہیں اور بدنظری کرتے ہیں، لباس صالحین کا اور کام فاسقین کا۔ اللہ سے شرم کرو اللہ سے عہد کرو ہم سب عہد کریں کہ اے اللہ! ہم عہد کرتے ہیں کہ آئندہ کبھی آپ کو ناراض نہیں کریں گے چاہے جان نکل جائے مگر نافرمانی نہیں کریں گے۔ (پردیس میں تذکرہ وطن)

....

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ، مجھے کام اپنے ہی کام سے
ترے ذکر سے، تری فکر سے، تری یاد سے، ترے نام سے

جگر مرادآبادی

شادی مقصد حیات نہیں

اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں فرمایا کہ میں نے تمہیں اس لئے پیدا کیا ہے کہ تم جماع کرتے رہو وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیُجَامِعُوۡنَ تو نہیں فرمایا لیعبدون فرمایا۔ عبادت کیلئے ہم کو پیدا کیا ہے تو عبادت میں لگو بیوی کے ساتھ جماع کرنا مقصد حیات نہیں ہے۔ اس کو ضرورت کے درجہ میں رکھو۔ بیوی کو مقصد حیات نہ بناؤ اور یہ مقصد حیات ہو بھی کیسے سکتا ہے اگر مقصد حیات ہے تو انزال کے بعد کیوں منہ چھپا کر بھاگتے ہو اور ناپاک ہو جاتے ہو۔ جو چیز ناپاک کر دے وہ جائز بھی ہو لیکن مقصد حیات نہیں ہو سکتی۔ بیوی اگر کم خوبصورت ہے تو اچھا ہے زیادہ دیر اللہ کے ذکر میں لگاؤ ورنہ بیوی ہی کو دیکھتے رہو گے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بہت حسین تھے لیکن بیوی ایسی تھی جس پر حسن کا اطلاق ہی نہیں ہوتا تھا ایک طالب علم کی نظر پڑ گئی تو وہ رونے لگا کہ استاد آپ کی تو قسمت خراب ہو گئی جتنے آپ حسین ہیں بیوی اتنی ہی بدصورت ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بے وقوف روتا کیا ہے اگر بیوی حسین ہوتی تو اسی کے پاس بیٹھا رہتا نہ تم کو پڑھاتا نہ یہ کتابیں لکھتا جو لکھ رہا ہوں۔ یعنی زیادات، مبسوط، سیر کبیر، سیر صغیر، جامع صغیر، جامع کبیر پھر فرمایا کہ اللہ جس سے دین کا کام لیتا ہے اس کو مٹی کے کھلونوں میں مشغول نہیں ہونے دیتا، یہ تکوینی انتظام ہوتا ہے۔

پرندہ چاہے رات دن اللہ اللہ کرے لیکن ولی اللہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اس ذکر پر مجبور ہے اس کو اختیار نہیں کہ اس کے خلاف کر سکے۔ ولی اللہ صرف انسان یا جنات ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کو اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے تو عبادت کریں اور اگر نہ چاہیں تو نہ کریں۔ عبادت پر ثواب ہے اور نافرمانی پر عذاب ہے۔ اس اختیار کے باوجود جب بندہ عبادت کرتا ہے اور نافرمانی سے بچتا ہے تو اللہ کا ولی ہو جاتا ہے جو انسان اللہ کا نام لیتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے وہ ولی اللہ ہو جاتا ہے اور جو گناہوں سے نہیں بچتا چاہے دن رات تلاوت اور ذکر کرے وہ اللہ کا ولی نہیں ہے۔

اِنۡ اَوۡلِیَآءُ ہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارا کوئی ولی نہیں ہے مگر جو گناہوں سے بچتے ہیں اس لئے بس گناہوں سے بچو خصوصاً اپنی آنکھوں اور دل کو محفوظ رکھو۔ آنکھ سے کسی حسین کو نہ دیکھو نہ دل میں اس کا خیال پکاؤ۔ آسانی سے ولی اللہ ہو جاؤ۔

اللہ کے راستہ میں کبھی ایسے حالات گزرتے ہیں کہ مخلوق سے دور ہو کر جنگلوں میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی توفیق ہو جاتی ہے مخلوق سے دور ہو کر تنہائی میں اللہ کو یاد کرنے کی توفیق اللہ ہی کا احسان ہے۔ ما اصابک من حسنة فمن الله جو نیکی ہو جائے وہ اللہ کی طرف سے اللہ کا انعام ہے اپنا کمال مت سمجھو وما اصابک من سیئة فمن نفسک اور جو برائی ہو جائے جو شرارت' جسارت' حرارت اور حماقت ہو جائے اس کو اپنے نفس کی نالائقی سمجھو۔ تنہائی میں اللہ کو یاد کرنے کا مزہ کچھ اور ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی مخلوق میں کام لینا چاہتے ہیں تب تنہائی میں بیٹھنے کا ذوق ختم ہو جاتا ہے' پھر اسے تنہائی نہیں انسان چاہئے۔ یہاں جو چار سو کلومیٹر کا بڑا جنگل ہے جس میں بڑے بڑے ہاتھی اور شیر وغیرہ ہیں ایک دو بار دیکھا اس کے بعد پھر لوگوں نے کہا کہ چلئے جانوروں کو دیکھئے میں نے کہا کہ میں یہاں جانوروں کو دیکھنے کیلئے نہیں آیا ہوں' انسانوں پر محنت کرنا ہے' انسان کامل بننا اور بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس سے کام لینا چاہتے ہیں مخلوق میں اس کی مقبولیت اور شہرت ہو جاتی ہے اور اس کو اس میں اختیار نہیں ہوتا۔ وہ مقبول اور مشہور ہونے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ تو چاہتا ہے کہ میں چھپ کے رہوں لیکن جس سے اللہ تعالیٰ اپنے دین کا کام لینا چاہتے ہیں۔ اپنے بندوں کے دلوں میں اس کے متعلق حسن ظن پیدا کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے علامہ اس کے سامنے فنائیت کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ساری دنیا کے درخت قلم بن جائیں۔ سوچئے کہ ایک درخت میں کتنے قلم بنیں گے پھر ساری دنیا کے درختوں کے کتنے قلم ہوں گے تو ساری دنیا کے درخت قلم بن جائیں اور یہ سمندر اور ایسے سات اور سمندر روشنائی بن جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف ختم نہیں ہو سکتی تو ہم اپنی دس بیس تصنیف کو جو اہمیت دیتے ہیں کہ واہ رے ہم واہ رے ہم' واہ رے میں واہ رے میں یہ بکری کی طرح میں میں کرنا حماقت ہے۔ ہم اپنی محدود طاقتوں سے اللہ کی تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات غیر محدود ہیں۔ ساری دنیا کے درختوں کے قلم بن جائیں اور یہ سمندر اور ایسے سات اور سمندر روشنائی بن جائیں تو کتنی کتابیں تیار ہوں گی؟ اتنی تم لکھ سکتے ہو؟ اس لئے اپنی کتابوں کو زیادہ اہمیت نہ دو۔ دینی خدمات کی دو حیثیت ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ نے مجھ پر کرم کیا کہ مجھ سے دین کا کام

لے لیا یہ اللہ کا احسان ہے جس پر ان کا شکر ادا کرتا ہوں لیکن دینی خدمات کو یہ حیثیت دینا کہ اللہ کا حق ادا ہو گیا۔ سخت حماقت ہے۔ اللہ سے ڈرو اور یوں کہو کہ اے اللہ! میری تصنیفات' میری تالیفات' میری تقاریر آپ کی عظمت کا حق ادا نہیں کر سکتیں۔ مجھ کو اس آیت سے بہت فائدہ پہنچا۔ کبھی اپنے کمرہ میں کتابوں کی قطار پر نظر پڑتی تھی تو خیال ہوتا تھا کہ ماشاء اللہ بہت کام ہو گیا لیکن اب اللہ کا شکر تو ادا کرتا ہوں لیکن یہ کہتا ہوں کہ اے اللہ! آپ کی معرفت اور آپ کی تعریف کا کچھ حق ادا نہیں ہوا اور ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک ہزار برس کی بھی زندگی ملے تو ساری دنیا کے درختوں کے قلم اور سات سمندروں کی روشنائی سے کوئی لکھ سکتا ہے؟ ہزار برس کیا دس ہزار برس بھی زندہ رہے تو نہیں لکھ سکتا۔ میرے شیخ اول حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ کرتے رہو اور ڈرتے رہو۔ نہ اتنا کرو کہ ڈرنا چھوڑ دو اور نہ اتنا ڈرو کہ کرنا چھوڑ دو۔ واہ واہ اللہ والوں کی باتوں میں کیا اثر ہوتا ہے۔ (پردیس میں تذکرہ وطن)

سبق - 75 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خاص اعزاز

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام دونوں حاضر ہوئے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرے میں آنے کی اجازت مانگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ اور کسی نبی سے کمرہ میں آنے کی اجازت نہیں لی گئی۔ روح نکالنے کی اجازت تو ہر نبی سے مانگی گئی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا کہ بغیر اجازت عزرائیل علیہ السلام کمرہ میں داخل نہیں ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بذریعہ جبرئیل علیہ السلام اجازت لی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا یہ نظر مستشیرا تھی یعنی مشورہ لینے کیلئے تھی کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا **اللہ مشتاق الیک** ۔ اللہ آپ کا مشتاق ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا **اللھم الرفیق الاعلی**. پھر حضرت عزرائیل علیہ السلام نے روح قبض کر لی۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق بڑھانے کیلئے ہے۔ **اللھم الرفیق الاعلی** اے اللہ! آپ سب سے بہترین دوست ہیں۔ (پردیس میں تذکرہ وطن)

سنت عمر رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بخار آیا تو آپ ہائے ہائے کررہے تھے۔ایک صحابی نے عرض کیا کہ آپ اتنے بڑے بہادر صحابی ہیں اور بخار میں ہائے ہائے کررہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخار اسی لئے دیا ہے کہ میری ہائے ہائے سنیں' میری پہلوانی دیکھنے کیلئے مجھ کو بخار نہیں دیا کہ میں بہادر بن جاؤں اور کہوں کہ یا اللہ مجھے اور بخار دے دو۔ میں پہلوان ہوں میں ہائے ہائے نہیں کروں گا۔اس سے معلوم ہوا کہ بیماری میں ہائے ہائے کرنا بندگی کا تقاضا ہے اور سنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ عزیمت پر عمل کرنے میں عجب و کبر کا خطرہ ہے کہ بڑا بہادر ہوں' بڑا نیک ہوں' بیماری میں بھی مسجد جارہا ہوں' خطرہ ہے کہ اس سے دل میں بڑائی آجائے اور رخصت پر عمل کرنے پر قلب ٹوٹا رہتا ہے کہ ہم سے تو کچھ ہوتا نہیں۔ہم کسی قابل نہیں لہٰذا رخصت پر عمل کرو تاکہ دل میں عاجزی رہے اور ہماری عاجزی پر اللہ کو رحم آجائے۔

ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ کسی بندہ کا مقام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت اونچا لکھا رہتا ہے لیکن وہ اپنے عمل سے اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالیٰ اس کو کوئی مصیبت دے دیتے ہیں اس کے جسم میں یا اولاد میں اور پھر اس کو صبر کی طاقت بھی دیتے ہیں۔ثم صبرہ علیٰ ذالک اس مصیبت پر برداشت کی طاقت بھی دے دیتے ہیں ایسے ہی نہیں چھوڑ دیتے کہ جاؤ مرو بلکہ صبر کی حالت بھی دیتے ہیں۔

درد از یار است ودرماں نیز ہم   دل فدائے اوشد و جاں نیز ہم

درد بھی دوست کی طرف سے ہے اور درماں بھی دوست کی طرف سے ہے۔ایسے مالک پر جان ودل قربان کرنا چاہئے یہ ایسا ہی ہے کہ امتحان بھی لیا اور پاس بھی کردیا اور درجہ بھی بلند کردیا۔اتنا عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ بعض بندوں کو اللہ تعالیٰ مصیبت دے کر اس مقام پر پہنچادیتے ہیں جہاں وہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ سکتے۔

آخر میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ جو زخمی ہیں سب کو مکمل صحت عطا فرمادے اور ہم سب کو ایکسیڈنٹ سے بچائے اور سب کو محفوظ و مامون فرمائے اور سب کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ نصیب فرمادے جسمانی بھی اور روحانی بھی کیونکہ جسم کی صحت کیلئے روح کی صحت لازم

نہیں۔کبھی جسم صحت مند ہوتا ہے مگر روح بیمار ہوتی ہے اور گناہوں کا ذوق رہتا ہے اسی برس کا بڈھا بھی ہو جائے گا تب بھی کہتا ہے کہ اگر کچھ نہ کرسکوں گا تو لپٹا چپٹا کر بوسہ زنی کروں گا چاہے گالیاں بھی ملیں۔ گال کیلئے گالیاں برداشت کروں گا۔ اس لئے نفس پر کسی عمر میں اعتبار نہ کرو کہ میرے بال سفید ہو گئے اب اسے شرم آئے گی نفس میں شرم کا تصور بھی نہیں ہوسکتا نفس اپنی فطرت سے بے شرم واقع ہوا ہے۔ یہ تو اللہ والوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ روحانیت کو غالب کردیتا ہے اس لئے شرم و حیا آجاتی ہے مگر شرم و حیا نفس کی ذاتی خصوصیت نہیں ہے۔ **نفس من حیث هی هی امارہ بالسوء** ہے مگر جس پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہو جائے اور رحمت کا سایہ اسی پر ہوتا ہے جو لعنت کے سائے سے بچتا ہے۔ **لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ** بدنظری سے لعنت برستی ہے لعنت سے پھر رحمت کا سایہ ہٹ جاتا ہے پھر نفس زنا اور لواطت میں مبتلا ہو جاتا ہے لہٰذا بڈھے سے بڈھے کو بھی بے فکر نہیں ہونا چاہئے۔ **اللھم واقیۃ کواقیۃ الولید** اے اللہ! جیسے ماں چھوٹے بچے کی حفاظت کرتی ہے ایسے ہی آپ میری حفاظت فرمائیے۔ (پردیس میں تذکرہ وطن)

سبق -77　اسلامی آداب سے زندگی، بندگی بنتی ہے

ادب کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اس وسعت میں مکان کا ادب بھی ہے، کتاب کا ادب بھی ہے اور شخصیت کا ادب بھی۔ مکان کا ادب یہ کہ انسان جس جگہ ہو اس جگہ کے بارے میں اسلامی احکام کو پیش نظر رکھے۔ مثلاً مسجد میں ہو تو مسجد کے احکام کا استحضار رہے، وہاں دنیوی باتیں نہ ہوں۔ کتاب کا ادب یہ کہ اسے اپنا استاد جانے اور ایک اُستاذ کی جو توقیر تعظیم ہوتی ہے اسے بجالائے۔

شخصیت کا ادب یہ ہے کہ اس سے رشتہ اور تعلق کی جو بھی نوعیت ہے اس کے پیش نظر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاملہ کرے۔ مثلاً باپ کو باپ کا مقام دے، اُستاذ اور پیر سے اس کے رتبہ اور درجہ کے لحاظ سے سلوک کرے۔ بیٹا، بیوی، بھائی، بہن، احباب اعزہ پڑوسی ہر ایک سے تعلق میں اس کی حیثیت کا خیال رکھے۔ عبادات، لین دین، رہن سہن اور کھانے پینے کے بھی کچھ اسلامی آداب ہیں۔ ان آداب کی رعایت ہی سے زندگی بندگی بنتی ہے، ورنہ یہ زندگی شرمندگی کے سوا کچھ نہیں۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

صحبت صالح کی فرضیت

فادخلی فی عبادی میں اللہ تعالیٰ نے بہت فائدے رکھے ہیں۔ پہلے اپنے خاص بندوں سے ملایا تا کہ جنت کی نعمتوں میں بندے کہیں ایسے مشغول ہو جائیں کہ نعمت دینے والے کو بھول جائیں اس لئے پہلے میرے خاص بندوں میں جاؤ جو اللہ کو دل میں لئے ہوئے ہیں۔وہ جنت میں بھی اللہ کا ذکر کریں گے تو مزید یقین آجائے گا کہ جہاں ہم جارہے ہیں وہ جنت اور جنت کی نعمتیں سب اللہ کی دی ہوئی ہیں۔اس لئے پہلے اپنے خاص بندوں سے ملاقات کرائی تا کہ اہل جنت کا ایمان اور تعلق مع اللہ اور مضبوط ہو جائے اور جنت میرے اللہ نے دی ہے۔اللہ والوں کے پاس رہنے سے اللہ یاد آتا ہے تو فادخلی فی عبادی سے اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنی یاد دلائی کہ پہلے مجھ کو یاد کرو پھر میری نعمت کو استعمال کرو۔میری نعمت کے استعمال کرنے کا پورا مزہ اس وقت آئے گا جب میرا تصور بھی رہے گا کہ میرے اللہ نے اس کو دیا ہے یہ حوریں میرے اللہ کی بنائی ہوئی ہیں یہ محل باغات اور نہریں سب اللہ نے دی ہیں۔معلوم ہوا کہ اپنے صالحین متقین بندوں کی ملاقات اس لئے کرائی کہ ان کی صحبت سے اللہ کی محبت بدرجہ اتم حاصل ہوگی تب جنت کی نعمت کی بھی قدر ہوگی۔جتنی نعمت دینے والے کی محبت ہوگی اتنی ہی نعمت کی لذت بڑھ جائے گی اگر کوئی دشمن دعوت کردے تو اس کے کھانے میں مزہ آئے گا؟ اور اگر دوست دعوت کردے تو اس کی دعوت میں مزہ آتا ہے کہ نہیں اور اگر کوئی بہت ہی گہرا دوست دعوت کردے تو گہرا مزہ آئے گا۔تو اللہ والوں کی صحبت سے اللہ تعالیٰ کی جتنی معرفت حاصل ہوگی اتنا ہی جنت کا مزہ زیادہ آئے گا۔فادخلی فی عبادی کا ایک راز یہ ہے کہ جنت میں اللہ کی صحبت سے جنتیوں کی معرفت و محبت الٰہیہ میں اضافہ ہوگا اور جنت کا لطف بڑھ جائے گا۔

تصور کیجئے کہ گھر میں کوئی نہ ہو اور سب نعمتیں ہوں بریانی بھی ہو، پلاؤ بھی ہو، کباب بھی ہو، قورمہ بھی ہو، پھل بھی ہوں، کیلا بھی ہو لیکن اکیلا ہو، گھر میں کوئی اور فرد نہ ہو تو گھبرا جائے گا۔اسی لئے ہمارا نام اللہ نے انسان رکھا ہے کیونکہ انسان انس سے ہے، انس معنی محبت اس لئے انسان کو جنگل میں اکیلا چھوڑ دو جہاں اس سے بات کرنے والا کوئی نہ ہو تو وحشت اور گھبراہٹ میں مبتلا ہو جائے گا۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری فطرت کی رعایت فرمائی اور جنت میں بھی اکیلا نہیں رکھا بلکہ پہلے اپنے خاص بندوں سے ملنے کا حکم دیا کیونکہ اگر جنت میں تمام نعمتیں ہوتیں لیکن میرے بندے نہ ہوتے تو تم گھبرا جاتے اس لئے پہلے میرے خاص بندوں سے ملو پھر جنت کی نعمتیں بھی استعمال کرو۔(پردیس میں تذکرہ وطن)

صحبت صالح کی اہمیت

حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کا کسی بزرگ سے تعلق نہیں ہے اور پیر بناتے ہوئے شرم آتی ہے ان کو چاہئے کہ وہ کسی کو اپنا مشیر بنالیں۔ دین کے معاملہ میں کسی بزرگ سے مشورہ کر کے عمل کرتے رہیں۔ نفس کی اصلاح کے بارے میں مشورہ لیتے رہیں اور عمل کریں۔ اصلاح کیلئے اتنا ہی کافی ہے، بیعت ہونا بھی کوئی ضروری نہیں۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیملپوری شیخ الحدیث تھے، مرید نہیں ہوئے تھے۔ حضرت حکیم الامت مجددالملت تھانوی رحمہ اللہ سے اصلاح کا تعلق قائم کیا اور ایک مدت بعد جب حضرت شیخ تھانوی نے دیکھا کہ قلب مجلی ہو گیا نفس کی اصلاح ہو گئی خلافت عطا فرمادی۔ مولانا کیملپوری نے عرض کیا حضرت میں تو آپ کا مرید بھی نہیں ہوں اور آپ مجھے خلافت عطا فرما رہے ہیں۔ فرمایا کہ اصلاح نفس تو فرض ہے اور بیعت سنت ہے۔ آپ نے تو فرض کام کیا ہے۔ لاؤ اب بیعت بھی کر لیتے ہیں۔ تو مریدی بعد میں ہوئی اور خلافت پہلے ملی۔ معلوم ہوا کہ اصلاح نفس فرض ہے جیسے نماز فرض ہے، روزہ فرض ہے، زکوۃ فرض ہے اور ظاہر ہے کہ فرض کی اہمیت سنت سے زیادہ ہوتی ہے۔

ایک عالم کے سامنے حضرت حکیم الامت تھانوی نے فرمایا کہ ہر شخص کو کسی اللہ والے سے تعلق قائم کرنا ضروری ہے تو انہوں نے کہا کہ صاحب ضروری کیوں ہے فرمایا کہ فرض عین ہے۔ اس لئے کہ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ یہ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کا بدل ہے اور بدل کی چار قسموں میں سے بدل الکل ہے اور بدل ہی مقصود ہوتا ہے تو اللہ کا راستہ منعم علیہم کا ہاتھ پکڑنے سے طے ہوتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب کا شعر ہے۔

ملنے والوں سے راہ پیدا کر　　ان سے ملنے کی ہے یہی اک راہ
وہی ڈھونڈتے ہیں جو ہیں پانے والے　　انہیں کو وہ ملتے ہیں جن کو طلب ہے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو عالم میرے پاس لاؤ ایک وہ جو اللہ والوں کی جوتیاں اٹھائے ہوئے ہے انکا تربیت یافتہ ہے اور دوسرا وہ عالم جس نے اہل اللہ کی صحبت نہیں اٹھائی اور مجھے مت بتانا کہ کون سا عالم صحبت یافتہ ہے اور کون سا نہیں، میں پانچ منٹ میں بتادوں گا کہ یہ صحبت یافتہ ہے اور یہ نہیں ہے۔ (مواعظ جلد ۱)

صحبت کی ایک عجیب مثال

میں نے الہ آباد میں عرض کیا تھا اور مدینہ شریف میں بھی حاجی سلیمان صاحب کے یہاں کہ دیکھئے دو آملے درخت سے گرے اوران کا مربی یعنی حلوائی ان کے پاس پہنچا اور کہا کہ میں آپ کا مربہ بنانا چاہتا ہوں دونوں نے سوال کیا کہ مربہ بنانے کیلئے آپ ہمارے ساتھ کیا برتاؤ کریں گے؟ اس نے کہا کہ پہلے ایک بڑی سوئی سے تمہیں کچوکوں گا اور تمہارا کسیلا اور کھٹا پانی نکالوں گا یعنی پہلے تمہارا تزکیہ کروں گا۔ اس کے بعد پھر تمہیں شیرے میں ڈالوں گا اور تمہیں مرتبان میں رکھوں گا اس کے بعد تمہاری حیثیت اور قیمت بڑھ جائے گی اس کے بعد صدر اور وزیراعظم اور بادشاہ بڑے بڑے علماء اور مفتی اعظم جو دل کے مریض ہوں گے وہ تمہیں کھائیں گے اور تم ان کے دل کی قوت بنو گے۔ ایک آملہ نے کہا جب یہ بات ہے تو میں مجاہدہ کو قبول کرتا ہوں۔

دوسرے نے کہا صاحب! واہ یہ بھی کوئی بات ہے بندہ ہوکر بندہ کی غلامی لاحول ولا قوۃ الا باللہ

نہ بندہ ہو کسی بندے کے بس میں   تڑپ کر رہ گئی بلبل قفس میں

مجھے قفس میں نہیں رہنا' میں آزادی اور مطلق العنانی چاہتا ہوں۔ مجھے کسی انسان کی غلامی اور تابعداری کی ذلت گوارا نہیں تو اس مربی نے کہا ٹھیک ہے آپ پڑے رہئے یہیں وہ آملہ درخت کے نیچے پڑا رہا سورج کی شعاعوں نے اس کو کالا کر دیا اس کی صورت بھی بگاڑ دی۔ سیرت بھی بگاڑ دی۔

پھر ایک بنیا آیا جھاڑو سے سمیٹ کر ایک بورے میں بھر کر لے گیا اور بورے کو دکان میں ایک طرف پھینک دیا۔ کسی کو قبض ہوا' بنئے سے پوچھا کہ بھئی تر پھلا ہے۔ کہا کہ ہاں ہے لو بھائی آملہ ہرا بہیڑہ کو کوٹو اور پھانکو۔ ایک روپیہ میں پانچ سیر کے حساب سے بکا اور دافع فضلہ بنا یعنی پاخانہ دھکیلنے کی خدمت ملی۔ مربی سے اعراض وانکار کی بدولت یہ ذلیل مقام نصیب ہوا اور جس نے تربیت کرالی اور مجاہدہ کر کے مربہ بن گیا تو حکیم اجمل خان نے نواب رام پور کو نسخہ میں لکھا اب جو یہ غیر مربہ آملہ مربہ کو دیکھتا ہے تو حسد کرتا ہے کہ یہ تو وہی ہے جو میرے ساتھ درخت سے گرا تھا اسے یہ مقام کیسے نصیب ہو گیا کہ بڑے بڑے لوگ اس کے گرویدہ ہو رہے ہیں۔ (مواعظ جلد ۱)

اہل اللہ کا فیضان نظر

جو عالم کسی اللہ والے سے اپنے نفس کا تزکیہ کرا کے صاحب نسبت ہو جاتا ہے اس کی صحبت سے ہزاروں مردہ دل زندہ ہوتے ہیں اور امراض باطنی سے شفا پا کر اللہ والے بن جاتے ہیں اس وقت اس کے دو ساتھی جنہوں نے اپنی تربیت نہیں کرائی جب دیکھتے ہیں کہ اس کے سینہ میں درد بھرا دل عطا ہو گیا اس کی باتوں سے لوگ متاثر ہوتے ہیں اور خلق کثیر اس کی طرف رجوع کر رہی ہے تو وہ غیر تربیت یافتہ ساتھی اس پر حسد کرتے ہیں کہ یہ مولوی صاحب وہی تو ہیں جو ہمارے ساتھ شرح جامی پڑھتے تھے۔

بس انہوں نے چند دن فلاں بزرگ کی صحبت اٹھائی اور پیری مریدی کے چکر میں پڑ گئے۔ آج تو صاحب ان کا کیا پوچھنا ہے مزے آرہے ہیں۔ مرغوں کی دعوتیں ہو رہی ہیں، لوگ ہاتھ پاؤں چوم رہے ہیں لیکن وہ حسد کی آگ میں یہ نہیں سوچتے کہ آخر یہ لوگ تمہاری طرف کیوں رجوع نہیں کرتے اگر تم بھی اپنے نفس کا تزکیہ کرا کے اپنی خواہشات کی قید اور حب دنیا سے آزاد ہو جاتے تو تمہارا یہ حال نہ ہوتا۔ اب کیوں جلتے ہو جنہوں نے ہمیشہ اللہ کے لئے مجاہدے کئے اپنے نفس کی اصلاح کرائی مربی کی ڈانٹ ڈپٹ برداشت کی تب اللہ تعالیٰ کا تعلق خاص، نسبت خاص عطا ہوئی۔ انہیں انعامات کیوں نہ ملیں گے جو اپنے کو اللہ کیلئے جلاتا ہے ایک عالم کو خوشبو سے بساتا ہے۔

اور یہ مرغ کی دعوتیں اور لوگوں کی عزتیں ان کیلئے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں اگر انکے باطن کی حالت کا تم کو مشاہدہ ہو جائے کہ لاکھوں سلطنتیں ان کے سامنے ہیچ ہیں تو تم بھی اپنی جان کو مجاہدہ کی آگ میں ڈال دو گے بس تم بھی مجاہدے اٹھاؤ پھر دیکھو کیا ملتا ہے۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نسبت بزرگ تھے حالت جذب میں اللہ کے حضور میں مراقبہ میں بیٹھے تھے اچانک آنکھ کھلی ایک کتا گزر رہا تھا اس پر نگاہ پڑ گئی فرمایا جہاں جہاں وہ کتا جاتا تھا سب کتے اس کے سامنے ادب سے بیٹھ جاتے تھے پھر ہنس کر فرمایا کہ شیخ الکلاب ہو گیا ظالم تو جب اللہ والوں کی نظر کا جانوروں پر یہ اثر ہے تو میرے دوستو! کیا کہوں کہ انسانوں پر ان کی نگاہ کیا اثر کرتی ہوگی۔ (مواعظ جلد ۱)

غصہ کا شرعی علاج

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شخص نے لکھا کہ حضرت مجھ میں غصہ کا مرض ہے اس کا علاج عطا فرمایئے حضرت نے ان کو تحریر فرمایا کہ آپ لکھنو میں انوار بک ڈپو کے مالک مولوی محمد حسن کی خدمت میں جایا کیجئے کچھ عرصہ بعد اس شخص نے حضرت حکیم الامت کو لکھا کہ حضرت میرا غصہ جاتا رہا۔ میں مولوی صاحب کی خدمت میں جاتا رہتا ہوں لیکن انہوں نے تو کبھی غصہ کے متعلق مجھ سے کوئی نصیحت بھی نہیں کی۔ یہ کیا بات ہے کہ مجھے اتنا فائدہ ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیونکہ مولوی صاحب حلیم الطبع ہیں ان کے دل میں صبر وحلم اور برداشت کا مادہ بہت ہے۔ ان کے قلب کی صفت حلم آپ کے قلب میں منتقل ہوگئی۔

سورہ فاتحہ کی تفسیر معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع صاحب نے لکھا ہے کہ کتاب اللہ کو سمجھنے کیلئے رجال اللہ کی ضرورت ہے اور کتاب پر عمل کرنے کیلئے ہمت کا پٹرول بھی انہی مردان خدا کے سینوں سے عطا ہوتا ہے۔ اگر نبی وقت زندہ ہے تو نبی کے سینہ سے اور اگر نبی زندہ نہیں ہے دنیا سے تشریف لے گیا تو اس کے نائبین کے سینوں سے اور جنہوں نے رجال اللہ کو چھوڑ کر کتاب اللہ کو سمجھنا چاہا وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ صراط منعم علیہم کو چھوڑ کر دین نہیں مل سکتا۔

مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے یہی فرمایا تھا کہ ہم حاجی امداد اللہ صاحب سے جو مرید ہوئے ہیں تو ہم نے ان سے مسئلہ پوچھنے کیلئے مریدی نہیں کی مسئلہ تو حاجی صاحب ہم سے پوچھیں گے لیکن ہم نے جو کچھ پڑھا ہے اس پر عمل کرنے کیلئے توفیق اور ہمت کا پٹرول حاجی صاحب سے ہم لینے گئے تھے دیکھئے اتنے بڑے بڑے علما بھی اہل اللہ سے بے نیاز اور مستغنی نہیں ہوئے۔ بس سبق لینے کی بات ہے۔

تو میرے دوستو! اصلاح کیلئے کسی مصلح سے تعلق ضروری ہے لیکن اللہ والوں کی دوستی ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا اور ان کی صحبت میں رہنا ہی کافی نہیں ان کو اپنے حالات بتانا پھر ان کے مشوروں کو اتباع بھی ضروری ہے۔ صحبت کے حقوق بھی تو ہوتے ہیں یہ نہیں کہ ان کی مرغ کی دعوت کردی یا چائے پلا دی اور اصلی مکھن کھلا دیا اور سمجھے کہ ان کی صحبت کا حق ادا ہوگیا۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی وقت مقرر کر کے روزانہ کچھ

دیر اپنے عیوب کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے کہ کائنات میں سب سے زیادہ حقیر اور برا میں ہوں۔ اس سے تکبر کی جڑ کٹ جائے گی اور جب تکبر ختم ہو جائے گا تو غصہ بھی نہ آئے گا کیونکہ غصہ کا سبب تکبر ہی ہے اور غصہ کے وقت یہ سوچے کہ میں تو سب سے برا ہوں اس لئے اپنے سے بہتر پر غصہ کرنے کا مجھے کیا حق ہے۔

ایک وظیفہ بھی ہے جس سے غصہ میں کمی آجاتی ہے۔ ۲۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہر نماز کے بعد پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے اور کھانا کھانے کے وقت تین تین بار پڑھ کر کھانے پر بھی دم کر لے اور پانی پر بھی دم کر لے۔ اللہ کی شان رحمت کا اس پر ظہور ہو جائے گا کیونکہ مٹی سورج کی شعاعوں سے سفید اور روشن معلوم ہوتی ہے اور جہاں سورج کی شعائیں نہیں ہیں وہاں تاریک اور بے نور ہوتی ہے اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا آفتاب اس پر اپنی کرن ڈال دے گا رحمت کی کوئی شعاع آجائے گی ان شاء اللہ اور غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ یہ وظیفہ بزرگوں کا بتایا ہوا ہے۔

اور حضرت حکیم الامت نے فرمایا کہ گھر میں کسی کی موت آجانا یہ بھی اللہ کی رحمت ہے اس لئے کہ آج آپ اپنی اماں کے انتقال کو نہیں چاہتے' دل سے یہی چاہتے ہیں کہ میری اماں ابھی کچھ دن اور زندہ رہتی تو آپ کی اماں بھی یہی چاہتی کہ میری اماں بھی نہ مریں یعنی نانی۔ اور نانی بھی یہی چاہتی کہ میری اماں بھی نہ مریں تو اگر سب کی آرزو اللہ پوری کر دیتا تو نتیجہ یہ ہوتا کہ ایک گھر میں زیادہ نہیں صرف پانچ نانے اور پانچ نانیاں لیٹی ہوں اور پانچ دادے اور پانچ دادیاں لیٹی ہوں کوئی پانچ سو برس کا ہے کوئی تین سو برس کا سب کے چار پائی پر پاخانے ہو رہے ہیں تو آپ نہ تو نوکری کر سکتے نہ اپنے بال بچوں کی پرورش کر سکتے۔ یہ ہمارے دو سو چالیس گز کے پلاٹ کیا ارے ہزار گز کے پلاٹ بھی ناکافی ہو جاتے پھر آپ تعویذ دباتے اور دعائیں کرتے کہ یہ جلدی سے مریں۔ اس لئے یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ لوگوں کو اپنے اپنے وقت پر پردیس سے وطن اصلی کی طرف منتقل فرماتے رہتے ہیں۔ جب بال سفید ہو گئے سمجھ لو کھیتی پک گئی اور کھیتی پک جانے کے بعد کسان کہاں کھیت میں چھوڑتا ہے۔

مولانا رومی فرماتے ہیں کہ جب بال سفید ہو جائیں تو ہوشیار ہو جاؤ کہ تمہاری زندگی

کی کھیتی پک چکی ہے لہٰذا تیار رہو اب کسی بھی وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام درانتی لے کر آئیں گے اور تمہاری زندگی کی کھیتی کاٹ لیں گے۔

مولانا رومی کا بھی کیا انداز بیان ہے فرماتے ہیں کہ جلدی جلدی تیاری کرلو کٹائی کا وقت قریب آچکا ہے۔

یہ غصہ بڑی خطرناک چیز ہے۔اس بیماری سے کتنے لوگوں کے گھر اجڑ گئے ایک شخص نے بارہ بجے رات کو میرے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا جب میں ناظم آباد میں رہتا تھا۔ مجھے بہت ناگوار ہوا کہ جس سے دنیا کا کوئی کام اٹکا ہوا سکے ساتھ یہ معاملہ نہیں کریں گے اور مولوی کا دروازہ جب چاہو کھٹکھٹادو۔اس نے کہا کہ صاحب بہت مجبوری میں آیا ہوں۔غصہ میں میں نے بیوی کو تین طلاق دے دی اب میرا غصہ جب ٹھنڈا ہوا تو میری نیند حرام ہوگئی ہے میرا تو ہارٹ فیل ہورہا ہے چھوٹے چھوٹے بچوں پر پیار آرہا ہے اور بیوی کی بھی یاد آرہی ہے۔ اب میں کیا کروں۔ میں نے کہا کہ تم نے تو تینوں تیر نکال دیئے دینا ہی تھا ظالم تو دو ہی طلاق دیتا ایک تیر تو اپنے پاس رکھتا۔ کہنے لگا کہ صاحب غصہ میں میں پاگل ہوگیا تھا غصہ میں پاگل ہوگئے تھے تو اب بھگتو۔طلاق تو ایسی چیز ہے کہ ہنسی مذاق میں دے دو تب بھی ہو جاتی ہے اور غصہ میں پاگل ہو کر دو تب بھی ہو جاتی ہے۔

مگر غصہ کے پاگل پن پر ہمارے ایک دوست ڈاکٹر احسن صاحب' ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب رحمہ اللہ کے صاحبزادہ کی ایک بات یاد آگئی۔ مجھ سے ایک دن کہنے لگے کہ غصہ کبھی پاگل نہیں ہوتا۔غصہ تو بڑا عقل مند اور ہوشیار ہوتا ہے میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ کہنے لگے کہ ایک شخص اگر سیر بھر ہے اور اس کو غصہ آرہا ہے کسی کمزور پر کہہ رہا ہے کہ ہٹ جاؤ میں اس وقت پاگل ہو رہا ہوں لیکن اسی وقت اگر اس کا سوا سیر کوئی مقابلہ میں آجائے تب وہ پھر سوری کہتا ہے معاف کیجئے گا صاحب۔اس وقت مجھ سے غلطی ہوگئی۔آئندہ کبھی غصہ نہیں کروں گا۔مثلاً محمد علی کلے کی بہن اس کو بیاہی ہے اور اس کا یہ بہنوئی پٹائی کر رہا تھا کہ اتنے میں وہ آگیا بین الاقوامی باکسنگ ماسٹر اور اس نے ایک مکا دکھایا تو یہ کانپنے لگے گا اور ہاتھ جوڑنے لگے گا۔ بتایئے اس وقت غصہ کیوں پاگل نہیں ہوا۔معلوم ہوا کہ غصہ پاگل ہوتا ہے اپنے سے کمزور پر اپنے سے زیادہ طاقت ور پر غصہ سے زیادہ ہوشیار اور چالاک کوئی نہیں ہے۔(مواعظ جلد۱)

بزرگوں کے پاس جانے کے آداب

بزرگوں' اللہ والوں اوران کے غلاموں کے پاس جانے کے بھی کچھ آداب ہیں۔ان آداب کے پاس ولحاظ سے ہی جانا خاطر خواہ نفع کا باعث بنتا ہے۔مثلاً یہ کہ بزرگوں کے پاس حاضری صدق دل کے ساتھ ہو'ان کے شایانِ شان احترام واکرام میں کسی کمی کوروا نہ رکھا جائے ان کے پاس آنے سے پہلے توبہ واستغفار کے ذریعہ قلب کوصاف کرلیا جائے چونکہ ہدایت قلب کی نگاہ سے ملتی ہے اس لیے جب یہ نگاہ صاف ہوگی توہدایت تک پہنچ بڑی آسانی اور سہولت کے ساتھ ہوگی۔

آپ دیکھتے ہیں کہ ایک انسان جس کی آنکھوں پر عینک ہوتی ہے اوروہ اپنی کسی دلپسند یا عزیز ترین چیز کودیکھنا چاہتا ہے توکس طرح وہ دیکھنے سے پہلے اپنی عینک کو اُتارکراس کے شیشے کوکسی صاف اورنرم کپڑے سے صاف کرلیتا ہے' پھراسے دیکھتا ہے تاکہ وہ اس چیز کو پوری صفائی اور وضاحت کے ساتھ دیکھ سکے اورعینک کے شیشے پر چڑھے ہوئے گردوغباراس کے دیکھنے میں حارج اور مانع نہ ہوں۔اس طرح جب آپ کسی اللہ والے کی مجلس میں جاکر ان کودیکھنا چاہتے ہیں اوران کی باتوں سے اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہیں توپہلے دل کی عینک کو توبہ واستغفار کے کپڑے سے صاف کرلیجئے۔اس کے بعد جب آپ ان کودیکھیں گےاوران کی مجلس میں حاضری دیں گے توآپ کے دل پر بغیر کسی رکاوٹ کے ہدایت کے انوار و برکات کانزول ہوگااورآپ کی بیمارروح شفاپائے گی۔(باتیں ان کی یادرہیں گی)

سبق - 84 محبت کے پٹرول کی ضرورت

آج کتابوں اور کتب خانوں کی کمی نہیں ہے۔جدھر دیکھو کتابیں اور کتب خانے موجود ہیں' معلومات بھی لوگوں کوبہت ہیں لیکن عمل کا اہتمام اورفکر نہیں ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ اندروہ طاقت نہیں ہے جس سے انسان میں عمل کا داعیہ اور جذبہ پیدا ہوتا ہے۔موٹرکیسے چل سکتی ہے اگراندر پٹرول نہ ہو' عمل کی گاڑی بھی اس وقت تک نہیں چل سکتی جب تک کہ اندراللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کاپٹرول نہ ہو' اجرآخرت کا یقین نہ ہو۔اگراندر محبت ہواوراجرآخرت کا یقین ہوتوہر عمل آسان ہوجاتا ہے۔دنیاوالوں کودیکھو ان کے لیے دولت کی امید میں مشکل سے مشکل کام کس طرح آسان ہوجاتا ہے اورناممکن سے ناممکن عمل کیوں کرممکن بن جاتا ہے۔ایسے موقع پرتو سارے اعذاراورموانع ختم ہو جاتے ہیں اورجسم کے اندرقوت وطاقت پیدا ہوجاتی ہے۔(باتیں ان کی یادرہیں گی)

ایک انگریز کا سوال اور مولانا عثمانی رحمہ اللہ کا جواب

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ سے کسی انگریز نے کہا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تفکر کرتے ہیں آسمان و زمین کی پیدائش میں۔ تو مولانا آپ لوگ کہاں اس پر عمل کرتے ہیں اور کرتے بھی ہیں تو بس سرسری اور اجمالی طور پر۔ اور ہم لوگ رات دن تحقیقات میں کروڑوں روپیہ خرچ کرتے ہیں اور چاند پر پہنچنے کی تیاری کررہے ہیں۔

مولانا نے جواب دیا کہ شاہی محل میں دو طرح کا داخلہ ہوتا ہے۔ ایک تو شاہی مہمان داخل ہوتا ہے تو وہ اپنا مقصود شاہ کی ملاقات سمجھتا ہے اور شاہی محل کے نقش و نگار اور وہاں کے آرائش کے تمام متاع اسباب کو اجمالی اور سرسری نظر سے دیکھتا گزرتا شاہ تک پہنچ کر شاہ کا ہم نشین ہو کر شاہ سے مصافحہ اور ملاقات کا شرف اور اعزاز حاصل کرتا ہے اور ایک داخلہ چور کا ہوتا ہے، تو چور جب داخل ہوتا ہے تو اس کا مقصد شاہ سے ملنا نہیں ہوتا بلکہ شاہ کے مال و متاع کو چرانا مقصود ہوتا ہے۔ اور اسی مقصد کے پیش نظر وہ شاہی محل کے ہر کمرہ میں گھستا ہے اور ہر چیز کو غور سے دیکھتا ہے بقول اکبر الٰہ آبادی۔

بھول بیٹھے اہل یورپ آسمانی باپ کو اور سمجھے باپ اپنا برق کو اور بھاپ کو

پس مسلمان کا مقصد کائنات میں خالق کائنات کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اس لیے وہ اجمالی نظر سے دیکھ کر عظمت الٰہیہ پر استدلال کرتا ہوا اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کرتا ہے اور کفار یورپ کا دائرہ فکر صرف مخلوقات تک ہے، خالق کائنات سے ان کا رشتہ کٹا ہوا ہے اور وہ اللہ والے تمام کائنات سے صرف نظر کر کے اپنے رب کی طرف متوجہ ہیں۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق -86 ترقی کا صحیح مفہوم

ترقی کی دو قسمیں ہیں، ظاہری ترقی اور حقیقی ترقی، اللہ سے غافل ہو کر جس ذریعہ اور جس طریقہ سے بھی ترقی کی جائے وہ ظاہری ترقی ہوگی، حقیقی اور اصلی ترقی وہ ہے جو اللہ سے تعلق قائم کرتے ہوئے کی جائے۔ اسے ایک مثال سے سمجھئے۔

ایک شخص مغزیات کا استعمال کرے، بادام اور میوے خوب کھائے، یقیناً اس سے اس کا جسم فربہ ہوگا اور صحت مند اور تندرست ہوگا لیکن ایک شخص وہ ہے جس کا جسم مقویات کے

استعمال سے نہیں بلکہ ضرب شدید یا کسی بیماری سے ورم کر جائے اب دیکھئے دونوں جگہ جسم کی ترقی ہے مگر پہلی ترقی حقیقی ہے اور دوسری ترقی ہائے ہائے والی ہے۔

اسلام پہلی ترقی کی دعوت دیتا ہے جس میں اطمینان ہے' قرار ہے اور دلجمعی ہے۔ دوسری ترقی سے اس کا کوئی سروکار نہیں۔ یہ تو ہمیشہ انسان کو مضطرب اور بے چین رکھتی ہے۔ ننانوے کے پھیر سے اس کا قدم نکلتا نہیں اور سیر کبھی ہوتا نہیں۔ یہ ترقی انسان کو ہوا و ہوس اور حرص و لالچ کا غلام بنائے رکھتی ہے۔ قناعت اور صبر و سکون سے اس کا دامن خالی ہے۔ اس ترقی کے لیے یورپ اور امریکہ کی مثال آپ سامنے رکھ سکتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ ترقی کے صحیح مفہوم سے واقف ہوں اور اسی ترقی کے دل و جان سے شیدا ہوں اور ظاہری ترقی کی طمع میں نہ آئیں کہ یہ ترقی باعث پریشانی اور بے سکونی ہوتی ہے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق - 88 ایک لغو جملہ

جب کبھی کوئی پریشانی آئے' تکلیف آئے تو یہ نہ سمجھو کہ یہ اتفاقی ہے' بھائی زمین اللہ کی ہے' آسمان اسی کا ہے' ہر چیز اسی کی ہے اور اسی کے اختیار میں یہاں ایک پتہ بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اجازت کے بغیر نہیں ہلتا ہے تو پھر یہ تم نے ''اتفاق'' کا نام کہاں سے نکالا۔ یہ تو اتفاق سے ہوگیا' اتفاقاً ایسا ہوگیا' تو گویا یہاں زمین پر کسی کا راج ہی نہیں ہے...... اتفاقات سے کام ہونے کا مطلب کیا ہے۔ اتفاق کے معنی کیا ہیں' جس میں کسی فاعل کا فعل شامل نہ ہو' یعنی ہم نے کچھ نہ کیا' اتفاق سے ایسا ہوگیا۔ اتفاق سے یہ پیالی گر گئی۔ ''اتفاق سے'' جو جملہ ہے یہ غیر اصولی جملہ ہے' اس کی طرف ہم لوگ دھیان نہیں دیتے ہیں' بالکل لغو جملہ ہے۔ یوں کہو کہ اللہ کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے۔ کوئی اچھی چیز مل جاتی ہے تو لوگ یہ نہیں کہتے کہ اللہ کی مہربانی سے مل گئی' اس کی رحمت سے مل گئی' کہتے ہیں صاحب ''حسن اتفاق'' سے ایسا ہوگیا' سوئے اتفاق سے ایسا ہوگیا۔ یعنی برے اتفاق سے اس کا نام رکھ دیا گیا ہے۔ حالانکہ سوچئے تو اس کا مطلب ہوا کہ خدا سے اس کا تعلق ہی ختم ہوگیا۔ حکومت دو چیزوں میں قائم ہوگئی۔ حسن اتفاق اور سوئے اتفاق۔ اس طرح میرے بھائی شیطان ایسے لفظوں میں گھیر کر اللہ سے ہمیں دور کر دیتا ہے حالانکہ ہمیں ہر چیز میں تصور کرنا چاہیے کہ جو بھی ہے سب اللہ کے حکم سے ہے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

اُمرِ الٰہی کا احترام کرو

مسلمانو! امرِ الٰہی کا احترام کرو' خدا کے حکم کا لحاظ کرو' آج لوگ کہتے ہیں کہ لوگوں پر دینی معاملہ میں زیادہ مطالبہ ٹھیک نہیں' روک ٹوک کرنے سے نازک دل ٹوٹ جائے گا' نازک صورت ہے۔ اس پر احکام کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے۔ بیوی بچے نافرمانی کر رہے ہیں اور ہم آپ روکنے ٹوکنے سے ہچکچاتے ہیں کہ دل ٹوٹ جائے گا۔ انسان کا تو آپ خیال کرتے ہیں مگر حکم الٰہی کا خیال نہیں کرتے۔ امرِ الٰہی کیا ہے؟ اس کا احترام نہیں کرتے ہیں بلکہ عزیزوں' چاہنے والوں کے دل کا احترام وخیال ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ امرِ الٰہی کا احترام ہو' اس کے امر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

ایک دفعہ سلطان محمود نے خزانہ کے سب سے بڑے اور قیمتی موتی کو طلب فرمایا' اور اہل دربار کو حکم دیا کہ اس موتی کو توڑ دو' کسی میں اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ توڑ دے۔ سوچتا ہے' نایاب اور بے مثال موتی ہے' اس کو بھلا کیسے توڑ دیا جائے۔ شاید بادشاہ اس طرح آزمانا چاہتا ہے۔ یہی سوچ کر اور طرح طرح کی خیالی تاویلیں کر کے رک جاتا ہے۔ آخر سلطان نے ایاز کو حکم دیا کہ تم توڑ دو۔ اس نے پتھر اٹھایا اور فوراً موتی کو توڑ دیا۔ لوگ گھبرا اٹھے کہ اب ایاز کی خیر نہیں ہے۔ اس نے زمانہ کا نایاب و نادر موتی توڑ دیا ہے۔ سلطان نے ایاز سے دریافت فرمایا ''سب نے انکار کیا اور تم نے اس قیمتی موتی کو بغیر کسی تردد اور ہچکچاہٹ کے کیوں توڑ دیا۔؟ ایاز نے جواب دیا'' بادشاہ سلامت اس موتی سے زیادہ آپ کا حکم قیمتی ہے آپ کے امر کے آگے اس موتی کی کیا حیثیت تھی؟ میں نے آپ کے امر کے احترام میں اس کو توڑ دیا ہے۔'' سلطان بہت خوش ہوا اور کہا' بے شک اصل چیز ''امر'' ہی ہے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق -90 حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی تین پسندیدہ چیزیں

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا'' اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے دنیا میں صرف تین چیزیں محبوب ہیں' ان سے بڑھ کر میری نگاہ میں کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱) اَلنَّظْرُ اِلَیْکَ:

آپ کی طرف دیکھنا' بھائیو غور کرو' عرض پرداز یارِ غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں' تنہائی کا موقعہ ہے' سامنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزوں کو بیان کر رہے ہیں' کس ادب سے اور جان نثاری کے ساتھ کہ آپ کی طرف دیکھنا مجھے پسند ہے' آپ کے مقابلہ میں دنیا کے سارے مناظر ہیچ ہیں۔

(۲) اَلْجُلُوْسُ بَیْنَ یَدَیْکَ:

دوسری چیز جو مجھے سب سے زیادہ پسند ہے وہ ہے آپ کے سامنے بیٹھنا۔ سبحان اللہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس محبت پر قربان ہو جانے کو جی چاہتا ہے۔ مرشد و رہبر کے سامنے بیٹھنا ہی پسند ہے۔

(۳) وَالْاِنْفَاقُ عَلَیْکَ:

اور تیسری چیز جو مجھے پسند ہے وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خرچ کرنا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست' اظہار محبت و جان نثاری کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ جب تک ایسی محبت نہ ہوگی صحیح طور پر مرشد سے فیض حاصل نہیں کرسکو گے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق -91 بیوی اور گھر والوں سے حسن سلوک

بعض لوگ بڑے ظالم ہوتے ہیں' گھر میں آتے ہی گرجنا برسنا شروع کر دیتے ہیں۔ بیوی پر ان کے جو حقوق ہیں انہیں تو زور زبردستی کے ساتھ وصول کرنے کی کوشش کرتے ہیں' لیکن بیوی کے جو حقوق ان پر عائد کیے گئے ہیں ان سے بالکل بے نیاز ہوتے ہیں۔ خود باہر خوب اچھا اچھا کھاتے ہیں لیکن بیوی اور بچوں کو رُوکھی سوکھی پر ٹرخاتے رہتے ہیں۔ گھر کے دوسرے افراد کے ساتھ بھی اچھے برتاؤ سے پیش نہیں آتے۔ باہر دوستوں کی مجلس میں بڑے شریف اور پیکر اخلاق بنے رہتے ہیں' گھر میں داخل ہوتے ہی اپنے اخلاق کا جامہ باہر نکال کر آتے ہیں۔ یہ عمل ٹھیک نہیں ہے۔ اصلاح کی ضرورت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں انسان کے بہتر ہونے کا یہ معیار بیان فرمایا ہے کہ وہ بیوی' بچوں اور گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک اور برتاؤ سے پیش آتا ہو۔ آپ اپنے کو دیکھتے رہیں کہ اس معیار پر کہاں تک پورے اُترتے ہیں۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

بزرگوں کے مختلف انداز

حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیو بند کا مزاج سادہ تھا اور وہ سادگی پسند تھے۔ لیکن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ رعب و وقار کے ساتھ رہتے تھے اور ہمیشہ قیمتی اور لباس فاخرہ استعمال فرماتے تھے۔ تو یہ بزرگی کے خلاف نہیں ہے۔ حضرت نانوتویؒ کی سادگی (مگر گندگی نہیں) کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ آپ راستہ پر جا رہے تھے کہ ایک کپڑا بننے والا نے ان کو بھی جولاہا سمجھ کر پوچھا' بھائی آج سُوت کیا حساب ہے؟ اس سے آپ اندازہ لگائیے کہ وہ کس قدر سادہ رہتے تھے۔ حضرت نانوتویؒ نے یہ نہیں کہا کہ بھائی میں جولاہا نہیں ہوں تا کہ کہیں اس طبقہ کی برائی یا حقارت کا پہلو نہ نکل آئے۔ فرمایا ''بھائی آج میں بازار نہیں گیا ہوں'' ...... بھائیو! دیکھئے' بزرگوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ کسی کی دل شکنی نہیں کرتے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق -93 چھینک کے وقت الحمدللہ کہنے کی حکمت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اگر کسی کو چھینک آئے تو وہ ''الحمدللہ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) کہے۔ لوگوں نے اس موقع پر الحمدللہ کی تعلیم دیئے جانے کی مختلف حکمتیں بیان کی ہیں۔ لیکن ایک حکمت ان سب میں نرالی ہے۔ شاید آپ نے یہ حکمت نہ کسی کتاب میں پڑھی ہو نہ کسی سے سنی ہو۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین شکل وصورت میں بنایا ہے مگر جب اس کو چھینک آتی ہے تو اس وقت اس کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ چونکہ چھینک کے بعد شکل اپنی حالت پر عود کر آتی ہے اور اس کا بگاڑ ختم ہو جاتا ہے اس لیے حکم دیا گیا ہے کہ الحمدللہ کہو تا کہ اللہ کی عظیم نعمت جو تم سے خواہ ایک آن کے لیے ہی سہی مگر چھین لی گئی تھی اور اب واپس کر دی گئی ہے۔ اس پر تمہاری طرف سے ''شکر'' ادا ہو سکے۔

سوچئے چھینک کے بعد الحمدللہ کہنا بظاہر کتنی معمولی بات ہے لیکن اس میں کتنی بڑی حقیقت پوشیدہ ہے۔ شریعت کی ہر تعلیم میں اس طرح کی حکمتیں چھپی ہوئی ہیں خواہ ہمیں ان کا ادراک ہو سکے یا نہیں' تاہم ہم ہر تعلیم پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔ یہی پابندی ایک بندہ کو خدا کا بندہ بنا دیتی ہے۔ یہ حکمت الحمدللہ کہنے کی حضرت مولانا گنگوہیؒ نے ارشاد فرمائی ہے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

دل کے رابطہ کی مثال

حضرت خواجہ صاحبؒ نے اپنے پیر و مرشد حضرت شیخ تھانویؒ سے سوال کیا کہ حضرت! اللہ والے دنیا کے مشغلوں میں کس طرح سے حق تعالیٰ کا اپنے قلوب میں دھیان قائم رکھتے ہیں؟

ارشاد فرمایا کہ دیکھو یہ شہر جونپور ہے۔ عورتیں کنویں سے پانی بھر کر دو گھڑوں کو اس طرح لے جا رہی ہیں کہ ہر عورت کے سر پر ایک ایک گھڑا ہے اور ایک ایک بغل میں ہے اور گفتگو کرتی ہوئی جا رہی ہیں۔ سر کے گھڑوں کو انہوں نے ہاتھ سے پکڑا ہوا نہیں ہے صرف قلب کے دھیان اور خفیہ رابطہ قائم ہے۔ اگر گفتگو کے دوران ان کا دل سر کے اوپر والے گھڑوں سے غافل ہو جائے تو گھڑا زمین پر آ رہے۔ بس اسی مثال سے سمجھ لو کہ اللہ والے تعلق مع اللہ کی دائمی دولت سے کس طرح سرفراز رہتے ہیں۔ البتہ اس رسوخ میں انہوں نے بڑے بڑے مجاہدات جھیلے ہیں۔ ذکر کا التزام، فکر کا دوام صحبت اہل اللہ کا اہتمام ایک طویل مدت کے لیے ہے، جب یہ دولت عطا ہوتی ہے، حضرت خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔

کامیابی تو کام سے ہوگی ۔۔۔ نہ کہ حسن کلام سے ہوگی
ذکر کے التزام سے ہوگی ۔۔۔ فکر کے اہتمام سے ہو گی

(باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق -95 اولیاء اللہ ہر زمانے میں موجود ہیں

دیکھئے آج کوئی مریض ہوتا ہے تو وہ کسی ڈاکٹر اور حکیم کے پاس علاج کے لیے ضرور جاتا ہے۔ ایسے مریض کے لیے کبھی یہ کہتے ہوئے نہیں سنا گیا کہ آج کل کے ڈاکٹر اور حکیم اچھے نہیں۔ اس لیے مجھے اپنی حالت میں رہنے دو، میں علاج نہیں کراتا۔ ہاں حکیم اجمل خان اپنی قبر سے باہر آئیں گے تو ان سے میں علاج کراؤں گا...... تو جب لوگ اپنے امراض جسمانی میں اسی زمانے کے حکمائے جسمانی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور شفا پاتے ہیں تو کیا اپنے امراض روحانی میں اس دور کے حکمائے روحانی سے ربط و تعلق پیدا کر کے ان امراض سے نجات نہیں پائیں گے؟ یقیناً پائیں گے، اگر لوگوں کے اندر اس کی فکر ہو اور مرض کا احساس ہو اور یہ خیال ہو کہ "روح" کی بیماری جسم کی بیماری سے زیادہ مہلک اور خطرناک ہے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سالک کیلئے اہم ہدایات

جس سالک کو دو چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں وہ کامیاب ہو جاتا ہے. جو یہ ہیں:

(۱) مجاہدہ تام

(۲) شیخ کامل کی صحبت تام

وہ سالک ناکام رہتا ہے جو شیخ کامل کی صحبتِ تام تو حاصل کئے ہوئے ہے مگر شیخ کے حکموں کی تعمیل نہیں کرتا ہے۔ اپنی جانب سے طالب شیخ کی ہر ہر بات پر فدا ہو جائے۔ شیخ جو بات بھی تجویز کردے اس کے متعلق سمجھے کہ یہ بات ہم کو الہام کے ذریعہ بتائی گئی ہے۔ شیخ کی گرفت اور احتساب سے تکلیف تو ضرور ہوتی ہے مگر اس کی برکت سے دل میں نورِ تقویٰ بڑھتا ہے۔ برسوں کے مجاہدہ اور نوافل سے بعض دفعہ وہ نور نہیں پیدا ہوتا جو شیخ کی ایک ڈانٹ اور احتساب و گرفت سے پیدا ہوتا ہے اور وہ سالک بھی کامیاب نہیں ہو سکتا جو شیخ کے حقوق ادا نہیں کرتا ہے۔ شیخ کے چار حق ہیں۔

چار شرطیں لازمی ہیں استفادہ کے لیے

۱۔ اطلاع۔ ۲۔ اتباع۔ ۳۔ اعتماد۔ ۴۔ انقیاد۔

شیخ جو بات بھی تجویز کردے اسی میں اپنے لیے فلاح و کامیابی سمجھنا چاہیے۔ اپنی رائے کو ذرہ برابر بھی دخل نہ دے۔ شیخ کا ہر کام مصلحت پر مبنی ہوتا ہے۔

جب تک فنائے رائے کی ہمت نہ پائے کیونکر آپ عشق کی محفل میں آئے

(باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق -97 ساز اور آواز کا تباہ کُن اثر

بھائیو! اپنی خبر لیجئے، آپ کے اردگرد جو گندگیاں پھیلی ہوئی ہیں ان سے بچئے، یہ گندے رسائل و اخبارات، یہ سینما، ٹیلی ویژن یہ ریڈیو اور اس میں بجنے والے گانے کیا ہیں؟ یہ سب انسانوں کو برباد کرنے والے ہیں۔ ان گندگیوں کا اثر دل و دماغ پر پڑتا ہے اور انسان میں یہ گندگی گھر کر جاتی ہے۔ اس لیے ان سے پرہیز کرنا چاہیے۔ یہ سب شیطانی حربے ہیں، ان کے ذریعہ وہ انسانوں کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔

آپ جانتے ہیں سانپ کتنا تیز اور ہوشیار ہوا کرتا ہے مگر جب وہ بین کی آواز سنتا ہے

تو مدہوش ہو جاتا ہے' جھومنے لگ جاتا ہے اس کو کچھ خبر نہیں رہتی اور سپیرا آسانی کے ساتھ اس کو گرفتار کر لیتا ہے۔ سانپ کی ساری چالاکی' پھرتی اور دفاعی قوت مفلوج ہو جاتی ہے۔ اسی طرح انسان جب گانے سنتا ہے تو وہ حقیقت کی دنیا سے غافل ہونے لگتا ہے' اس میں ایک مدہوشی کی سی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے اور پھر شیطان آسانی کے ساتھ قبضہ کر لیتا ہے اور پھر جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے...... اس لیے میرے بھائیو! ان چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق - 98　　چین کی نگری

آج لوگ سمجھتے ہیں کہ چین بیوی میں ہے' اولاد میں ہے' دوست احباب میں ہے' مال و دولت میں ہے' حکومت و سلطنت میں ہے' زمین و جائیداد میں ہے' تجارت و ملازمت میں ہے لیکن سب جانتے ہیں اور سب کا تجربہ ہے کہ ان چیزوں میں چین تلاش کرنے والے بے چین ہیں' ان کو سکون و قرار نہیں' اس بھری دنیا میں ان کا دل بڑا اُجڑا سا ہے' پھر آخر ایک انسان چین کہاں اور کس طرح پا سکتا ہے؟ اس کا جواب قرآن مجید نے یہ دیا ہے:

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ . (الرعد:۲۸)

وہ لوگ جو ایمان لائے ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں' سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں۔

یعنی دنیا کی کسی چیز میں چین نہیں ہے' چین کی نگری تو اس دل میں بسی ہوئی ہوتی ہے جس دل کو تعلق مع اللہ ہوتا ہے اور ہو دل اللہ کے ذکر اور اللہ کی یاد سے کسی لمحہ غافل نہیں رہتا۔

دنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ جب انسان کسی چیز سے یہاں اپنا دل جوڑ لیتا ہے تو اس کے فنا اور زائل ہو جانے کا خطرہ ہر وقت لگا رہتا ہے۔ ظاہر ہے ایسی صورت میں دل چین کیسے پا سکتا ہے؟ اللہ کی ذات چونکہ باقی ہے' وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس لیے جب کوئی شخص اللہ سے تعلق قائم کر لیتا ہے اور اسی کو اپنے دل میں بسا لیتا ہے اس کے ذکر سے اپنی زبان کو تر رکھتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے دل کو دوام سکون حاصل ہو جاتا ہے ۔ ذکر اللہ کا نور ایسے شخص کے قلب سے ہر طرح کی دنیوی وحشت اور گھبراہٹ کو دُور کر دیتا ہے اور حقیقی اطمینان سے اسے ہمکنار کرتا ہے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

حضرت خواجہ مظہر جان جاناںؒ کی بیوی کا واقعہ

حضرت خواجہ مظہر جان جاناںؒ بڑے نازک طبع اور نفاست پسند تھے۔ شاہی خاندان سے تعلق تھا۔ جب ان کو بندوق کی گولی سے دشمنوں نے نشانہ بنایا تو لوگوں نے پوچھا، حضرت کو تو بڑی تکلیف ہو رہی ہوگی۔ فرمایا کچھ تکلیف نہیں ہے صرف بارود کی بدبو سے تکلیف ہو رہی ہے۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے کہ ایک بادشاہ ان سے ملنے آیا تو اس نے گھڑے کے اوپر پیالہ ٹیڑھا رکھ دیا۔ حضرت کو بڑی تکلیف ہوئی مگر برداشت کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد بادشاہ نے عرض کیا حضرت کو تو بڑی تکلیف ہوتی ہوگی اگر اجازت ہو تو ایک ملازم کو بھیج دوں، تنخواہ میں دوں گا اور خدمت آپ لیں گے۔ اب حضرت خواجہ کو بولنا ہی پڑا، فرمایا بھائی بس کرو، تم بادشاہ ہو مگر تمہیں پیالہ تک رکھنے کا سلیقہ نہیں ہے تو تمہارے خادم کو کیا سلیقہ ہوگا؟ بہرحال حضرت جان جاناں بڑی لطیف اور پاکیزہ طبیعت کے حامل تھے۔ مگر اللہ ایسے بزرگوں کے لیے سخت امتحان اور مضبوط ہتھوڑا بھی رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ الہام ہوا، محلّہ کی فلاں عورت سے شادی کر لو، تمہارے مراتب بلند ہوں گے۔ بیوی کا انتقال ہو چکا تھا۔ حضرت نے پیغام بھیجا اور شادی ہو گئی مگر وہ عورت اپنی بدکلامی اور تندخوئی میں مشہور تھی۔ حضرت خواجہ برداشت کرتے رہے، طنز و طعنہ کی آگ پر جلتے رہے۔ خدا کی یاد اور اس کی تپش سے دل کو گرماتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کا شہرہ آفاق میں پھیلا دیا۔ ایک کابلی پٹھان آیا اور لوگوں سے پوچھا، حضرت کا گھر کدھر ہے۔ لوگوں نے بتا دیا۔ حضرت اس وقت تشریف نہیں رکھتے تھے۔ بیوی سے دریافت کیا تو وہی لعن و طعن، کہاں کے حضرت؟ ایک مکار اور شریر کا نام حضرت وغیرہ غیرہ تم لوگوں نے رکھ دیا ہے"...... بہرحال حضرت جانِ جاناں یہ سب تکلیف برداشت کرتے رہے، اسی لیے بھی اللہ نے ان کا مرتبہ بلند فرمایا۔

بھائیو! صبر ہی بلندی کا ذریعہ ہوتا ہے ورنہ انتقام سے معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دو شخصوں میں لڑائی ہو گئی، مقدمہ ہوا۔ جب غریب نے دیکھا کہ مقدمہ کے لیے میرے پاس پیسے نہیں ہیں تو وہ فریق کو قتل ہی کر دیتا ہے۔ دیکھیے مال رہ گیا اور مالدار چلا گیا۔ اس لیے صبر ہر حال میں بہتر ہے۔ صبر بیوی کی جفاؤں پر ہو یا غیروں کے ستانے اور لعن طعن اور دشمنی پر۔ ہر حال میں مفید ہوا کرتا ہے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

ہر مصیبت میں ہمارا ہی فائدہ ہے

ہم پر جو مصیبت اور تکلیف آتی ہے اس میں ہمارا ہی فائدہ ہوتا ہے۔لوگ کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظلم کیا۔(نعوذ باللہ)

حالانکہ ایسی بات نہیں ہے۔حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے اس اعتراض کو تین حصوں میں کر کے چوتھے حصہ میں جواب دیا ہے کہ:

(۱)...... جو تکلیف اور مصیبت انسان پر آتی ہے اس میں ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کا فائدہ ہو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہیں۔

(۲)...... جو تکلیف اور مصیبت انسان پر آتی ہے اس میں ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ بندے کا بھی فائدہ ہو اور اللہ کا بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہیں۔

(۳)...... جو تکلیف اور مصیبت انسان پر آتی ہے اس میں ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ نہ بندے کو فائدہ ہو نہ اللہ کو۔کیونکہ اللہ تعالیٰ لغو سے پاک ہیں۔

اب ایک صورت رہ جاتی ہے وہ یہ کہ جو تکلیف اور مصیبت انسان پر آتی ہے اس میں اس کا ہی فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان چار صورتوں کے علاوہ کوئی اور صورت نہیں نکل سکتی۔اللہ تعالیٰ پہلی تین صورتوں سے پاک ہے اور چوتھی صورت انسان کے فائدے ہی کے لیے تصدیق کر رہی ہے کہ جو تکلیف اور مصیبت انسان پر آتی ہے اس میں انسان ہی کا فائدہ ہوتا ہے۔

ایک بزرگ تھے، وہ استنجا کرنے کے لیے پانی لیے باہر جا رہے تھے۔جیسے ہی چلے بس فوراً ان کا سر ایک دیوار سے بہت تیزی سے ٹکرا گیا، ان بزرگ نے فوراً الحمد للہ پڑھا۔ان کے خادم نے اس حال کو دیکھ کر کہا کہ حضرت یہ شکر کا موقع کیسا ہے کہ آپ کے سر میں اتنی تیزی سے چوٹ لگ گئی اور آپ شکر ادا کر رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس میں ہمارے لیے فائدہ تھا۔اس کے بعد تھوڑی ہی دیر میں معلوم ہوا کہ جس طرف سے یہ استنجا کے لیے جا رہے تھے ادھر ہی ان کے بعض دشمن مہلک ہتھیار لیے ہوئے ان کی جان لینے کے لیے بیٹھے تھے۔دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ جو بھی انسان کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہے اور ہر مصیبت میں انسان کی منفعت پوشیدہ رہتی ہے۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

دنیا کو یوں بھی بہلایا جا سکتا ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں کراچی میں حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ کے ہمراہ ایک جگہ جا رہا تھا۔ راستے میں بڑی بڑی بلڈنگیں اور فلک بوس عمارتیں آتی رہیں۔ سڑک کی دونوں جانبوں میں یہ حسین وجمیل اور پرشکوہ عمارتیں کھڑی بڑا خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں۔

مولانا پھولپوریؒ کی سبق آموز اور عبرت خیز نگاہ ان دونوں منظروں سے سبق اور عبرت حاصل کر چکی تھی۔ محبت اور شفقت سے بھرپور لب ولہجہ میں مجھے مخاطب فرمایا'' حکیم اختر! میں نے کہا'' جی ہاں' ارشاد فرمایا جائے'' پھر مولانا سرگوشی کے انداز میں فرمانے لگے'' دیکھو! کراچی میں ان بڑی بڑی بلڈنگوں کے ساتھ یہ خستہ حال چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بھی ہیں' بلڈنگوں میں بھی دن گزرتے ہیں اور جھونپڑیوں میں بھی عمر کٹتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ بلڈنگوں میں رہنا کوئی ضروری نہیں' جھونپڑیوں میں بھی رہا جا سکتا ہے۔ اور دنیا کو یوں بھی بہلایا جا سکتا ہے۔......''

مولانا نے آخری جملہ'' اور دنیا کو یوں بھی بہلایا جا سکتا ہے۔'' اس خاص ادا کے ساتھ ہاتھ کو گھماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی بے حیثیتی نگاہوں کے ذریعہ دل میں اتر گئی۔

مقام یوں ہوا اس کارگہہ دنیا میں　کہ جیسے دن میں مسافر سرا میں آ کے چلے

بھائیو! ظرف کچھ نہیں' اصل میں مظروف ہے۔ مکان کی اہمیت فی نفسہٖ کچھ نہیں اس کی اہمیت تو مکین سے ہے۔ اگر کسی عالی شان بلڈنگ میں خدا کا باغی اور نافرمان رہتا ہے تو اس بلڈنگ کی حیثیت ایک کوڑی کی بھی نہیں' اگر کوئی جھونپڑی ہو مگر اس میں خدا کا نبی ہو اس کا ولی ہو' مطیع وفرماں بردار بندہ ہو تو اس کی قیمت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

یاد رکھئے! اگر اللہ چاہیں تو جھونپڑیوں میں بادشاہوں کا سکون عطا فرمادیں اور نہ چاہیں تو بادشاہوں کے محلوں میں آپ کے دل کو مغموم اور متفکر اور رنجیدہ بنا دیں۔ بس اللہ سے تعلق رکھئے' اسی سے راحت وعافیت کے طالب بنئے۔ وہ راحت وعافیت دینے میں کسی ظاہری شکل وصورت کا پابند نہیں۔ (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

مسلمانوں کے زوال کی وجہ

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کفر وضلالت کے گروہ قریب ہیں کہ ان کے بعض آدمی بعض کو تم سے لڑنے اور تمہاری شان و شوکت کو مٹانے کے لیے بلائیں گے جس طرح ایک کھانا کھانے والی جماعت جمع ہوتی ہے اور اس کے بعض بعض کو کھانے کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ سن کر صحابہ میں سے کسی نے پوچھا کیا وہ لوگ اس لیے ہم پر غلبہ حاصل کرلیں گے کہ ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ نے فرمایا تم اس زمانہ میں بڑی تعداد میں ہو گے لیکن ایسے جیسے نالوں کے کنارے پانی کے جھاگ ہوتے ہیں۔ (یعنی تم میں قوت وشجاعت نہ ہوگی اس لیے نہایت ضعیف وکمزور ہو گے) تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت دشمنوں کے دل سے نکل جائے گی اور تمہارے دلوں میں ضعف وسستی پیدا ہو جائے گی۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! وھن (ضعف وسستی) کیا چیز ہے (یعنی اس کے پیدا ہونے کا سبب کیا ہے) فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے بے زاری اور نفرت۔

اس زمانہ میں اہل کفر سے اہل اسلام کا رعب جاتا رہا اور اہل کفر جنگ میں غالب آرہے ہیں۔ اس کا راز یہی ہے کہ امت مسلمہ کے دلوں میں دنیا کی محبت اور موت سے نفرت پیدا ہوگئی ہے۔ اس وجہ سے جہاد کی اصلی روح نہیں پیدا ہوتی۔ اور اسلامی ملک صرف نام کا تو اسلامی ہے لیکن اکثریت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی میں مبتلا ہے۔ بے پردگی' بے حیائی' سینما' نائٹ کلب' ٹیلی ویژن اور پوری زندگی سنت نبوی سے دور اور اہل مغرب کی عیاشی کے خطوط پر محو گردش ہلاکت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہماری ہدایت کے لیے اسباب پیدا فرمائیں۔ (آمین) (باتیں ان کی یاد رہیں گی)

سبق -103 صحبت شیخ کا نفع اور ذکر وفکر

اگر صحبت شیخ کی میسر ہو لیکن التزام ذکر وفکر نہ ہو تو بھی نفع کامل نہیں ہوتا۔ ذکر سے دل میں نرمی اور قبولِ اثر صحبت کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے جیسا کہ کاشتکار بیج ڈالنے سے پہلے زمین کو نرم کرتا ہے یعنی اس میں سے کنکر پتھر نکالتا ہے' پھر بیج ڈالتا ہے۔ اسی طرح ذکر اللہ سے غیر اللہ کے کنکر پتھر دل سے نکل جاتے ہیں۔ پھر دل میں صحبت شیخ کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ (خزائن شریعت وطریقت)

اہل اللہ کے فیضِ صحبت کی مثال

صحبت کی نافعیت کی ایک عجیب مثال حق تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ وہ یہ کہ مثلاً دو تالاب ہیں۔ ایک میں خوب مچھلیاں اور دوسرا خالی ہے۔ اگر یہ خالی تالاب چاہے کہ مچھلیاں میرے اندر بھی آجائیں تو اس تالاب کو دوسرے تالاب سے اتصال حاصل کرنا پڑے گا کیونکہ مچھلیاں خشکی کا فاصلہ طے کرنے سے قاصر ہیں۔ اسی طرح جو دل صاحب نسبت ہے اس کے تمام انعامات ولایت مثل علوم و معارف، صدق و یقین تقویٰ وخشیت وغیرہ دوسرے خالی دل میں اس وقت آسکتے ہیں جب کہ یہ خالی دل اس قلب عارف سے متصل ہو جائے اور یہی تعلق خلت یعنی گہری اور خالص دوستی کا تعلق ہے کہ دل کو دل سے ملا دے پس بقاعدہ اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ کہ ہر دوست اپنے گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس کا سارا دین اس کے اندر منتقل ہو جائے گا اور یہ اللہ تک پہنچنے کا بہت ہی آسان راستہ ہے۔ (خزائن شریعت وطریقت)

سبق -105　بدنظری... شیطان کا ایک فریب

کبھی نفس کو شیطان یوں بہکاتا ہے کہ اس حسین سے نگاہ بچانے میں جو مجاہدہ کر رہے ہو کہیں یہ فضول اور بے ضرورت نہ ہو اور فی الواقع وہ اس قدر حسین نہ ہو اس لیے ایک مرتبہ خوب غور سے دیکھ کر اطمینان کرلو کہ کیا واقعی وہ اس قدر حسین ہے جس سے نظر بچائی جائے۔ اس طرح خواہ فی الواقع وہ اس قدر حسین نہ ہوتا لیکن وہ مجاہدہ سو فیصد باعثِ اجر تھا اس سے محروم کر کے محض ظن اور وہم وگمان کا تابع کر کے بدنگاہی کے گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے اور اپنا زہر میں ڈوبا ہوا تیر مار دیتا ہے:

اَلنَّظَرُ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ مَسْمُوْمٌ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِيْثِ

نظر ابلیس کا زہر آلود تیر ہے اور بسا اوقات ایک ہی نظر نے دین کو برباد اور قلب کا ستیاناس کر دیا اور عمر بھر اس کے دھیان سے نجات نہ پا سکا۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ۔ (خزائن شریعت وطریقت)

سبق -106　دُعا کا قبول اور ظہور

دعا کرنا ایسا ہے جیسے بجلی کا سوئچ دبایا بجلی پاور ہاؤس سے آئی اور بلب روشن ہو گیا۔ پس سرچشمۂ رحمتِ حق اس بندہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جو دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے۔ دُعا مانگتے وقت ایک جملہ قلب میں آیا کہ ہم مانگنے لگے کام بننے لگے۔ دعا مانگتے ہی حق تعالیٰ کی عنایت ہماری کارسازی شروع کر دیتی ہے اور دعا قبول تو اس وقت ہو جاتی ہے مگر

ظہور میں حکمت کے مقتضیٰ سے کبھی تاخیر ہو جاتی ہے اور قبول ہونے کے لیے ظہور لازم نہیں جیسے حمل کہ وجود ہو گیا مگر ظہور بعد میں ہوتا ہے۔ (خزائن شریعت وطریقت)

سبق -107 تقویٰ کے دو تار

جس طرح دو تاروں سے بلب جلتے ہیں۔ ایک مثبت ایک منفی۔ اسی طرح محبت وتقویٰ کا چراغ دل میں روشن ہوتا ہے۔ جب دو تار جلتے ہیں ایک مثبت یعنی التزام ذکر اپنے گھر پر اور دوسرا منفی تار یعنی شیخ کی صحبت۔ ذکر اور وظیفہ تو شیطان بھی بہت کرتا تھا لیکن شیخ کی صحبت میسر نہ تھی جس کا انجام یہ ہوا کہ منفی تار نہ لگ سکا اور اس کا انا فنا نہ ہوسکا۔ انانیت اور تکبر اور نفس کی تمام خود بینی وخود رائی کو شیخ کی صحبت ہی مٹاتی ہے پس ولایت کے لیے یہ دونوں اجزاء از بس ضروری ہیں۔ التزام ذکر اور صحبتِ شیخ ان دونوں تاروں سے ولایت کا چراغ روشن ہوتا ہے۔

اسی طرح ذکر کی بھی دو قسمیں ہیں ایک مثبت اور ایک منفی۔ مثبت ذکر نوافل اوراذکار وتلاوت وغیرہ جملہ عبادات اور منفی ذکر گناہوں سے بچنا ہے۔ یہ دونوں مل کر ذکر کامل ہوتا ہے۔ (خزائن شریعت وطریقت)

سبق -108 تقویٰ کی آگ اور قلوبِ صادقین

کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ الآیۃ پر ایک مثال حق تعالیٰ شانہٗ نے حضرتِ اقدس کی برکت سے عطا فرمائی جس کے بیان سے اہل علم کو وجد آیا وہ یہ ہے کہ کتابوں میں اگر آگ لکھی ہو اور آگ کے خواص پر بہت ہی ضخیم کتابیں بھی ہوں اور کوئی عمر بھر اس کو پڑھتا رہے تو کیا آگ کی حرارت سے استفادہ کرسکتا ہے تا آنکہ خارج میں آگ کے پاس جا کر حرارت نہ حاصل کرے۔ بس تمام دینی انعامات صدق ویقین، خشیت وتقویٰ، محبت شدید مع اللہ کی آگ کتابوں کے نقوش سے حاصل نہیں ہوسکتی، خارج میں جن کے سینے اس آگ کے حامل ہیں ان کی صحبت میں رہ کر ان نعمتوں کا استفادہ کرنا ہوگا۔ (خزائن شریعت وطریقت)

سبق -109 شیطانی وسوسہ اور نفسانی تقاضہ کا فرق

نفس کے تقاضہ اور شیطانی وسوسہ میں کیا فرق ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک بار گناہ کا تقاضہ پیدا ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہے لیکن جب بار بار تقاضہ ہونے لگے تو سمجھ لو کہ یہ نفس کی طرف سے ہے کیونکہ باہر کا دشمن تو ایک بار گناہ کا وسوسہ ڈال کر چلا گیا، یہ گھر کا دشمن ہے جو بار بار کہہ رہا ہے کہ یہ گناہ کرلو یہ گناہ کرلو۔ (خزائن شریعت وطریقت)

قلتِ وسائل سے گھبرانا نہیں چاہیے

جنگِ بدر کا معرکہ سخت معرکہ تھا۔ کفار کی تعداد تین گنا زیادہ تھی اور وہ مسلح تھے جبکہ مومنین بے سروسامانی اور تعداد میں تھوڑے تھے پھر کفار نے اپنے لیے اچھی جگہ لے لی اور وہاں پانی تھا۔ یہ بے چارے نشیب میں تھے' ریت بہت زیادہ تھی' جس میں چلتے ہوئے پاؤں دھنستے تھے' پانی کے بغیر غسل اور وضو کی تکلیف اور پیاس کی شدت شیطان نے وساوس ڈالے کہ تم مقبول ہوتے تو حق تعالیٰ تمہاری مدد کرتے۔ حق تعالیٰ نے اس وقت پانی برسایا جس سے کفار کیچڑ میں پھسلنے لگے اور مومنین کے لیے ریت جم گئی اور پانی جمع کرلیا اور پھر حق تعالیٰ نے ایک اونگھ طاری فرمائی جب آنکھ کھلی تو سارا تکان اور خوف وہراس دور ہو گیا اور تازہ دم ہو گئے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حق تعالیٰ کبھی تھوڑی چیز کو بندوں کے لیے کافی فرما دیتے ہیں اس لیے کوئی نعمت زیادہ نہ ہو تو گھبرانا نہیں چاہیے۔ چھ گھنٹے کی نیند سے وہ کام نہیں ہوسکتا جو ذرا دیر کی اونگھ سے حاصل ہوا۔ (خزائن شریعت وطریقت)

سبق -111 خدائی پنشن

اہل اللہ جوانی کے مجاہدات اور صحت کی ریاضات کے بعد ضعف اور پیری میں بدون مجاہدات وریاضات قربِ خاص محسوس کرتے ہیں اور یہ نعمت ان کو بطور پنشن عطا ہوتی ہے۔ دنیا کی سرکار تو آدھی پنشن دیتی ہے لیکن اس عالی سرکار سے پوری پنشن عطا ہوتی ہے۔ جب بخاری شریف کی روایت میں اِذَا مَرِضَ اَوْ سَافَرَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ یعنی مسافر اور مریض کو برابر کا ثواب ملتا ہے۔ بدون وِرد اور وظائف کے جو وہ صحت اور وطن میں کرتا تھا۔ (خزائن شریعت وطریقت)

سبق -112 امت کے بڑے لوگ کون ہیں؟

آج لوگوں کی نظر میں اہل علم کی جو بے قدری ہے اس کا سبب حق تعالیٰ سے رابطہ کی کمزوری ہے اور اس کے نتیجہ میں اعمال واخلاق کی خرابی دیکھ کر عوام متوحش ہوتے ہیں اور بجائے عزت کے ذلت کی نظر سے دیکھتے ہیں جیسے رس گلہ جس میں رس نہ ہو اس کو جو کھائے گا تھوتھو کرے گا۔ رس گلہ اضافت مقلوبی ہے دراصل گولہ رس تھا' پھر رس گولہ ہوا اور بگڑتے بگڑتے رس گلہ ہو گیا۔ پہلے گولہ بنایا جاتا ہے پھر اس کو شکر کے قوام میں ڈالا جاتا ہے جس کے بعد وہ رس گلہ ہو جاتا ہے اگر اس کو شکر کے قوام میں نہ ڈالا جائے تو خالی گولہ رہے گا اس میں رس نہ ہوگا۔ جو کھائے گا وہ ناقدری کرے گا۔ کیونکہ گولہ محض ہے رس غائب ہے۔ یہی حال ہم لوگوں کا ہے کہ ہم کو مخلوق اللہ کے دردِ محبت کا حامل

سمجھتی ہے لیکن جب قریب سے سابقہ پڑتا ہے تو ہم کو خالی اور صفر پاتی ہے' ہمارے علم وعمل میں فاصلہ دیکھ کر حقیر سمجھتی ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ ہم ظاہری تعلیم تو حاصل کر لیتے ہیں مگر اہل اللہ کی صحبت سے حق تعالیٰ کی محبت کا رس نہیں حاصل کرتے ورنہ اگر ہمارا دل حامل دردِ محبت بھی ہو جائے تو جدھر سے ہم نکلیں گے اس کی خوشبو لوگوں کو مست کر دے گی۔ ہماری آنکھوں سے حق تعالیٰ کا تعلق جھلکے گا' اللہ تعالیٰ کی محبت چھلکے گی۔ (خزائن شریعت وطریقت)

سبق -113　تعلیم کتاب اور تزکیہ کا ربط

قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اخلاص بغیر اہل اللہ کی جوتیاں اٹھائے مل ہی نہیں سکتا۔ اس لیے مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ تبلیغی دوروں سے واپسی پر خانقاہوں میں اہل اللہ کی خدمت میں جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ مخلوق سے خلط ملط سے دل پر غبار سا آ جاتا ہے جس کی صفائی خانقاہوں میں جا کر کراتا ہوں۔ اسی طرح ریا' تکبر' کینہ' عجب اور حسد وغیرہ تمام باطنی رذائل کا علاج خانقاہوں میں کیا جاتا ہے اسی کا نام تزکیہ ہے۔ (خزائن شریعت وطریقت)

سبق -114　اللہ والوں کے پاس کیا ملتا ہے؟

اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ظاہرِ نبوت ہے اور ایک باطن نبوت ہے۔ ظاہر نبوت یعنی اعمال ظاہرہ تو کتب سے مل جاتے ہیں کہ مغرب کی اتنی رکعات فرض ہیں' عشاء کی اتنی ہیں' اوّابین اور اشراق وغیرہ کی اتنی رکعات ہیں لیکن باطن نبوت کتابوں سے نہیں ملتا' مثلاً صبر' شکر' تسلیم ورضا' تواضع' فنائیت' اخلاص' احسان' غضب میں اعتدال' شہوت کا ضبط' ورع وتقویٰ وخشیت قلب وغیرہ یہ سب باطن نبوت ہے۔ کتابوں کے اوراق اس کے حامل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ یہ باطن نبوت بہ فیضان ولایت عطا ہوتا ہے یعنی اہل اللہ کے سینوں سے سینوں میں منتقل ہوتا ہے۔ اہل اللہ کے پاس کوئی رہتا ہے یا چلہ لگا کر گھر واپس جاتا ہے تو لوگ دریافت کریں گے کہ کیا ملا تو ممکن ہے بے چارہ صوفی گھبرا جائے اور نہ بتا سکے لیکن جو ملا ہے وہ جب وقت آئے گا تو ظاہر ہو جائے گا مثلاً جب مصائب آئیں گے تو صبر ورضا میں خانقاہ کی برکات معلوم ہوں گی۔ فیضان مشائخ کا اثر غصہ اور شہوت کے ضبط میں معلوم ہوگا اپنے کو حقیر سمجھنا' مخلوقِ خدا کے ساتھ حسنِ ظن' مخلوق کی خیر خواہی' ایثارِ نفس' اکرام مومن وغیرہ میں معلوم ہوتا ہے۔ (خزائن شریعت وطریقت)

اہل دنیا اور اہل دین کے بڑھاپے کا فرق

ارشاد فرمایا کہ بڈھے جانور کا گوشت پسند نہیں کیا جاتا۔ جو انسان جانوروں کی طرح زندگی گزار کر بوڑھا ہو جاتا ہے وہ بے قدر و بے قیمت ہو جاتا ہے چنانچہ لندن میں بوڑھے ماں باپ کو انگریز مرغی فارم کی طرح اولڈ ہاؤس میں ڈال آتے ہیں جہاں وہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ہیں اور بزرگان دین بوڑھے ہو کر اور زیادہ معزز اور قیمتی ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے اہل دنیا اور اکابر علماء ان کی خدمت کو اور ان کی جوتیاں اٹھانے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ کہیں لے جانے کے لیے ایک بار حضرت شیخ الہند اور دوسرے بڑے علماء نے اپنے کندھوں پر اٹھایا تو حضرت گنگوہی نے غایت تواضع سے یہ شعر پڑھا۔

مرا اک کھیل خلقت نے بنایا — تماشے کو بھی تو میرے نہ آیا

اور اس زمانے میں شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جو آخر میں پاؤں سے معذور ہو گئے تھے اکابر علماء بڑے بڑے جلسوں میں اپنے کندھوں پر اٹھائے پھرتے تھے۔ (خزائن شریعت و طریقت)

سبق -116 گناہ سے نہ بچنے کے بیہودہ بہانے

لوگ کہتے ہیں کہ بدنظری کی پچاس برس پرانی عادت ہے اب کیا چھوٹے گی لیکن جب دل کا ڈاکٹر کہتا ہے کہ آپ کے دل کا والو بند ہو رہا ہے' چکنائی نہ کھانا تو وہاں نہیں کہتے کہ صاحب پچاس برس تک مکھن کھا چکا ہوں' اب مکھن چھوڑنا میرے لیے بہت مشکل ہے' بولیے! اس وقت کوئی یہ کہتا ہے؟ ہارٹ اسپیشلسٹ کے کہنے سے' جان بچانے کے لیے فوراً مکھن چھوڑ دیتے ہیں' اسی طرح گناہ سے بچنے کی طاقت ہوتے ہوئے پھر اس طاقت کو استعمال نہ کرنا' کیا اپنے پیر پر کلہاڑی مارنا نہیں ہے؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف دل کے نہیں سارے اعضاء کو گناہوں سے بچانے کے اسپیشلسٹ ہیں' تو جب ڈاکٹر کے کہنے سے جان بچانے کے لیے پچاس برس پرانی مکھن کی عادت چھوڑ دی کہ جب دل ہی نہ رہا تو مکھن کا کیا کریں گے تو سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے گناہ کیوں نہیں چھوڑتے اور کیوں نہیں کہتے کہ جب مولیٰ ہی نہ ملا تو دل کو کیا کروں گا؟ اگر اسی وقت حالتِ گناہ میں موت آ جائے تو کیا ہو گا؟ (خزائن شریعت و طریقت)

اصلاح نفس کا مختصر نصاب

(۱)...... حسب استعداد اپنی قوت اور نشاط کا لحاظ رکھتے ہوئے ذکر اللہ کا اہتمام کرے۔ کلمہ طیبہ سو مرتبہ اس طرح کہ آٹھ دس مرتبہ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھے۔

(۲)...... سو مرتبہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ پڑھے۔

(۳)...... سو مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ پڑھیں اور جب کبھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو ندامت کے ساتھ توبہ واستغفار کرنے میں تاخیر نہ کریں بلکہ روزانہ صلوٰۃ توبہ پڑھ کر تمام چھوٹے بڑے گناہوں کی معافی مانگنے کا معمول بنالیں، اس کی برکت سے حق تعالیٰ شانہ سے تعلق قوی تر ہوتا چلا جائے گا اور گناہوں سے نفرت ہو جائے گی۔

(۴)...... نماز کی ادائیگی میں سستی ہرگز نہ کرے۔

(۵)...... اور نامحرم بے پردہ عورتوں اور بے ریش لڑکوں پر نظر نہ ڈالے اس طرح قلب کی حفاظت ہوگی اور تقویٰ کا نور حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق صحیح کرنے کے لیے ان پانچ باتوں پر عمل کرنا بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جس کا جی چاہے تجربہ کر لے۔ (خزائن شریعت وطریقت)

سبق -118 غم پروف دل

اللہ کی محبت دل میں آجانے کے بعد اگر کبھی کسی مصلحت کے پیش نظر مثلاً تمہاری ترقی یا خطاؤں کی معافی کے لئے تم کو غم بھی دیں گے تو بھی ہم تمہارے دل میں غم نہیں گھسنے دیں گے۔ اگر مغربی ممالک واٹر پروف گھڑیاں بنا سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے عاشقوں کے دل غم پروف بنا سکتے ہیں۔ چاروں طرف غم ہوگا لیکن ان کے دل میں نہیں گھسے گا۔

دل گلستاں تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار ۔۔۔ دل بیاباں کیا ہوا عالم بیاباں ہوگیا

اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ دل میں خوشی دیتے ہیں جب دل میں خوشی ہوتی ہے تو سارے عالم میں خوشی معلوم ہوتی ہے یہ آنکھیں دل کے تابع ہیں جیسا دل ہوتا ہے ویسا ہی آنکھوں سے نظر آتا ہے۔ (محاسن اسلام)

مہر نبوت دلیل صداقت نبوت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرامین نبوت پر جو مہر لگایا کرتے تھے اس کی تصویر ایک صاحب لے کر آئے جس پر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس طرح لکھا ہوا ہے کہ اللہ سب سے اوپر اس کے نیچے رسول اور اس کے نیچے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مہر نبوت کو دیکھ کر حضرت والا نے فرمایا کہ مہر نبوت صداقتِ نبوت کی دلیل ہے۔ دیکھئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہلے اللہ پھر رسول پھر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) لکھوایا۔ یہ دلیل ہے کہ آپ سچے نبی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا نام سب سے نیچے رکھا اس کے بعد رسول اور اس کے بعد سب سے اوپر اللہ۔ یہ ترتیب بتا رہی ہے کہ آپ سچے نبی ہیں۔ اگر کوئی جھوٹا نبی ہوتا تو پہلے اوپر اپنا نام لکھتا۔ پھر رسول پھر اللہ۔ اُس کو اِس ادب کی تمیز ہی نہ ہوتی۔ مگر سبحان اللہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کیا شان ہے، مہر نبوت دلیل نبوت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے نبی ہونے کی یہی دلیل ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام سب سے اوپر رکھا اور اپنا نام سب سے نیچے رکھا۔ یہ فنائیت اور ایسی عقل وفہم دلیل نبوت ہے۔ جعلی نبی کو یہ تمیز، یہ ادب اور اتنی عقل وفہم ہو ہی نہیں سکتی اور نبوت کی ایک دلیل التحیات کی یہ عبارت بھی ہے۔ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ عبد پہلے فرمایا پھر رسول فرمایا۔ عبدیت کو رسالت پر مقدم کیا۔ پہلے آپ بندہ ہیں پھر رسول ہیں۔ عبد کامل ہونا یہ رسول ہونے سے بھی افضل ہے اور عبدِ کامل رسول ہی ہوسکتا ہے۔ مگر عبدِ کامل ہونا پہلے دکھایا کہ میں اللہ کا کامل بندہ ہوں اس کے بعد رسول ہوں، عبدیت کاملہ کے بعد رسالتِ کاملہ ہے۔ مہر نبوت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو سب سے نیچے رکھنا عبدیت کاملہ کی دلیل ہے اور آپ کے سچے نبی ہونے کی دلیل ہے۔ (خزائن شریعت وطریقت)

سبق -120　قیامت کی دو قسمیں

میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بزرگ دوسرے بزرگ سے ملنے جارہے تھے تو دوپہر کو بارہ بجے تھوڑی دیر ایک درخت کے سایہ میں آرام کرنے بیٹھ گئے۔ تین چار میل دور بزرگ کا گھر رہ گیا تھا اور آئے تھے دس بیس میل سے۔ اس درخت پر چڑیاں بیٹھی ہوئی آپس میں کہہ رہی تھیں کہ یہ بزرگ جن بزرگ سے ملنے جارہے ہیں ان بزرگ کا تو انتقال ہوگیا یہ خواہ مخواہ جارہے ہیں۔ ان کو کشف کے ذریعہ سے

چڑیوں کی آواز کا مطلب منکشف ہوگیا۔ بزرگ نے سوچا کہ انتقال تو ہوگیا مگر چلو چل کے ان کے اعزہ سے تعزیت کرلیں گے۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ وہ بزرگ ہٹے کٹے صحیح سالم موجود ہیں۔ کہا حضرت کیا اس زمانہ میں چڑیاں بھی جھوٹ بولنے لگی ہیں۔ بزرگ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے بتایا کہ چڑیوں نے تو مجھے آپ کے انتقال کی خبر دی تھی' بزرگ نے پوچھا کیا وقت تھا وہ؟ انہوں نے بتایا کہ ٹھیک بارہ بجے کا وقت تھا۔ بزرگ نے فرمایا کہ چڑیوں نے صحیح کہا میں اس وقت اللہ کے ذکر سے غافل ہوگیا تھا' جو خدا سے غافل ہوجاتا ہے وہ مردہ ہی ہے۔ (مواعظ جلد ۳)

سبق -121　حرام خوشیوں کا انجام تلخ زندگی

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے میری ناخوشی کی راہ سے حرام خوشیوں کو امپورٹ کیا۔ راستہ چلتے اگر دوسروں کی بہو بیٹی کو دیکھا' سینما' وی سی آر' ننگی فلمیں' ویڈیو وغیرہ حرام چیزوں سے تم نے خوشی حاصل کی تو یاد رکھو میرا اعلان:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکاً. (پ ۱۶۔ سورۂ طٰہٰ آیت ۱۲۴)

جو میری یاد سے اعراض کرے گا میں اس کی زندگی تلخ کردوں گا۔ شیطان بعض بے وقوفوں کو بہکاتا ہے۔

آج تو عیش سے گزرتی ہے　　عاقبت کی خبر خدا جانے

نقد نرائن کرلو اور حسینوں کے ہر ڈیزائن کو دیکھ لو اور کسی کو ریزائن نہ کرو تو ایسا شخص پھر اللہ کے خزائن سے محروم رہتا ہے اور جو ان مختلف ڈیزائنوں کو اللہ کے لیے ریزائن دے دے تو اللہ کے خزائن اس پر برس جائیں گے اور اگر ان کے ڈیزائن کو ریزائن نہ کرو گے تو رام نرائن ہوجاؤ گے۔ وہ پتھر کے بتوں کو پوجتے ہیں ہم اگر زندہ بتوں کو پوجنے لگیں تو بتاؤ کیا فرق ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو میری ناراضگی کا اقدام کرتا ہے تو میری نافرمانی کا زیرو پوائنٹ (نقطۂ آغاز) میرے عذاب اور پریشانی کا نقطۂ آغاز ہے۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ آہ جو مجھے ناراض کرتا ہے اور چوری چھپے حرام مزے لوٹتا ہے تو اے دنیادار سمجھ لے کہ میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔ میرا شعر ہے۔

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہل جہاں سے　　کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

(مواعظ جلد ۳)

محبت اور آداب محبت

حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں ہے کہ ایک بھک منگے کو اللہ تعالیٰ نے سلطنت دی اس طرح کہ رات کو بادشاہ مر گیا اور اس کے کوئی جانشین اولاد نہیں تھی تو پارلیمنٹ میں یہ طے ہوا کہ صبح صبح شاہی محل کے دروازہ پر جو سب سے پہلا انسان آئے گا اسی کو بادشاہ بنادیں گے۔ بس صبح ہی صبح ایک بھک منگا پہنچ گیا جو سات پشتوں سے بھک منگا چلا آرہا تھا' کہا اللہ کے نام پر دو روٹی دو۔ بس کیا کہنا تھا سب سپاہیوں نے پکڑ لیا' یہ پہلے تو بہت گھبرایا کہ کون سا جرم کیا مگر جب نہلا دھلا کر اس کو شاہی لباس پہنایا تب وہ سمجھا کہ ارے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھک منگے کو بادشاہ بنادیا۔

بادشاہ بنتے ہی بس فوراً مزاج بدل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آداب سلطنت سکھا دیئے اور سارے فیصلے صحیح کردیئے۔ فرامین شاہی جاری کردیئے ان کے بعد دو وزیروں سے کہا ارے وزیرو میری بغل میں ہاتھ لگا کر مجھے اٹھاؤ اور جیسے اپنے بادشاہ کو لے چلتے تھے مجھے لے چلو۔

ایک وزیر نے کہا حضور اب تو آپ بادشاہ ہیں اگر جان بخش دیں تو ایک سوال کروں؟ کہا معاف ہے' وزیر نے کہا آپ تو سات پشت سے بھک منگے تھے یہ شاہی فیصلے آپ نے کیسے کیے اور یہ آدابِ سلطانی آپ کو کیسے معلوم ہوگئے' آپ نے تو بادشاہوں کو کبھی دیکھا بھی نہیں' اس نے کہا جو خدا ایک بھک منگے کو سلطنت عطا کرسکتا ہے وہ آداب سلطنت بھی سکھا سکتا ہے' اسی طرح جو اللہ کسی کو ولی بناتا ہے تو آداب ولایت بھی اس کو سکھا دیتا ہے۔

محبت تجھ کو آدابِ محبت خود سکھا دے گی

اللہ تعالیٰ جب اپنا بناتا ہے تو اپنے دوستوں کو اخلاق و ایمان و یقین خود دے دیتا ہے۔ پہلے ڈپٹی کمشنر کا سلیکشن ہوتا ہے' بنگلہ بعد میں ملتا ہے' سرکاری موٹر' سرکاری جھنڈا' سکیورٹی پولیس بعد میں ملتی ہے۔ اسی طرح اللہ کے یہاں فیصلہ پہلے ہوتا ہے کہ مجھے اس کو اپنا ولی بنانا ہے' اسی لیے کہتا ہوں اللہ کے یہاں فیصلہ کرالو' دُعا مانگ لو کہ اے اللہ مجھے اپنا ولی بنانے کا فیصلہ کردیجئے جب فیصلہ ہوجائے گا باقی نعمتیں ولایت کے بعد میں خود مل جائیں گی۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (مواعظ جلد ۳)

بیویوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی سفارش

یہ بیویاں اللہ کی بندیاں بھی ہیں ان کی اللہ تعالیٰ نے سفارش نازل کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ اے ایمان والو! تم ان بیویوں کو خالی بیویاں مت سمجھو یہ میری بندیاں ہیں۔

ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ اگر کسی کی بیٹی کو کوئی ستا رہا ہے تو آپ بتایئے اس بیٹی کا باپ اس کو دوست بنائے گا؟ تو اگر ہم اپنی بیویوں کو ستائیں گے تو بیوی کا ابا تو غمگین ہوگا ہی ربا (یعنی حق تعالیٰ) بھی غضبناک ہوگا کہ یہ میری بندی کو ستا رہا ہے۔ پھر کیا ہوگا اس کا؟ آج جس کو دیکھو بیوی کی پٹائی کر رہا ہے ذرا ذرا سی بات پر لڑ رہا ہے ان کی آہ سے ڈریئے۔

میں اپنا تجربہ بتا رہا ہوں کہ جتنے لوگوں نے اپنی بیویوں کو ستایا اور رلایا اور ٹھنڈی آہ کھنچوائی، میں نے ان کو دیکھا کہ کسی کو فالج گرا، کسی کو کینسر ہوا۔ آنکھوں سے دیکھا ہوا حال بتا رہا ہوں اور جس نے اللہ کی ان بندیوں پر رحم کیا وہ اتنا جلد ولی بنا ہے جس کی حد نہیں۔

حضرت شاہ مظہر جان جاناں رحمہ اللہ اتنے نازک طبع تھے کہ اگر بازار سے گزرتے ہوئے کسی کی چارپائی ٹیڑھی پڑی ہوئی دیکھ لی تو سر میں درد، بادشاہ نے پانی پیا، پیالہ صراحی پر ترچھا رکھ دیا تو سر میں درد ہوگیا۔ اتنے حساس اتنے نازک طبع کو حکم ہو رہا ہے۔ آسمان سے الہام ہو رہا ہے کہ اے مظہر جان جاناں اگر تم چاہتے ہو کہ تم کو درجہ اعلیٰ ملے تو ایک بیوہ عورت ہے زبان کی کڑوی ہے مگر دل کی اچھی ہے اس سے شادی کرلو۔ تلاوت، نماز وغیرہ کی پابند ہے مگر زبان کی کڑوی ہے۔ اب یہ صبح وشام اس کی کڑوی باتیں سن رہے ہیں۔

فرمایا: اسی بندی کی کڑوی باتوں سے مظہر جان جاناں کو اللہ تعالیٰ نے اتنا اونچا مقام عطا فرمایا کہ سارے عالم میں میرا ڈنکا بج رہا ہے۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

کہ ایک شخص کی بیوی سے کھانے میں نمک سخت تیز ہوگیا کہ کھایا نہیں گیا فاقہ سے سوگیا اور آسمان کی طرف دیکھا اور اللہ تعالیٰ سے معاملہ کرلیا کہ اے اللہ یہ میری بیوی تیری بندی ہے آج اس سے نمک تیز ہوگیا ہے اس نے ہمیشہ خدمت کی ہے میں آپ کیلئے اس کو معاف کرتا ہوں۔ قیامت کے دن مجھے بھی معاف کر دینا۔ جب انتقال ہوا تو ایک ولی اللہ نے خواب میں دیکھا تو

پوچھا کہ بھائی تیرا کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حساب کیا اور فرمایا کہ تمہارے بہت سے گناہ بھی ہیں۔ میں تم کو دوزخ میں قانون کی رو سے ڈال سکتا ہوں لیکن تم نے ہماری بندی پر رحم کیا تھا اور اس کی خطا کو معاف کیا تھا میں اس کی برکت سے تمہاری زندگی بھر کی خطائیں معاف کرتا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو جہاں بندوں سے تعلق ہے وہیں پر بندیوں سے بھی ہے نگران کی خطاؤں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بیویاں ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ اگر ان سے فائدہ اٹھانا ہے تو ان کی ٹیڑھی پسلی سے فائدہ اٹھالو۔

بتاؤ۔ ہماری یا تمہاری پسلی سیدھی ہے یا ٹیڑھی؟

ٹیڑھی ہے تو کیا آپ کسی ہسپتال میں ایڈمٹ ہوتے ہیں اس کو ٹھیک اور درست کرانے کیلئے؟ ڈاکٹر سے کبھی درخواست کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم نبوت دیکھو کیا شان نبوت ہے کس انداز سے سمجھا رہے ہیں کہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہو رہے ہو اگر بیوی بھی ایسی مل جائے تو اسے برداشت کرلو۔

اور اگر سیدھی کرو گے تو توڑ دو گے یعنی طلاق کی نوبت آجائے دو خاندان تباہ ہوجائیں گے خاندان میں آگ لگ جائیگی۔ چھوٹے چھوٹے بچے روئیں گے کہ میرے ابو کو کیا ہوگیا کہ میری اماں کو طلاق دے دی اور اگر تم نے گزار دیا تو گزر جائے گی اور اس میں سے جو اولاد پیدا ہوگی ان میں اگر کوئی عالمؒ حافظ قاری ہوگیا تو قیامت کے دن ان شاء اللہ جنت بھی پاؤ گے۔ دنیا تو مزے دار گزرے گی ہی جنت بھی پا جاؤ گے۔ (محاسن اسلام)

سبق -125 آخرت سے غفلت کا انجام

کراچی کے ایک بڑے رئیس نے کہا ہم روزہ نماز نہیں جانتے ہمارے پاس اتنی دولت ہے کہ سات پشت تک کھائے گی۔ بس اس کے بعد ہی اللہ کا غضب آیا جس کی وجہ سے پیٹ میں کینسر پیدا ہوگیا اور ایک تولہ جو کا پانی نلکی کے ذریعے دیا جاتا تھا گلے میں بھی کینسر کا اثر ہوا کوئی چیز کھا نہیں سکتے تھے اسی طرح سوکھ کر ختم ہوگئے۔

اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کو سکھ میں یاد کرو تا کہ اللہ تعالیٰ دکھ میں تمہیں یاد رکھے۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنے اصلی وطن آخرت کی تیاری کی فکر نصیب فرمائیں۔ اور ملک پاکستان کی حفاظت فرمائیں۔ (از مواعظ درد محبت) (محاسن اسلام)

علم کی فضیلت

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمہ اللہ بڑے زبردست عالم بزرگ تھے۔
فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں بہت غریب تھا۔ میرے پاس پیسے نہیں تھے کہ چراغ کے لئے تیل کا انتظام کروں تو چاند کی روشنی میں کتابیں پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بلند درجہ کا مفسر بنایا اور اللہ تعالیٰ نے وہ دن بھی دکھایا کہ کہاں اتنے غریب اور کہاں یہ حالت کہ امیروں نے ان کی جوتیاں اٹھانی شروع کر دیں۔ جب علم کی دولت آتی ہے اور انسان اللہ والا بنتا ہے اور اللہ پر فدا ہوتا ہے تو پھر سارا جہان اس پر فدا ہونے لگتا ہے۔

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری　　اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

اللہ تعالیٰ اپنے عاشقوں کے دل کو اپنی محبت کی دولت عطا فرماتے ہیں۔ جو اللہ وزیروں اور بادشاہوں کو تخت و تاج کی بھیک دے سکتا ہے وہ اللہ جس کے دل میں آئے گا تو اس کی سلطنت کا کیا عالم ہوگا۔ (محاسن اسلام)

سبق -127　کیا دنیا اور آخرت جمع ہو سکتی ہیں؟

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ دنیا میں اس طرح رہو کہ جیسے دریا میں کشتی چلتی ہے پانی کشتی کو چاہیے یا نہیں پانی ضروری ہے لیکن وہی پانی کشتی میں گھسنے لگے تو کشتی ڈوب جائے گی۔ اسی طرح دنیا بہت ضروری ہے لیکن اگر دل کے اندر گھس گئی تو پھر خیریت نہیں۔ آخرت کی کشتی کو ڈبو کر رکھ دے گی دنیا ہاتھ میں ہو جیب میں ہو اور گرد ہو بس دل میں نہ ہو جس کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو نافرمانی میں مبتلا نہ ہو تو سمجھ لو کہ دنیا اور آخرت جمع ہو گئی۔
پھر یہی دنیا سبب آخرت بن جائے تو دنیا بہترین پونجی ہے اس طرح کہ کرنسی ٹرانسفر کرتے رہو۔ نماز روزہ کرتے رہو۔ نماز فجر سے ظہر تک فیکٹری چلاؤ کون منع کرتا ہے' ظہر سے عصر تک کتنا فاصلہ ہے۔ پھر سال میں ایک ماہ کا روزہ رکھ لو۔ اگر حج فرض ہو تو زندگی بھر میں ایک مرتبہ حج کر لو۔ سال میں ایک لاکھ نفع ہوا تو اڑھائی ہزار زکوۃ نکال دو۔ اب حال یہ ہے کہ اڑھائی ہزار کو للچائی نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور ساڑھے ستانوے ہزار پر نظر نہیں جاتی۔ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ کا شعر ہے۔

قدم سوئے مرقد نظر سوئے دنیا　　کدھر جا رہا ہے کدھر دیکھتا ہے

(محاسن اسلام)

اللہ تعالیٰ سے ہماری غفلت کا اصل سبب

ہمیں اللہ والوں کی صحبت نہیں ملی ہم گرگسوں میں رہے اور گرگس (گدھ) کا کام یہ ہے کہ مری ہوئی بھینس تلاش کرتا ہے کوئی مردہ ہو اس کو کھاتا ہے، ہم چونکہ دنیا کے مردار میں پھنسے ہوئے ہیں ہم کو نفس کی فطرت نے یہی گندگی دکھائی اس لئے اس سے چمٹے رہے ذرا اللہ والوں کے ساتھ رہو تو آپ کی دنیا بھی برکت والی ہوگی اور سکون بھی ملے گا۔ اللہ والوں کی صحبت کے بغیر عمل کی توفیق اور ہمت نہیں ہوتی۔ آدمی کمزور اور بزدل رہتا ہے۔ جو اللہ کے ہو گئے آج ان کے تذکرے عزت سے ہو رہے ہیں کہ اللہ کے نام پر اپنے آپ کو فدا کر دیا۔ عزت اللہ کے لئے ہے جب اس پر عزت فدا کرو گے تو تمہیں بھی عزت مل جائے گی۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ایک دن دنیا سے جانا ہے یا نہیں؟ جب جائیں گے تو ہم اپنے ساتھ کیا کیا لے جائیں گے۔ کتنے ہی فیکٹری کے مالک بن جاؤ مگر جانا ہے تو صرف کفن لے کر جاؤ گے جب موت کی بیہوشی آتی ہے تو دنیا سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ ملازم آکر بتاتا ہے کہ ابھی ابھی ایک کروڑ کا نفع ہوا مگر سیٹھ صاحب سنتے ہی نہیں۔

قضا کے سامنے بیکار ہو جاتے ہیں حواس اکبر کھلی ہوتی ہیں گو آنکھیں مگر بینا نہیں ہوتیں

(محاسن اسلام)

سبق -129 آخرت کی کرنسی

باپ دادا کو دفن کرنے والے دوستو! سوچ لو ایک دن ہماری بھی باری آنے والی ہے وہاں پر ڈالر کی کرنسی کام نہیں دے گی وہاں نماز، روزہ عبادت کام دے گی ماں باپ کی محبت و خدمت کام دے گی۔ اپنی بیویوں کو آرام سے رکھنا کام دے گا یہ آخرت کی کرنسی ہے۔ جو زندگی میں اس دنیا سے آخرت کی طرف ٹرانسفر کی جاتی ہے۔ ہر ملک کے بدلنے سے کرنسی بدل جاتی ہے۔ تو آخرت کی کرنسی کیوں نہیں بدلے گی۔ آخرت میں دنیا کی کوئی کرنسی کام نہیں آئے گی۔ اس لئے ایک بزرگ سے کسی نے عرض کیا کہ مجھے کوئی مختصر نصیحت کر دیجئے فرمایا دو نصیحتیں کرتا ہوں۔ (۱) دنیا کیلئے اتنی محنت کرو جتنا دنیا میں رہنا ہے۔ اور فرمایا آخرت کے لئے اتنی محنت کرو جتنا تمہیں آخرت میں رہنا ہے۔ (محاسن اسلام)

رمضان اس طرح گزاریں

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے کتنے پیارے انداز میں فرمایا ہے کہ اے ایمان والوتم پر روزہ فرض کیا جاتا ہے كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ گھبرانا مت تم سے پہلے بھی روزہ فرض تھا اس لئے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ تھوڑی سی مشقت ہے لیکن اس کا انعام کیا ہے انعام اتنا بڑا ہے کہ جس کو دنیا میں بڑا انعام مل جائے تو بڑی سے بڑی مشقت اٹھانے کو تیار ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے روزے کا انعام بیان فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کہ تم روزے کی برکت سے میرے دوست بن جاؤ گے میں تمہاری غلامی پر اپنی دوستی کا تاج رکھ دوں گا۔ (محاسن اسلام)

روحانی بلڈ گروپ

یہ مبارک مہینہ آنے والا ہے چند دن بعد آپ ان شاء اللہ حالت رمضان میں ہوں گے۔ اس لئے مشورہ دے رہا ہوں کہ جس کو جہاں مناسبت ہو روحانی بلڈ گروپ کے مطابق اپنے اپنے مشائخ کے ساتھ رمضان گزار لے تو میں امید رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ رمضان المبارک اور صحبت اہل اللہ کے ڈبل انجن سے وہ قرب الٰہی کے مقام بلند پر پہنچ جائے گا اس لیے رمضان کے مہینے سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ خوش ہونا چاہیے کہ روزہ فرض کر کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا دوست بنانے کا انتظام فرمایا ہے۔ جب تم ایک مہینہ تک جائز نعمتوں اور جائز خواہشات سے اپنے نفس کو بچاؤ گے کہ دن بھر رزق حلال بھی نہ کھاؤ گے نہ پیو گے تو اس مشق کے بعد امید ہے کہ بعد رمضان تم حرام چھوڑنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

رمضان شریف کی یہی فضیلت کافی ہے کہ روزہ داروں کی عرش کے سائے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت ہوگی کہ تم لوگوں نے میری وجہ سے اپنے پیٹ کو تکلیف دی ہے لہٰذا اب قیامت کے دن اطمینان سے کھاؤ جبکہ سب گرمی سے پسینہ میں شرابور حساب دے رہے ہیں اور تم کو ہم میدان محشر کی گرمی سے نکال کر سایہ عرش میں کھلا رہے ہیں۔ کتنی مبارک صحت تھی جس سے تم نے دنیا میں روزہ رکھا اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت دے۔

برکات رمضان سے محرومی

دو بیماریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے انسان روزہ کی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ ان

میں سے ایک بدنظری ہے۔ جو مردوں اور خواتین دونوں کیلئے حرام ہے۔ نظر کی حفاظت پر انعام حلاوت ایمانی ہے کہ تم کو ایمان کی مٹھاس مل جائے گی۔ تو میں رمضان میں اللہ کے نام پر گذارش کرتا ہوں کہ ایک مہینہ کا وعدہ کرلو کہ پورے مہینہ میں بدنظری نہیں کریں گے۔ روزہ رکھ کر بدنظری بہت بڑے خسارہ کی بات ہے اس لئے نفس کو مؤدب و مہذب بنانے کے لئے ایک مہینہ کا کورس کرلو کہ پورے رمضان میں ایک نظر بھی خراب نہیں کریں گے۔

دوسرا مرض جو رمضان میں بہت زیادہ مضر ہے غیبت ہے غیبت کرنے والا اپنی نیکیوں کا مال منجنیق میں رکھ کر جس کی غیبت کر رہا ہے اسکی طرف منتقل کر رہا ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غیبت کا گناہ زنا سے اشد ہے۔ اس لئے کہ زنا کو اللہ نے اپنا حق رکھا ہے یہ حق العباد نہیں لیکن غیبت حق العباد ہے جس کی غیبت کی ہے جب تک اس سے معافی نہیں مانگے گا یہ گناہ معاف نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ جس کی غیبت کی ہے اس کو اطلاع ہو جائے۔ جب تک اس کو اطلاع نہیں ہوئی اس وقت تک اس سے معافی مانگنا ضروری نہیں۔ بلکہ صبح وشام کے جو معمولات ہیں وہ پڑھ کر روزانہ اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ میں نے زندگی میں جس کی غیبت کی ہو، ستایا یا مارا ہو اس سب کا ثواب اے اللہ ان کو دے دے اور ان کو یہ ثواب دکھا کر قیامت کے دن راضی نامہ کرا دینا۔ اپنے والدین کو بھی اس ثواب میں شامل کرلو۔

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرتا ہے یا سنتا ہے وہ اپنے کو اس سے بہتر سمجھتا ہے جو اپنے کو سب سے حقیر سمجھے گا وہ سوچے گا کہ کیا پتہ قیامت کے دن ہمارا کیا حال ہوگا اس لئے نہ غیبت کرو نہ سنو۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ آپ کے سامنے جب کوئی غیبت کرتا تو خاموش رہتے اور جب وہ غیبت کر چکتا تو فرماتے کہ جو کچھ تم نے کہا بالکل غلط ہے ہم ان کو جانتے ہیں وہ ایسے آدمی نہیں ہیں جیسا تم کہتے ہو۔

ایک ماہ کا معاہدہ

تو رمضان میں عہد کر لیجئے کہ ان دو بیماریوں سے بچنا ہے نہ غیبت کرنی ہے نہ سننی ہے اور نہ نظر کو خراب کرنا ہے۔ ایک مہینہ کیلئے نفس کو آسانی سے منالو کہ بھئی معاہدہ کرتے ہیں کہ نہ بدنظری کریں گے نہ جھوٹ بولیں گے نہ غیبت کریں گے اور خواتین یہ معاہدہ کرلیں کہ ہم ایک مہینہ بے پردہ نہیں نکلیں گے شدید ضرورت میں بھی برقعہ سے نکلیں گے اور گھر میں وی سی آر، ٹی وی

بھی نہیں چلنے دیں گے ایک مہینہ کا معاہدہ کرلو اور ہر روز اللہ تعالیٰ سے کہو ہم یہ مہینہ تقویٰ سے گزار رہے ہیں آپ مہینہ کا تقویٰ قبول کر کے گیارہ مہینہ کیلئے بھی ہمیں متقی بنا دیجئے۔

رزق حرام سے حفاظت

اور اس مبارک مہینہ میں اللہ سے رزق حلال مانگو اور رزق حرام چھوڑنے کی تدبیر کرو۔ رو رو کر اللہ سے دعائیں مانگو اور کوشش کرو۔ لیکن جب تک رزق حلال نہ مل جائے جوش میں آ کر موجودہ روزگار کا دروازہ بھی مت چھوڑو۔ یہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا مشورہ ہے بعض لوگوں نے حرام چھوڑ دیا اور حلال بھی نہ پایا تو شیطان آ گیا اور کہا کہ تم نے تو اللہ کیلئے حرام چھوڑا تھا لہٰذا اللہ نے تمہیں حلال بھی نہیں دیا۔ اس طرح اللہ سے بدگمان کر دیا اور بہت سے لوگ کفر تک پہنچ گئے لہٰذا کفر سے بچانے کے لئے یہ مشورہ دیا گیا ہے کفر سے بہتر ہے کہ تم اپنے ایسے روزگار پر نادم گناہ گار رہو اور کوشش بھی کرتے رہو اور نیت کرلو کہ جب حلال مل جائے گا تو جتنی حرام آمدنی کھائی ہے اس کو صدقہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کر دیں گے نیت کر لو اللہ کے ہاں نیت پر بھی مغفرت کی امید ہے اسی طرح یہ کوشش کرو کہ ایک لمحہ بھی اللہ کو ناراض نہ کرو بہت مہنگا سودا ہے بڑی طاقت کو ناراض کر کے چھوٹی طاقتوں کو خوش کرنا یہ عقل ہے یا بے عقلی ہے اور اللہ سے بڑھ کر کس کی طاقت ہے بس اللہ کو ناراض کر کے نفس کو خوش کرنا معاشرہ کو خوش کرنا شیطان کو خوش کرنا اس سے بڑی حماقت کوئی اور نہیں اور اللہ کو خوش کرنے میں آپ کا دل بھی خوش ہوگا ارادہ کر کے دیکھو ان شاء اللہ نصرت الٰہی بھی آ جائے گی۔

مقرب فرشتوں کی آمین

جس دن رمضان کا چاند نظر آئے گا اس دن سے روزہ داروں کی دعاؤں پر عرش اٹھانے والے فرشتوں کی آمین لگ جائے گی اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ اے میرے عرش عظیم کے اٹھانے والے فرشتو! تم میری حمد و ثناء چھوڑ دو میری تسبیحات چھوڑ دو۔ بس میرے روزہ دار بندوں کی دعاؤں پر آمین کہتے رہو پورے رمضان آپ کو عرش اٹھانے والے فرشتوں کی آمین ملے گی اس لئے خوب دعا مانگو اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے اور قبول فرمائے۔ آمین! (محاسن اسلام)

خواتین کیلئے اہم ہدایات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرے اور اس کا دل دُکھادے، اس کے بلانے پر نہ آئے اور شوہر ناراض ہو کر سو جائے تو ساری رات اس عورت پر لعنت برستی ہے۔ اس لئے شوہر کو ناراض مت کرو، کبھی غلطی ہو جائے تو معافی مانگ لو اور اس کو راضی کرلو ورنہ رات بھر تم تسبیح پڑھتی رہو تو قبول نہ ہوگی۔

ماں باپ سے شوہر کی شکایت نہ کریں

ماں باپ کے یہاں جا کر شوہر کی شکایت مت کرو

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہت سی عورتیں شوہر کی ناشکری کرنیکی وجہ سے اور اس کی دی ہوئی چیز میں عیب نکالنے سے جہنم میں جائینگی۔ تم راضی رہو۔ ان شاء اللہ پھر دیکھو جنت میں تمہیں کیا درجہ ملتا ہے۔

شوہر کی ناقدری اور ناشکری نہ کریں

شوہر کی ناقدری مت کرو، اس کی احسان مند اور شکر گذار رہو۔ شوہر کا جیسا گھر ہو، جیسا وہ کھلائے جیسا پلائے، جیسا پہنائے شکر ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ ماں باپ سے جا کر کہو کہ الحمد للہ ہم بہت آرام سے ہیں۔ بلاوجہ ماں باپ سے کہہ کر ان کا دل دکھانا ہے۔ اگر کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو ماں باپ سے مت کہو، دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے روؤ۔

بلا ضرورت نامحرموں سے گفتگو نہ کریں

عورتیں بلا ضرورت غیر مردوں سے بات نہ کریں نہ بلا ضرورت اپنی آواز کو غیر مردوں کو سنائیں، اگر ضرورت سے نامحرم سے بات کرنا ہو تو نرم آواز میں بات نہ کریں۔ اگر بہ ضرورت نامحرم مرد سے بات کرنا پڑے تو اپنی فطری نرم آواز کو تکلف سے بھاری کرلو یعنی فطری انداز کو بدل کر گفتگو کرو۔ اور بقدر ضرورت مختصر بات کرو۔ اس بارہ میں لاپرواہی نہیں کرنی چاہیے۔

شوہر، ساس کا دل نرم کرنے کے دو وظیفے

اگر شوہر تمہیں ستاتا ہے، غصہ والا ہے، ذرا ذرا سی بات پر ڈانٹ لگاتا ہے تو ماں باپ سے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرلو اور جب ہنڈیا پکاؤ تو اسی پانی سے پکاؤ اور پینے کے پانی پر بھی دَم کردو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ سارا گھر شان رحمت والا ہو جائے گا، غصہ کی بیماری نکل جائے گی۔ یہ وظیفہ سات مرتبہ، تینوں وقت پڑھو۔

دوسرا وظیفہ

یَاسُبُّوۡحُ – یَاقُدُّوۡسُ – یَاغَفُوۡرُ – یَاوَدُوۡدُ

شوہر کے سامنے یہ چار نام دل دل میں پڑھتی رہو اور کھانے پینے پر بھی دم کردو۔ جب شوہر پانی مانگے تو اس پانی پرے مرتبہ یہی نام دم کرکے اپنے شوہر کو پلاؤ۔

شوہر سے زیادہ فرمائش نہ کریں

کہیں شادی بیاہ ہو تو شوہر سے یہ مت کہو کہ نیا جوڑا بناؤ بلکہ شریعت کا حکم ہے کہ اپنے آپ کو بنا سنوار کے گھروں سے مت نکلو کہ جس سے بے پردگی ہو۔ شادی بیاہ میں سادے کپڑے پہن کے جاؤ۔ زیادہ سے زیادہ جو پرانے استعمال کے رکھے ہوئے ہیں ان کو پہن کر جاؤ۔ نیا نیا جوڑا غیر مردوں میں پہن کر نکلنا حرام ہے، گناہ کبیرہ ہے۔ عزت والی بندی وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں۔

لہٰذا حکم شریعت کا سن لو کہ بالکل سادے لباس میں جاؤ، استعمال کیا ہوا لباس دوبارہ پہننا خلاف شان نہیں ہے۔ شاندار لباس پہن کر جانا جہاں غیر مردوں کی نظر پڑ جائے یہ غیرت کے بھی خلاف ہے، احتیاط کے بھی خلاف ہے۔ (بعض دفعہ غیر مردوں کی نظر کے برے اثرات مختلف ایسے امراض کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں جن کے علاج سے ڈاکٹر بھی عاجز دکھائی دیتے ہیں کہ بظاہر کوئی بیماری نظر نہیں آتی لیکن حقیقت میں نظر بد وغیرہ کے اثرات ہوتے ہیں جو پورے وجود میں سرایت کر جاتے ہیں۔ اس لئے دنیاوی راحت وسکون کا تقاضا بھی یہی ہے کہ خود کو غیر مردوں کی نظروں سے پوری کوشش کرکے بچایا جائے

ناخن پالش اور لپ اسٹک کا حکم

جو عورتیں ناخن پالش استعمال کرتی ہیں تو جب تک وہ پالش نہیں چھوٹے گی نماز نہیں ہوگی کیونکہ اس کی وجہ سے وضو نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب تک ہونٹوں سے لپ اسٹک نہیں چھوٹے گی وضو نہیں ہوگا۔ اگر دل چاہتا ہے تو ناخن پر مہندی لگالو ورنہ ناخن پالش سے وضو نہیں ہوسکتا۔ خوب سمجھ لو!

عورتوں کا بال کٹوانا

آج کل بعض لڑکیاں مردوں کی طرح بالوں کو کٹوا رہی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو عورت مردوں کی شکل بنائے یا مردوں کے جیسا لباس پہنے، اس پر خدا کی لعنت ہو اور جو مرد عورت کی شکل بنائے اس پر بھی لعنت ہو۔

عورتیں پنڈلیاں اور ٹخنے چھپائیں

عورتوں کو پنڈلی کھولنا حرام ہے۔ آج کل لڑکیاں کرتا تو لمبا پہن رہی ہیں لیکن پنڈلیاں کھلی رکھتی ہیں حالانکہ عورتوں کا تو ٹخنہ بھی چھپنا چاہیے۔

شوہر کے بھائی سے پردہ کا حکم

شوہر کے بھائی سے پردہ ضروری ہے۔ آج کل دیور سے پردہ نہ کرنے کے باعث بے شمار فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔ شوہر کے بھائی سے پوری احتیاط کرو، پردہ کرو، اگر بھائی ناراض ہوتا ہے ہونے دو۔ اللہ تعالیٰ کو راضی رکھو۔

بہشتی زیور کا ساتواں حصہ عورتیں مرد بار بار پڑھیں اس سے اخلاق درست ہوں گے۔ ان شاء اللہ آپ کو بے حد نفع ہوگا۔ (محاسن اسلام)

....

لطف دُنیا کے ہیں کے دن کیلئے
کھو نہ جنت کے مزے ان کے لئے
یہ کیا اے دل تو پھر بس یوں سمجھ
تو نے ناداں گل دیئے تنکے لئے

خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ

بیوی کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں سفارش نازل فرمائی ہے۔ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (سورہ نساء)

اپنی بیویوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ۔ کیوں صاحب اگر ملک کا وزیر اعظم آپ کو خط لکھ دے کہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا کیونکہ تمہاری بیوی میری بیٹی کے ساتھ پڑھی ہوئی ہے تو بتایئے آپ اس کو ستا سکتے ہیں؟

بیوی چاہے جوان ہو چاہے بڈھی ہو چاہے اس کے منہ میں دانت نہ ہوں بلکہ جب بڈھی ہو جائے تو اور زیادہ اس کا خیال رکھو۔ جب جوانی تھی تو خوب رکھا۔ اب دانت ٹوٹ گئے، گال پچک گئے تو اس کو حقیر سمجھ رہے ہیں، یہ بات ٹھیک نہیں۔ اس بڈھی کا بھی خیال کرو کیونکہ وہ تمہارے ہی ساتھ بڈھی ہوئی ہے۔ پہلے طبیعت سے پیار کرتے تھے اب اللہ کا حکم سمجھ کر اس کے ساتھ شفقت کرو۔ اگر اس کے سر میں درد ہو جائے تو دوا لے آؤ۔ اس کے ساتھ رحمت سے پیش آؤ۔

بعض لوگوں کو اس کا غم ہے کہ ہمارے ماں باپ سے غلطی ہوگئی۔ ہماری بیوی جیسی حسین ہونی چاہیے ویسی نہیں ہے۔ اس پر میں عرض کرتا ہوں کہ سب جوڑے مقدر ہیں۔ اللہ کے لکھے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ جس کی قسمت میں اللہ نے جو کچھ لکھ دیا اس پر راضی رہو۔ یہ بیویاں جنت میں حوروں سے زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! جنت میں حوریں زیادہ حسین ہوں گی یا مسلمان بیویاں؟ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ سوال کر کے قیامت تک عورتوں پر احسان کر گئیں۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اُمّ سلمہ! جنت میں مسلمان بیبیاں حوروں سے بھی زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔ پوچھا وَبِمَ ذَاکَ ایسا کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ حوروں نے نمازیں نہیں پڑھیں روزے نہیں رکھے، شوہروں کی خدمت نہیں کی، بچے جننے کی تکلیف نہیں اٹھائی اور مسلمان عورتوں نے نمازیں پڑھی ہیں، روزے رکھے ہیں حج کیا ہے، شوہروں کی خدمت کی ہے، بچے جننے کی تکلیف اٹھائی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر

تشریف لاتے تھے تو مسکراتے ہوئے آتے تھے' آنکھ بند کر کے عرش اعظم پر نہیں رہتے تھے زمین والوں کا حق بھی ادا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ کو اُمت کا کتنا غم تھا۔ ہر وقت کفار سے مقابلہ۔ ایک جہاد ختم ہوا۔ ابھی تلوار رکھنے نہیں پائے کہ دوسرے جہاد کا اعلان ہو گیا۔ لیکن اس کے باوجود کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ گھر میں داخل ہوئے ہوں اور چہرۂ مبارک پر تبسم نہ ہو۔

اپنی بیویوں کے پاس مسکراتے ہوئے آنا' یہ سنت آج چھوٹی ہوئی ہے۔ جو بے دین ہیں وہ بڑی بڑی مونچھیں تان کر آنکھیں لال کر کے گھر آتے ہیں تاکہ ذرا رُعب رہے اور جو دیندار ہیں وہ بایزید بسطامی اور خواجہ معین الدین اجمیری اور فرید الدین عطار بن کر آتے ہیں۔ مراقبہ میں آنکھیں بند کئے ہوئے گویا عرش پر رہتے ہیں۔ زمین کی بات تو جانتے ہی نہیں۔ دونوں زندگیاں سنت کے خلاف ہیں۔ گھر میں اپنی بیویوں کے پاس جایئے تو مسکراتے ہوئے جایئے' ان سے بات کیجئے۔ تسبیحات سے زیادہ ثواب اس وقت یہ ہے کہ بیوی کا حق ادا کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے اچھے اخلاق والا وہ ہے جس کے اخلاق بیوی کے ساتھ اچھے ہیں۔ ہم دوستوں میں خوب ہنسیں گے خوب لطیفے سنائیں گے اور بیوی کے پاس جا کر سنجیدہ بزرگ بن جائیں گے' وہ بے چاری تعجب میں ہے کہ یا اللہ میں دن بھر منتظر تھی کہ رات کو آئے گا تو اپنے شوہر سے ہنسوں بولوں گی اور یہ پتھر کا بت بنا ہوا ہے۔

چشم دید واقعہ ہے کہ ایک صاحب نے محض اس لئے کہ بیوی کالی کلوٹی تھی' محض نفس کی ہوس کی وجہ سے چھ بچوں کی ماں ہو جانے کے باوجود اس کو طلاق دے دی' کہا کہ میری ماں نے غلطی کر دی تھی' میرا اس سے گزارا نہیں ہوگا۔

اس کے بعد دوسری شادی کی اور بہت خوبصورت سے کی۔ چھ مہینے بھی نہیں گذرے تھے کہ فالج گر گیا۔ دس سال تک زندہ رہے بستر پر پیشاب پاخانہ کرتے رہے اور وہ لڑکی بھی بھاگ گئی کہ ایسے سے میرا گذارہ ہوگا۔ دیکھئے یہ انجام ہوتا ہے کسی کی آہ مت خریدیئے۔

مظلوموں کی آہ سے ڈرو کہ جب وہ اللہ کو پکارتے ہیں تو قبولیت حق ان کی دعا کا استقبال کرتی ہے۔

اس لئے عرض کرتا ہوں کہ اپنی اپنی بیویوں سے سابقہ کوتاہیوں کی معافی کرا لیجئے۔ ابھی سویرا ہے' قیامت کا دن بہت گاڑھا دن ہوگا' ان سے کہہ دیجئے کہ اگر مجھ سے کوئی

اذیت پہنچ گئی ہو' غصہ میں کچھ کہہ دیا ہو تو اس کو معاف کردو۔

بیویوں کے معاملہ میں اچھے اخلاق سے پیش آیئے۔ ان کی کڑوی زبان کو برداشت کرلیجئے۔ نہ برداشت ہو تو تھوڑی دیر کے لئے گھر سے باہر چلے جایئے۔ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر بیوی کڑوی بات کررہی ہو تو ایک گلاب جامن اس کے منہ میں ڈال دو تاکہ گالی بھی میٹھی میٹھی نکلے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بعض چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اور اس میں تمہارے لئے خیر ہوتی ہے۔ تم سمجھ رہے ہو کہ اس کی ناک چپٹی ہے' اس کا رنگ کالا ہے' مجھے حسین ملنی چاہیے تھی لیکن ہوسکتا ہے کہ۔ اس کے پیٹ سے اللہ تعالیٰ کوئی ولی اللہ' عالم' حافظ پیدا کردے جو قیامت کے دن آپکے کام آئے۔ اس لئے صورت پہ مت جایئے۔ کالی کلوٹیوں سے ولی اللہ پیدا ہو گئے اور گوری چٹیوں سے بعض وقت نافرمان پیدا ہوئے۔ اس لئے بیویوں کو حقیر مت سمجھئے' رنگ وروغن مت دیکھئے' جیسی بھی ہیں ان سے نباہ کرلیجئے۔ اگر ان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تمہیں ان کے فطری ٹیڑھے پن کو برداشت کرنا پڑے گا۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے کمالاتِ اشرفیہ میں ایک حق بیویوں کا یہ بھی لکھا ہے کہ ہر ماہ ان کو کچھ جیب خرچ دے دو اور پھر اس کا حساب نہ لو کہ تم نے کہاں خرچ کیا۔ اللہ نے جس کو جتنا دیا ہے اسی اعتبار سے کچھ ماہانہ مقرر کردیں۔

ایک صاحب تھے بدنظری میں مبتلا تھے اور کم حسن کی وجہ سے اپنی بیوی کو حقیر سمجھتے تھے۔ ان کو ہیضہ ہو گیا چشم دید واقعہ بتارہا ہوں۔ دست پر دست اور قے پر قے آنے لگی۔ ان کی عورت نے ان کا پیشاب پاخانہ دھویا۔ اتنی خدمت کی اتنی خدمت کی کہ جب وہ شخص اچھا ہو گیا تو پھر رویا کہ اے میری بیوی تو نے میرا پاخانہ دھویا۔ جن عورتوں کو ہم دیکھتے تھے آج ان میں سے کوئی عورت کام نہیں آئی۔ کام تو تو ہی آئی۔ ارے میاں! جب چارپائی پر بڈھا پڑا ہوتا ہے کوئی بیماری آجاتی ہے تو وہی بڈھی کام آتی ہے اس لئے ان کو حقیر نہ سمجھئے۔ اور ان کے حقوق ادا کرنے کی فکر کیجئے۔ (مواعظ درد محبت)

رُوحانی سبق

ملفوظات وارشادات

از محی السنۃ حضرۃ مولانا شاہ ابرارالحق ہردوئی رحمہ اللہ

خلیفہ ارشد حکیم الامت مجددالملت حضرۃ تھانوی قدس سرہٗ

اذان کی حقیقت واہمیت اور اس کے کلمات

ارکان اربعہ میں نماز مہتم بالشان فریضہ ہے۔اذان اسی اہم عبادت کا دیباچہ اور شعار اسلام ہے شریعت کے ہر رکن اور عمل کی انجام دہی کے طریقے بھی قرآن وسنت اور آثار صحابہ سے منقول ہیں تو یہ کیونکر ممکن ہوگا کہ اذان کا صحیح طریقہ نہ بتایا گیا ہو، کیا اس کے بارے میں بالکل آزادی، کھلی چھوٹ اور من مانی کی اجازت ہوگی؟

کلماتِ اذان میں بیجا کھینچ تان کرنے کا حکم

ائمہ کرام اور ارباب علم وفن نے باقاعدہ طور پر اس کے ضوابط اور اصول مقرر فرمادئے ہیں اور ان ضوابط اور قیود کی پوری پابندی کرتے ہوئے اس عظیم عمل کی بجا آوری صحیح قرار دی جائے گی، حدود وقیود سے متجاوز ہوکر کلمات اور حروفِ اذان میں محض لوگوں کو خوش کرنے کیلئے بیجا کھینچ تان کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔

آواز بنا بنا کر اذان دینے پر ناپسندیدگی

حدیث شریف میں ہے کہ یحییٰ بکاؤ کہتے ہیں میں حضرت ابن عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے خانۂ کعبہ کا طواف کررہا تھا، حرم محترم کے مؤذنوں میں سے ایک شخص نے ملاقات کرنے کے بعد کہا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے محبت کرتا ہوں، حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: میں تم سے اللہ کے واسطے بغض رکھتا ہوں کیونکہ تم پیسوں کیلئے آواز بنا بنا کر اذان دیتے ہو۔(ابن کثیر۔ف: اذان میں خوش آوازی بلاشبہ مستحسن اور مطلوب ہے لیکن حد شرعی کے اندر نہ کہ گانے والوں کی طرح۔(امام دارالہجرۃ)

کس قدر عجیب بات ہے

اذان میں بے شک اعلان واجہار مقصود ہے،اس سے کسے انکار ہے،مگر یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ اس اعلان کو غلط طور پر حروف کی کھینچ تان پر جوڑ دیا گیا ہے۔ اعلان اور آواز کی بلندی دور تک پہنچنا اس کا تعلق سینے کی طاقت اور انسان کی پھیپھڑوں کی قوت سے ہے،ایک کمزور انسان کتنا ہی کھینچ تان کرے اس کی آواز میذنہ (اذان گاہ) سے باہر بھی نہ جاسکے گی۔

مؤذن کا رتبہ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ اگر میں قسم کھالوں تو میری قسم درست ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو چاندوسورج کے اوقات طلوع وغروب وغیرہ کو محفوظ رکھنے والے ہیں یعنی مؤذن لوگ اور یہ حضرات اپنی لمبی گردنوں سے قیامت کے دن پہچان لئے جائیں گے۔ (کنز العمال)

اقامت

اقامت میں اذان کی طرح ٹھہر ٹھہر کر کلمات نہ کہے جائیں بلکہ **الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر** چاروں ایک سانس میں اور ہرا کبر کی را کو ساکن اور پر پڑھا جائے۔

اشهدان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله دونوں ایک سانس میں مگر اللہ کی ہا کو ساکن پڑھیں پہلے اللہ کو پیش دے کر وصل نہ کیا جائے۔

اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله دونوں ایک سانس میں ادا کریں مگر پہلے اللہ کی ھا کو زیر دیئے بغیر تجوید کے قاعدہ کا وصل کلمات اذان میں نہیں ہے بلکہ حدر (جلدی) صوتی (آوازی) ہے۔

حی علی الصلوه حی علی الصلوه دونوں کو ایک سانس میں پڑھیں لیکن پہلے الصلوہ کی ھا کو ھا ہی پڑھا جائے اس کو ۃ اور زیر کے ساتھ پڑھ کر وصل نہ کیا جائے۔ اسی طرح **حی علی الفلاح** کے دونوں کلمے ایک ساتھ پڑھیں مگر پہلی ح کو زیر دے کر وصل نہ کیا جانا چاہئے۔

قد قامت الصلوه کے دونوں کلمے بھی ایک سانس میں ادا کئے جائیں اس میں بھی اس بات کا خیال ضروری ہے کہ پہلے الصلوہ کی ھا کو ھا ہی پڑھا جائے ۃ بنا کر پیش کے ساتھ پڑھنے اور وصل کرنے سے احتراز کیا جائے۔

آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ تینوں کلموں کو ایک ہی سانس میں پڑھا جائے تاکہ اقامت سنت کے مطابق ادا ہو کر باعث ثواب وانوار برکات ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (اذان اقامت اور تکبیر افتتاح جزم کے ساتھ ہے) الاذان جزم والاقامۃ جزم والتکبیر جزم (طحاوی علی المراقی ص ۱۰۵)

نوٹ۔ کلمات اذان کی طرح کلمات اقامت کا بھی سننے والوں کو جواب دینا مستحب ہے اور قد قامت الصلوہ کے جواب میں اقامہا اللہ وادامہا کہنا چاہئے۔ مگر اس سلسلہ میں بہت غفلت ہے۔ لہٰذا اس کی طرف توجہ کی جائے کہ اذان کی طرح اقامت کے جواب کا بھی رواج عام ہو جائے اور مستحب پر عمل کا اجر وثواب نامہ اعمال میں شامل ہو جائے۔

حالات حاضرہ کے متعلق خصوصی ہدایات

آج کل کے حالات کے لحاظ سے حسب ذیل امور کا بہت زیادہ اہتمام رکھا جائے۔

۱۔ پنج وقتہ نماز کا اہتمام خصوصاً فجر کی نماز باجماعت پڑھنا۔

۲۔ فرائض کے بعد یا کسی اور وقت دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اپنی اصلاح اور امت کی اصلاح نیز مسلمانوں کا امن وچین کی زندگی حاصل ہونے کیلئے رو رو کر دعا کرنا اگر رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بنا لے۔

۳۔ سورہ اخلاص (قل ھو اللہ شریف) سورہ فلق، سورہ ناس تین تین مرتبہ فجر ومغرب کے بعد پڑھنا۔

۴۔ ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام جو کہ تفصیل سے حیوۃ المسلمین، جزاء الاعمال میں موجود ہے یہ کتابیں حضرت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی ہیں۔

۵۔ حکایت صحابہ جو کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اس کو پڑھیں نیز اوران کے سننے سنانے کا گھروں میں اہتمام کریں۔

۶۔ کسی خاص اور مشکل کام میں اپنے علماء کی طرف رجوع ہونا اوران سے مشورہ کرنا۔

۷۔ اگر کوئی ظلم کرے تو بہتر ہے کہ معاف کر دے اور صبر کرے اور اگر بدلہ ہی لینا چاہتا ہے مگر ظلم کا بدلہ لینے میں ظلم کی نوبت نہ آنی چاہئے مثلاً کسی نے گالی دی اس کو مارنا ظلم ہے یا کسی نے کسی کے بھائی کو مارا تو اس کے بھائی کو مارنا ظلم ہے نیز ظلم کے بدلہ لینے کی صورت کو اہل علم سے پوچھ کر اس پر عمل کرے۔

۸۔ اپنی حفاظت کے جو ظاہری اسباب ہیں قانون شریعت اور قانون حکومت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کو اختیار کرے۔

۹۔ حقوق الاسلام کو ہر شخص اچھی طرح توجہ سے پڑھے یا سنے اور اس پر عمل کرے۔ پڑوسیوں کے حقوق کا خاص خیال رکھے بالخصوص اگر کوئی پڑوسی غیر مسلم ہو۔ حدیث پاک میں ہے اعلیٰ درجہ کا مسلمان وہ ہے جس سے کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ (مسلم شریف)

۱۰۔ ہر نماز کے وقت اپنے اعمال کا محاسبہ یعنی جانچ کرے کہ نیک کام کس قدر ہوئے اور ان پر شکر کرے نیز یہ بھی سوچے کہ برے کام کتنے ہوئے اور توبہ کرے توبہ کا طریقہ جاننے والوں سے پوچھ لے۔

۱۱۔ بری باتوں سے روک ٹوک کیلئے بھی جماعتی محنت میں لگنا چاہئے۔

۱۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو لائق نہیں کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے' عرض کیا گیا یارسول اللہ! اس سے کیا مراد ہے فرمایا نفس کو ذلیل کرنا یہ بھی ہے کہ جس بلا کو سہار نہ سکے اس کا سامنا کرے۔ (تیسیر الترمذی)

فائدہ۔ وجہ ظاہر ہے کہ ایسا کرنے سے پریشانی بڑھتی ہے اس میں تمام وہ کام آگئے جو اپنے قابو کے نہ ہوں بلکہ اگر کسی مخالف کی طرف سے بھی کوئی تشویش ظاہر ہو تو حکام کے ذریعہ اس کی مدافعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ خلاصہ یہ کہ حتی الامکان فتنہ وفساد کو امن کے ساتھ دفع کریں۔ (حیوۃ المسلمین)

ہماری تباہی اور پریشانی کا آسان حل

امت کی تباہی اور طرح طرح کی پریشانیاں اور مصیبتوں کی اصل وجہ ہماری بدعملی ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ ۲۵ پارہ سورہ شوریٰ رکوع چہارم جس کی توضیح مشکوۃ شریف کی حدیث باب اشراط الساعۃ میں ہے۔ ان کا حل یہی ہے بدعملی کو دور کیا جائے بدعملی کی وجہ دو ہیں ایک صحیح علم کا نہ ہونا دوسرے علم کے موافق عمل نہ ہونا۔

عمل نہ ہونے کی وجہ

عمل نہ ہونے کی وجہ روحانی طاقت کی کمی ہے۔ جس طرح انسان کسی مسجد کا راستہ جانتا ہے مگر جسمانی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے نماز کیلئے مسجد نہ جا پاتا اسی طرح دینی باتیں جاننے کے باوجود عمل نہیں کر پاتا دینی (روحانی) طاقت نہ ہونے کی وجہ سے۔

علم حاصل کرنے کا طریقہ

صحیح علم حاصل کرنے کا حسب ذیل طریقہ ہے۔

۱۔ جو لوگ پڑھے ہوئے ہیں وہ معتبر کتابیں دینی علماء سے پوچھ کر دیکھا کریں مثلاً بہشتی زیور، تعلیم الدین، تعلیم الاسلام، حقوق الاسلام، حکایات صحابہ، ایک منٹ کا مدرسہ، حیات المسلمین، جزاء الاعمال، جہاں سمجھ میں نہ آئے نشان لگا دے اور اس جگہ کو کسی عالم سے پوچھ لے۔

۲۔ جو علم حاصل ہو اس کو مسجد یا بیٹھک میں کتاب سے سنا دے۔

۳۔ اپنے گھر کی عورتوں اور بچوں کو بھی بتلا دے۔

۴۔ جنہوں نے مسجد میں سنا ہے وہ اس کو دھیان میں چڑھا کر گھر والوں کو سنا دیں۔

۵۔ جو کام کرنا ہو اس کا شرعی حکم معلوم کریں بستی یا قرب و جوار میں اگر کوئی عالم نہ ہو تو ایسے معاملات کو لکھ کر ان کا حکم شرعی معلوم کر لیا کریں۔ اس طرح بہت سے مسئلے معلوم ہو سکتے ہیں۔

۶۔ جو لوگ ان پڑھ ہیں وہ کسی مناسب شخص کو اپنے یہاں رکھ لیں کہ وہ دینی کتاب سنا دیا کرے جس طرح پانی کی ضرورت کیلئے کنویں گاؤں اور بستی میں بناتے ہیں اسی طرح دینی کنواں یعنی کسی اہل علم کا نظم کریں۔ (تفصیل اشرف النظام)

عمل کی طاقت کس طرح پیدا ہوتی ہے

عمل کی طاقت پیدا ہوتی ہے محبت یا ڈر کی وجہ سے اس کو حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمہ اللہ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے۔

ہر اگر وقت سحر قصد شکار　　رات بھر رہتا ہے تجھ کو انتظار
آنکھ کھل کھل جاتی ہے خود بار بار　　اور نماز فجر کا پڑھنا ہے بار

ڈر کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص سردی کی وجہ سے گھر سے نہیں نکلتا مگر حاکم کی طلبی پر فوراً حاضری دیتا ہے، خوف و ڈر کی وجہ سے عمل ہوتا ہے مشقت کے ساتھ اور محبت کی وجہ سے عمل ہوتا ہے شوق و رغبت کے ساتھ۔

اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھانے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھانے کا طریقہ یہ ہے کہ

۱۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات سوچے مثلاً انسان بنایا پھر کھانے پینے' رہنے سہنے کا ایسا انتظام کیا کہ لاکھوں کو میسر نہیں پھر ایمان کی نعمت دی اس کے ساتھ ساتھ دیگر اعمال صالحہ کی اور جسم کے اعضاء کی صحت عطا فرمائی۔

۲۔ کوئی وقت مقرر کر کے ۱۰۰ مرتبہ کلمہ طیبہ اور ۱۰۰ مرتبہ استغفار اور ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا کرے اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے اور اسی نیت کے ساتھ سبحان اللہ الحمد اللہ اللہ اکبر متفرق اوقات میں بلا کسی گنتی کی پابندی کے پڑھے۔

۳۔ جو کوئی کام دینی کرے تو یہ نیت رکھے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے مثلاً وضو کرنے' سلام کرنے کے وقت ایسی نیت رکھے۔

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک کا مطالعہ رکھے اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات اور بزرگان دین کی سیرت وحالات کو پڑھا کرے۔

۵۔ کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کرے اور ان سے خط وکتابت رکھے۔

اللہ کا خوف پیدا کرنے کیلئے عمل

۱۔ مرنے کو سوچے کہ آخرت کیلئے کیا کیا تیاری کی ہے' وہاں کیا کیا اعمال کام آئیں گے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی قید خانہ یعنی جہنم کے حالات کو معلوم کرے اور سوچے کہ فرائض کے چھوڑنے پر اور ناجائز کاموں کے کرنے والے کیلئے یہ سزا ہے۔ جہنم کا بچھو' سانپ کسی کو ڈس لے تو تمیں سال تک زہر کا اثر نہیں اترتا ہے۔ اہل شرک کیلئے آگ کا ہلکا عذاب جہنم کا یہ ہے کہ آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن کی گرمی سے دماغ مثل ہانڈی کے کھولے گا۔ لہٰذا ایسے اعمال سے اہتمام سے بچے جو کفر وشرک تک پہنچانے والے ہیں۔

۳۔ کسی اللہ والے کی صحبت اختیار کرے۔

اصلاح معاملات

اس وقت ایک نہایت ضروری بات کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کو ان باتوں کا خیال تو ضرور ہوگا مگر ان کی طرف زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الخ۔ یعنی تمہارے لئے ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔ لہٰذا اس نمونہ کے موافق اپنی زندگی بناؤ۔ سو اسی زندگی کا ایک حصہ ہمارے معاملات ہیں یعنی خرید و فروخت رہن، زراعت اور تجارت اس کیلئے اللہ نے حدیں مقرر کر دی ہیں۔ بعض تجارتیں منع کر دی ہیں جیسے شراب، سور کی خرید و فروخت اسی طرح اور بھی تجارتیں ہیں۔ پس جس طرح دنیا کے حاکم کے قانون کے موافق ہم تجارت کرتے ہیں مثلاً ہم میں سے ہر شخص کارتوس، بندوق کی تجارت نہیں کر سکتا، اگر بلا لائسنس کرے گا تو جیل خانہ بھگتنا ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے قانون کی پابندی کے ساتھ یہ معاملات کرنا چاہئے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص تجارت کرے سچائی اور امانت کے ساتھ قیامت میں اس کا حشر عالم باعمل اور نبیوں کے ساتھ ہوگا سو یہ کتنی بڑی دولت ہے اس لئے ہم جس کام میں مشغول ہوں اس کا شرعی حکم معلوم کرنا ہم کو ضروری ہے وہ علماء سے معلوم کریں اور دین کی کتابوں سے اس کیلئے سہل طریقہ یہ ہے کہ محلہ کی مسجد میں جماعت کی نماز پڑھیں اور جس وقت دینی کتابیں سنائی جاتی ہیں سنیں اور علماء سے مسائل پوچھیں دیکھئے عام طور پر لوگ غلطی کرتے ہیں کہ بلا بور آئے یا بور آنے پر فصل بیچتے ہیں اس میں اور جوئے میں کیا فرق ہے؟ جس مکان کو رہن رکھا ہے اس مکان میں بلا کرایہ کے ساتھ رہتے ہیں اس میں اور سود میں کیا فرق ہے؟ اس قسم کی بہت سی غلطیاں کرتے ہیں ان غلطیوں کا علاج یہی ہے کہ جو کام کریں اس کے متعلق معلوم کریں کہ اللہ اور اس کے رسول کا کیا فرمان ہے وہ نفع دنیا کا جس سے آخرت تباہ ہو کس کام کا ہے؟ اگر ہم نے اس میں سستی و کوتاہی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت میں کیا منہ دکھلائیں گے اور یہ کہ اس کا نتیجہ بھی اچھا نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ کے قید خانہ میں داخلہ ہوگا۔ جہاں آگ، بچھوؤں اور سانپ کا عذاب ہے سو یہاں کے قید خانہ سے ڈرنا اور اللہ تعالیٰ کے قید خانہ سے نہ ڈرنا کتنی بڑی غلطی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ایسی باتوں سے بچا دیں جن سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے۔

معاشرت کے متعلق ضروری گزارشات

بھائی صاحب! ایک خاص بات کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا اقرار کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اس سے بڑا کوئی نہیں جو ہمارا آقا ہے حاکم ہے اور تمام حاکموں کا حاکم ہے بلکہ بادشاہوں کا بادشاہ اور مالک ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہمارے آقا حاکم و مالک ہیں تو ہم اس کے غلام و محکوم و مملوک ہیں سو جس طرح ہر محکمہ کی وردی وضع ولباس مقرر ہوتا ہے جس سے دوسروں سے نمایاں فرق ہو جاتا ہے۔ دیکھئے سپاہی اور ڈاک خانہ کے ملازم کو ہر شخص دور سے دیکھ کر پہچان لیتا ہے ڈاکیہ کو آتے دیکھ کر ہر شخص اس کی طرف جلد متوجہ ہوتا ہے یہ سمجھتے ہوئے کہ اگر روپیہ نہیں دے گا تو خط کے ملنے کی امید ہے اور سپاہی کو دیکھ کر ہر شخص خائف ہوتا ہے کہ خدا خیر کرے اور یہ چاہتا ہے کہ میری طرف متوجہ نہ ہو یہ سب لباس وضع کا اثر ہے۔ اگر کوئی ملازم اپنے عملہ کا لباس نہ اختیار کرے اور کام انجام دے تو مجرم قرار پا کر معطل کر دیا جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے مطیع و فرمانبردار بندوں یعنی مسلمانوں کیلئے ایک وضع لباس مقرر کیا ہے اس کے اختیار کرنے سے دوسروں پر رعب و ہیبت بیٹھتی ہے اس وضع لباس کے خلاف کرنے سے مسلمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض و ناپسندیدہ ہو جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا رعب و داب ختم ہو جاتا ہے اور دوسرے اس کو حقیر و ذلیل سمجھنے لگتے ہیں۔ جیسا کہ آج ہو رہا ہے۔ لہٰذا شرعی وضع لباس کی پابندی صرف ہمارے ہی ذمہ ضروری نہیں بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی اس کا پابند کرنا ضروری ہے۔ شرعی وضع لباس کے متعلق چند ضروری باتیں اپنے گھر کے لوگوں کو بتلا دیں تا کہ بچوں کو شروع ہی سے اسلامی وضع ولباس کا پابند بنا دیں۔

۱۔ ٹخنہ ڈھانکنا مردوں کیلئے منع ہے لہٰذا پائجامہ و لنگی میں اس کا خیال رکھیں۔

۲۔ گھٹنے کھولنا بھی منع ہے لہٰذا اس سے اونچا کپڑا نہ استعمال کریں۔

۳۔ کوئی ایسا لباس وضع نہ ہو جو کفار یا فساق کے ساتھ خاص ہو یعنی اس کے استعمال کرنے سے لوگ یہ سمجھیں کہ فلاں گروہ کا لباس یا وضع بنائی ہے جیسے انگریزی بال رکھنا، ہیٹ لگانا، کوٹ پتلون پہننا، کرسی پر کھانا کھانا، داڑھی کترانا جب ایک مشت سے کم ہو یا

داڑھی بالکل نہ رکھنا یہ سب باتیں ایسی ہیں جس سے ہر مسلمان کو بچنا ضروری ہے جس طرح ایک سپاہی کی بھلائی وترقی کیلئے ضروری ہے کہ اپنی غلطی کیلئے معافی چاہے اور اپنی وردی کی پابندی کرے اس طرح ہر مسلمان کی فلاح اور کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ غلطی سے توبہ کر کے اپنی وضع ولباس کو درست کرے اور آئندہ کیلئے اسلامی وضع کو اختیار کرے اور یہ سوچے کہ اپنی مسلمان بہن کا دوپٹہ اوڑھنا تم کو کس قدر گراں ہوتا ہے سو اپنی مسلمان بہن کی مشابہت سے اس قدر نفرت اور بددین اور باغی لوگوں کی وضع ولباس سے ذرا سی گرانی نہ ہو یہ کیا بات ہے اگر ہماری حالت ایسی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ دل میں صحیح حس نہیں رہی اور دل بیمار ہوگیا ہے جیسے غلیظ کی بدبو محسوس نہ ہو تو ہم سمجھتے ہیں دماغ ہمارا بیمار ہے اس کیلئے علاج کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کسی دین دار اللہ والے کے پاس جا کر بیٹھیں اس کی باتیں سنیں جماعت سے نماز پڑھیں مسجد میں کتاب سنائی جاتی ہے اس کو سنیں اس سے ہمارے دل کے اندر تندرستی پیدا ہوگی اور بری باتوں سے نفرت ہونے لگے گی۔

بدنظری حرام ہے

بعضے بے وقوف کہتے ہیں کہ ہم نے تو کچھ نہیں کیا' نہ لیا نہ دیا صرف دیکھ لیا نہ جانے یہ مولوی لوگ ہمیں کیوں اس قدر ڈراتے ہیں۔ مولوی نہیں ڈراتا بلکہ جس اللہ پر ایمان لائے ہو **یغضوا من ابصارھم** اس کا حکم ہے اور جس نبی کی نبوت پر ایمان لائے ہو۔ وہ پیارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری شریف میں فرما رہا ہے کہ **زنا العین النظر** بدنگاہی آنکھوں کا زنا ہے۔ غض بصر محض تصوف کا مسئلہ نہیں ہے اللہ ورسول کا حکم ہے حالانکہ تصوف کا کوئی مسئلہ احکام شریعت کے خلاف نہیں ہوسکتا وہ تصوف ہی نہیں جو سنت وشریعت کے خلاف ہو پس ظالم ہے وہ شخص جو اس کو صرف تصوف کا مسئلہ کہتا ہے جب کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں **لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ** اے اللہ! نظر کرنے والے پر اور حرام نظر کیلئے خود کو پیش کرنے والے یا والی پر (مثلاً بے پردہ پھرنے والی عورتوں پر) لعنت فرما یعنی ناظر اور منظور دونوں پر لعنت ہو اور لعنت کے معنی ہیں اللہ کی رحمت سے دوری۔ بتائیے یہ نص قطعی ہے یا نہیں؟ جب یہ آنکھوں کا زنا ہے تو آنکھوں کے زنا پر لعنت نہ ہوگی؟ اگر یہ معمولی گناہ ہوتا تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو آنکھوں کا زنا نہ فرماتے اور لعنت نہ فرماتے۔ (مواعظ جلد ۴)

حفاظت نظر

بدنگاہی کی مضرات اس قدر ہیں کہ بسا اوقات ان سے دنیا و دین دونوں تباہ و برباد ہوجاتے ہیں۔ آج کل اس مرض روحانی میں مبتلا ہونے کے اسباب بہت زیادہ پھیلتے جارہے ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کی بعض مضرات اور اس سے بچنے کا علاج مختصر طور پر تحریر کردیا جائے تاکہ اس کی مضرات سے حفاظت کی جاسکے۔ چنانچہ حسب ذیل امور کا اہتمام کرنے سے نظر کی حفاظت بسہولت ہوسکے گی۔

۱۔ جس وقت مستورات کا گزر ہو اہتمام سے نگاہ نیچی رکھنا خواہ کتنا ہی نفس کا تقاضا دیکھنے کا ہو جیسا کہ اس پر عارف ہندی حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب نے اس طور پر تنبیہ فرمائی ہے۔

دین کا دیکھ ہے خطرا اٹھنے نہ پائے ہاں نظر کوئے بتاں میں تو اگر جائے تو سر جھکائے جا

۲۔ اگر نگاہ اٹھ جائے اور کسی پر پڑ جائے تو فوراً نگاہ کو نیچے کرلینا خواہ کتنی ہی گرانی ہو خواہ دم نکل جانے کا اندیشہ ہو۔

۳۔ یہ سوچنا کہ نگاہ کی حفاظت نہ کرنے سے دنیا میں ذلت کا اندیشہ ہے، طاعات کا نور سلب ہوجاتا ہے۔ آخرت کی تباہی یقینی ہے۔

۴۔ بدنگاہی پر کم از کم چار رکعت نفل پڑھنے کا اہتمام اور کچھ نہ کچھ حسب گنجائش خیرات اور کثرت سے استغفار۔

۵۔ یہ سوچنا کہ بدنگاہی کی ظلمت سے قلب کا ستیاناس ہوجاتا ہے اور یہ ظلمت بہت دیر میں دور ہوتی ہے حتیٰ کہ جب تک بار بار نگاہ کی حفاظت نہ کی جائے باوجود تقاضے کے اس وقت تک قلب صاف نہیں ہوتا۔

۶۔ یہ سوچنا کہ بدنگاہی سے میلان، میلان سے محبت اور محبت سے عشق پیدا ہوجاتا ہے اور ناجائز عشق سے دنیا و آخرت تباہ ہوجاتی ہے۔

۷۔ یہ سوچنا کہ بدنگاہی سے طاعات، ذکر، شغل سے رفتہ رفتہ رغبت کم ہوجاتی ہے حتیٰ کہ ترک کی نوبت آتی ہے پھر نفرت پیدا ہونے لگتی ہے۔

اصلاح معاشرہ کیلئے دس اہم نکات

یعنی وہ دس امور جن کے التزام سے دین کے دوسرے احکام کی پابندی کی توفیق (ان شاءاللہ) ملے گی۔

۱۔ تقوی اور اخلاص کا اہتمام' تقوی کا خلاصہ یہ ہے کہ فرائض وواجبات وسنن مؤکدہ کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے بچنا۔ اخلاص کا حاصل یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے ہی کرنا۔

۲۔ ظاہری گناہوں میں سے بدنگاہی' بدگمانی' غیبت' جھوٹ' بے پردگی اور غیر شرعی وضع قطع رکھنے سے خصوصاً بچنا۔

۳۔ اخلاق ذمیمہ ورذیلہ میں سے بے جا غصہ' حسد' عجب' تکبر' کینہ اور حرص وطمع پر خصوصی نگاہ رکھنا۔

۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا انفراداً واجتماعاً بہت اہتمام رکھنا' ان کے احکام اور آداب کو بھی معلوم کرنا۔ فضائل تبلیغ میں سے حدیث نمبر۳ تا نمبر۷ کو بار بار پڑھنا بالخصوص حدیث نمبر۵ کو۔

۵۔ صفائی ستھرائی کا التزام رکھنا' بالخصوص دروازوں کے سامنے جن میں مساجد و مدارس کے دروازے خصوصی توجہ کے مستحق ہیں ان کے سامنے زیادہ اہتمام صفائی کا رکھنا۔

۶۔ نماز کی سنن میں سے قرأت' رکوع' سجدہ اور تشہد میں انگلی اٹھانے کا طریقہ کو سیکھنا' نیز اذان واقامت کی سنن کو توجہ سے معلوم کر کے ان پر عمل کی مشق کرنا۔

۷۔ سنن عادات کا بھی خاص خیال رکھنا' مثلاً کھانے پینے' سونے جاگنے' ملنے جلنے وغیرہ میں مسنون طریقہ پر عمل کرنا۔

۸۔ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت روزانہ کرنا اور اس میں کلام پاک کے حسن وجمال کی زیادہ سے زیادہ رعایت رکھنا یعنی قواعد اخفاء واظہار' معروف ومجہول وغیرہ کا لحاظ رکھنا اور درود شریف کم از کم گیارہ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنا یا ایک تسبیح کسی نماز کے وقت تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۹۔ پریشان کن معاملات وحالات میں یہ سوچ کر شکر کرنا کہ اس سے بڑی مصیبت وپریشانی میں

مبتلا نہیں ہوا مثلاً بخار آنے پر یہ سوچنا کہ پیشاب تو بند نہیں ہوا ہے۔ فالج، جنون اور قلبی امراض سے تو بچا ہوا ہوں نیز یہ اعتقاد رکھنا کہ بیماری سے گناہ معاف ہو رہے ہیں یا اس پر اجر و ثواب ملے گا۔

۱۰۔ اپنے شب و روز کے ان اعمال کا شرعی حکم معلوم کرنا جن کا علم نہیں ہے کہ آیا وہ اوامر یعنی فرض، واجب، سنت مؤکدہ، سنت غیر مؤکدہ، مستحب مباح میں سے ہیں یا نواہی یعنی کفر و شرک، حرام، مکروہ تنزیہی یا تحریمی میں سے اور جو اعمال خدانخواستہ منکرات کی قبیل سے معلوم ہوں ان کو جلد از جلد ترک کرنا۔

فائدہ متعلق مذکورہ نکات عشرہ

مندرجہ ذیل سات باتوں کے اہتمام سے امور عشرہ مذکورہ بالا عمل میں ان شاء اللہ سہولت ہوگی۔

۱۔ دعا کا خاص اہتمام کرنا، بالخصوص فرض نمازوں کے بعد اور اسی طرح تلاوت کلام پاک کے بعد۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سوچنا (کم از کم ۱۵ منٹ) انسان بنایا، پھر معاش ایسی دی کہ لاکھوں سے بہتر حالت ہے، پھر نعمت ایمان دے کر کروڑوں بلکہ اربوں سے بہتر بنایا۔ اس کے بعد خصوصی نعمتوں کو سوچے۔

۳۔ مطالعہ سیرت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلاً سیرت خاتم الانبیاء (اوجز السیر) مؤلفہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ مفتی اعظم پاکستان، مطالعہ کتب ملفوظات اکابرین بالخصوص (۱) اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) جزاء الاعمال (۳) حقوق الاسلام (۴) حیوۃ المسلمین (۵) حکایت صحابہؓ (۶) تبلیغ دین محشی (۷) فضائل تبلیغ (۸) الاضافات الیومیہ (۹) حسن العزیز (۱۰) انفاس عیسیٰ (۱۱) سلسلہ مواعظ التبلیغ۔

رضا گم اپنی کر اس کی رضا میں | نہ پڑھ ہرگز خودی کی تو بلا میں
بس اب اللہ بس اللہ بس ہے | سوا حق کے جو ہے باقی ہوس ہے

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ

مسنونات عیدالضحی

۱۔صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔

۲۔شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔

۳۔غسل کرنا۔

۴۔مسواک کرنا۔

۵۔اپنے جو کپڑے موجود ہوں ان میں سے اچھے کپڑوں کو پہننا۔

۶۔خوشبو لگانا۔

۷۔عیدگاہ جانے سے قبل کچھ نہ کھانا (اگر قربانی کرے تو اس سے کھانے کی ابتدا کرنا چاہئے)۔

۸۔عیدگاہ بہت سویرے جانا۔

۹۔نماز عیدگاہ میں پڑھنا۔

۱۰۔ایک راستے سے جانا دوسرے راستے سے واپس آنا۔

۱۱۔پیدل جانا (بصورت عذر سواری پر جا سکتا ہے)

۱۲۔عیدگاہ جاتے وقت بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد پڑھتے ہوئے جانا اور عیدگاہ پہنچ کر ختم کر دینا۔(ماخوذ از تحفۃ الابرار)

موجودہ پریشانیوں کے حل کا سہل نسخہ

۱۔ایک گناہ اور ایک سنت روزانہ یاد کرانا اور آپس میں گھر کے لوگوں کا بھی دور کرنا اور اگلے روز اس کے سننے سنانے کا بھی نظام قائم کرنا یاد نہ ہونے پر سبق آگے نہ دینا جو یاد کرایا ہے وہ یاد ہو جانے پر آگے سبق دے دینا۔

۔ہر شخص کو تین سو مرتبہ کلمہ شریف، تین سو مرتبہ درود شریف، تین سو مرتبہ استغفار کا پڑھنا۔اگر کسی روز کوئی عذر ہو تو اس کا دسواں حصہ پڑھنا۔

۳۔تعلیم الدین، حیوۃ المسلمین، جزاء الاعمال، حقوق الاسلام، حکایات صحابہ میں سے تھوڑا تھوڑا روزانہ گھروں میں بھی سننے سنانے کا اہتمام کرنا اور حیوۃ المسلمین سے گناہوں کا بیان بھی تھوڑا تھوڑا ضرور سننا سنانا۔

۴۔اہل علم حضرات ومشائخ سے ملنے جلنے کا اہتمام رکھنا۔

۵۔روزانہ ہر شخص نماز کے اوقات میں یہ سوچا کرے کہ ایک دن ہم کو یہاں سے جانا ہے اوراس کی کیا تیاری کی ہے۔

۶۔جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ان لوگوں کا جماعت سے نماز کی پابندی کرنا اوراس کی نگرانی کا نظام بنانا۔

۷۔ ہر ضرورت کیلئے دعا کا اہتمام کرنا اپنی اصلاح' گھر والوں' بستی والوں اور سارے عالم کی اصلاح کیلئے بھی دعا کرتے رہنا۔

اصلاح کا سہل نسخہ

معروفات

۱۔ایک ان میں سے علم دین کا حاصل کرنا ہے خواہ کتب سے حاصل کیا جائے یا صحبت علماء سے بلکہ تحصیل کتب کے بعد بھی علماء کی صحبت ضروری ہے۔مراد ہماری' علماء سے وہ علماء ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہوں اور شریعت وحقیقت کے جامع ہوں' ایسے بزرگوں کی صحبت وخدمت جس قدر میسر ہو جائے غنیمت کبریٰ ونعمت عظمٰی ہے اگر ہر روز ممکن نہ ہو تو ہفتہ میں آدھ گھنٹہ ضرور التزام کرے اس کے برکات خود دیکھ لے گا۔

۲۔ایک ان میں سے نماز ہے جس طرح ہو سکے پانچوں وقت پڑھتا رہے اور حتی الامکان جماعت حاصل کرنے کی بھی کوشش کرے اور بدرجہ مجبوری جس طرح ہاتھ آتھ آئے غنیمت ہے اس سے دربار الٰہی میں ایک تعلق اور ارتباط قائم رہے گا۔اس کی برکت سے ان شاء اللہ اس کی حالت درست رہے گی۔

ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر

۳۔ایک ان میں سے کم بولنا اور کم ملنا ہے اور جو کچھ ہو تو سوچ کر بولنا ہے' ہزاروں آفتوں سے محفوظ رہنے کا ایک اعلیٰ درجہ کا آلہ ہے۔

۴۔ایک ان میں سے محاسبہ ومراقبہ ہے یعنی اکثر اوقات یہ خیال رکھے کہ میں اپنے مالک کے پیش نظر ہوں' میرے سب اقوال وافعال واحوال پر ان کی نظر ہے' یہ مراقبہ ہوا اور

محاسبہ یہ کہ کوئی وقت مثلاً سوتے وقت تنہا بیٹھ کر تمام دن کے اعمال یاد کر کے یوں خیال کرے کہ اس وقت میرا حساب ہو رہا ہے اور میں جواب دے رہا ہوں۔

۵۔ایک ان میں سے توبہ واستغفار ہے جب کبھی کوئی لغزش ہو جائے تو دیر نہ کرے کسی وقت کسی چیز کا انتظار نہ کرے بلکہ فوراً تنہائی میں جا کر سجدہ میں گر کر خوب معذرت کرے اور اگر رونا آئے تو روئے ورنہ رونے کی صورت ہی بنائے۔ یہ پانچ چیزیں ہوئیں۔ نمبر ا' صحبت علماء' نمبر ۲ نماز پنجگانہ' نمبر ۳ قلت کلام وقلت مخالطت' نمبر ۴ محاسبہ ومراقبہ' نمبر ۵ توبہ واستغفار' ان شاء اللہ تعالیٰ ان تمام امور پنجگانہ کی پابندی سے جو کچھ مشکل بھی نہیں تمام طاعات کا دروازہ کھل جائے گا۔

ا۔ایک ان میں سے غیبت ہے' اس سے طرح طرح کے مفاسد دنیاوی واخروی پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ ظاہر ہے اس میں آج کل بہت لوگ مبتلا ہیں اس سے بچنے کا سہل طریقہ یہ ہے کہ بلاضرورت شدیدہ نہ کسی کا تذکرہ کرے نہ سنے' نہ اچھا نہ برا' اپنے ضروری کاموں میں مشغول رہے' ذکر کرے تو اپنا ہی کرے' اپنا دھندا کیا تھوڑا ہے جو اوروں کے ذکر کرنے کی اس کو فرصت ملتی ہے؟

۲۔ایک ان میں سے ظلم ہے خواہ مالی یا جانی یا زبانی مثلاً کسی کا حق مار لیا قلیل یا کثیر کسی کو ناحق تکلیف پہنچائی یا کسی کی بے آبروئی کی۔

۳۔ایک ان میں سے اپنے کو بڑا سمجھنا اور اوروں کو حقیر سمجھنا ہے' ظلم وغیبت وغیرہ اسی مرض سے پیدا ہوتے ہیں اور بھی خرابیاں اس سے پیدا ہوتی ہیں' حقد وحسد وغضب وغیرہ۔

۴۔ایک ان میں سے غصہ ہے' کبھی نہیں یاد ہے کہ غصہ کر کے پچھتائے نہ ہوں کیونکہ حالت غضب میں قوت عقلیہ مغلوب ہو جاتی ہے سو جو کام اس وقت ہوگا عقل کے خلاف ہی ہوگا۔ جو بات ناگفتنی تھی وہ منہ سے نکل گئی جو کام نہ کرنا تھا وہ ہاتھ سے ہو گیا۔ بعد غصہ اترنے کے جس کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا' کبھی عمر بھر کیلئے صدمہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

۵۔ایک ان میں سے غیر محرم عورت یا مرد سے کسی قسم کا علاقہ رکھنا خواہ اس کو دیکھنا یا اس سے دل خوش کرنے کیلئے ہمکلام ہونا یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھنا یا اس کے پسند طبع کے موافق اس کے خوش کرنے کو اپنی وضع یا کلام کو آراستہ ونرم کرنا' میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اس تعلق سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور جو مصائب پیش آتے ہیں احاطہ تحریر سے خارج ہیں۔

۶۔ایک ان میں سے خلاف شرع یا حرام کھانا ہے کہ اس سے تمام ظلمات وکدورت نفسانیہ پیدا ہوتی ہیں کیونکہ غذا سے خون بن کر تمام اعضاء عروق میں پھیلتی ہے پس جیسی غذا ہوگی ویسا ہی اثر تمام جوارح میں پیدا ہوگا اور ایسے ہی افعال اس سے سرزد ہوں گے یہ چھ معاصی پیدا ہوتے ہیں' ان کے ترک سے انشاء اللہ تعالیٰ اوروں کا ترک بہت سہل ہو جائے گا بلکہ امید ہے کہ خود بخود ترک ہو جائیں گے۔

نوٹ۔ کتاب جزاء الاعمال میں اعمال کا تعلق جزا و سزا سے بتلا کر تفصیلات لکھی گئی ہیں کہ کن کن اعمال پر کیا کیا جزا وسزا مرتب ہوئی ہے۔ سارا رسالہ قابل دید ہے۔

فضیلت عشرہ ذی الحجہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا کوئی دن نہیں جس میں نیک عمل اللہ کے نزدیک ان دس دنوں (عشرہ ذی الحجہ) سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: ''جہاد بھی نہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جہاد بھی نہیں! ہاں وہ شخص جو (جہاد میں) اپنی جان اور مال کو خطرے میں ڈالتے ہوئے نکلے اور پھر کوئی چیز لے کر واپس نہ لوٹے (بلکہ اپنی جان ومال قربان کردے) (جامع ترمذی)

فائدہ

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے سات دنوں میں سے جمعہ کو اور سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان المبارک کو اور پھر رمضان کے تین عشروں میں سے عشرہ آخیرہ کو خاص فضیلت بخشی ہے اسی طرح ذی الحجہ کے پہلے عشرے کو بھی فضل و رحمت کا خاص عشرہ قرار دیا گیا ہے اور اسی لئے حج بھی انہی ایام میں رکھا گیا ہے۔ بہر حال یہ رحمت خداوندی کا خاص عشرہ ہے ان دنوں میں بندے کا ہر نیک عمل اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ ان میں جو عمل کیا جائے گا اس کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہوگا اور اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی قیمت ہے۔ یہ وہ مبارک و باعظمت دن ہیں کہ اللہ رب العزت نے قرآن میں ان کی قسم کھائی ہے۔

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی (الفجر ۱'۲)

اس سے مراد اکثر علماء اور مفسرین کے نزدیک ذی الحجہ کے یہی دس روز ہیں۔

اس حدیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان جہاد بھی نہیں ہاں وہ شخص جو (جہاد میں) اپنی جان اور مال کو خطرے میں ڈالتے ہوئے نکلے اور پھر کوئی چیز لے کر واپس نہ لوٹے کا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد ایسا ہو جس میں جان و مال سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیا جائے اور جہاد کرنے والا شہادت پا جائے تو وہ جہاد البتہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں کے نیک اعمال سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ عشر ذی الحجہ کے ایام اور ان کی راتیں بڑی فضیلت والی ہیں پھر ان میں بالخصوص آٹھویں' نویں اور دسویں تاریخ کی راتیں اور بھی اہم ہیں پھر ان میں بھی بقرعید کی شب جو عشرہ ذی الحجہ کی آخری شب ہے اور وہ بھی اہم رات ہے مگر افسوس کہ ہم نے ان سب برکتوں سے اپنے آپ کو محروم کیا ہوا ہے اور نہ صرف محروم ہیں بلکہ اس مبارک شب کو لغویات' فضول باتوں' لایعنی کاموں میں گزار دیتے ہیں۔ اکثر لوگ ٹی وی پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں حالانکہ ٹی وی متعدد مفاسد اور بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے اس مقدس رات میں اس لعنت میں مبتلا ہونا' اس کے گناہ کو اور بھی سخت کر دیتا ہے۔ بعض لوگ اس مبارک رات میں بازاروں کی سجاوٹ اور خریداروں کی کثرت دیکھنے کیلئے بازاروں میں جا کر تفریح کرتے ہیں جبکہ بازار روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ بدتر اور بری جگہ ہیں لہٰذا اس مبارک رات میں بجائے کچھ عبادت کرنے کے بازار میں وقت ضائع کرنا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے بالکل محروم کرنا ہے۔

الغرض یہ دس دن اور راتیں بڑی بابرکت ہیں۔ لہٰذا بندہ مومن جس کی زندگی کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور حصول جنت ہے اس کیلئے بہت ہی نادر موقع ہے جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے عطا فرمایا ہے اس کو بے حد غنیمت سمجھا جائے۔ فضول و لایعنی کاموں سے پرہیز کر کے ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق زیادہ سے زیادہ عبادت و طاعت' ذکر و تلاوت' تسبیح و مناجات اور توبہ و استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے۔

غیبت کے نقصانات اور اس کا علاج

آج کل غیبت کا بہت زور ہے حالانکہ یہ ایسی بری عادت ہے جس سے دنیا و دین دونوں کی رسوائی وخرابی کا قوی اندیشہ ہے اس لئے بعض احباب کی خواہش پر مختصر طور پر اس کے کچھ نقصانات اور اس کا علاج بزرگوں کی کتب وارشادات سے مرتب کر کے شائع کیا جارہا ہے ان باتوں کو بار بار سوچنے سے اور ان پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ مرض کا ازالہ ہو جائے گا اور اس سے حفاظت رہے گی۔

۱۔ غیبت کا ضرر و نقصان یہ ہے کہ اس سے افتراق پیدا ہوتا ہے اور افتراق سے مقدمہ بازی لڑائی جھگڑا سب کچھ ہوتے ہیں اور اتفاق کے اندر جو مصالح اور منافع ہوتے ہیں افتراق کی صورت میں اس سے بھی محرومی ہو جاتی ہے۔

۲۔ غیبت کرنے کے ساتھ ہی قلب میں ایسی ظلمت پیدا ہوتی ہے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی نے گلا گھونٹ دیا ہو جس کے دل میں ذرا بھی حس ہو اس کو یہ بات محسوس ہوتی ہے۔

۳۔ غیبت کرنے سے دین و دنیا دونوں کا نقصان یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے وہ اگر سن پائے تو غیبت کرنے والے کی فضیحت کر ڈالے بلکہ اگر بس چلے تو بری طرح سے خبر لے دین کا نقصان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی گویا سامان دوزخ ہے۔

۴۔ حدیث شریف میں ہے کہ غیبت زنا سے بھی زیادہ ضرر کا باعث ہے۔

۵۔ غیبت کرنے والے کی اللہ تعالیٰ بخشش نہ فرمائیں گے جب تک بندہ معاف نہ کرے کیونکہ یہ حقوق العباد سے ہے۔

۶۔ غیبت کرنا گویا اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا ہے بھلا کون ایسا ہوگا جو اپنے مردار بھائی کا گوشت کھائے گا جیسا اس کو برا اور ناگوار خیال کیا جاتا ہے اسی طرح غیبت کے ساتھ معاملہ کیا جائے۔

۷۔ غیبت کرنے والا ڈرپوک اور بزدل ہوتا ہے جبھی تو پیٹھ پیچھے برائی کرتا ہے۔

۸۔ غیبت کرنے سے چہرہ کا نور پھیکا پڑ جاتا ہے اور ایسے شخص کو ہر شخص ذلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۹۔ غیبت کا بڑا ضرر یہ ہے کہ غیبت کرنے والے کی نیکیاں جس کی غیبت کی ہے اس کو

دے دی جائیں گی اگر اس سے کمی پوری نہ ہوئی تو جس کی غیبت کی ہے اس کی بدیاں اس کی گردن لاد دی جائیں گی جس کے نتیجہ میں جہنم میں داخلہ ہوگا ایسے شخص کو حدیث شریف میں دین کا مفلس فرمایا گیا ہے۔ لہٰذا دنیا ہی میں اس کی معافی کرالینی چاہئے۔

۱۰۔ غیبت کا عملی علاج بھی کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ جب کوئی غیبت کرے اور منع کرنے پر قدرت ہو تو منع کردے ورنہ وہاں سے خود اٹھ جانا ضروری ہے اور اس کی دل شکنی کا خیال نہ کرے کیونکہ دوسرے کی دل شکنی سے اپنی دین شکنی (دین کو نقصان پہنچانا) زیادہ قابل احتراز ہے یوں اگر نہ اٹھ سکے تو کسی بہانے سے اٹھ جائے یا قصداً کوئی مباح تذکرہ شروع کردیا جائے۔

۱۱۔ غیبت کا ایک عجیب وغریب عملی علاج یہ ہے کہ جس کی غیبت کرے اس کو اپنی اس حرکت کی اطلاع کردیا کرے تھوڑے دن میں مداومت سے ان شاء اللہ یہ مرض بالکل دور ہوجائے گا۔

تنبیہ (۱)۔ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ کسی مسلمان کے پیٹھ پیچھے اس کے متعلق کوئی ایسی بات کا ذکر کرنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار گزرے مثلاً کسی کو بے وقوف یا کم عقل کہنا یا کسی کے حسب و نسب میں نقص نکالنا یا کسی شخص کی کسی حرکت یا مکان یا مویشی یا لباس غرض جس شئے سے بھی اس کو تعلق ہو اس کا کوئی عیب ایسا بیان کرنا جس کا سننا اس کو ناگوار گزرے خواہ زبان سے ظاہر کی جائے یا رمز کنایہ سے یا ہاتھ اور آنکھ کے اشارہ سے نقل اتاری جائے یہ سب غیبت میں داخل ہے۔

۱۲۔ نفع کامل کیلئے ان باتوں کے ساتھ ساتھ کسی کامل مصلح سے اصلاحی تعلق بھی ضروری ہے تاکہ اگر ان تدابیر کا اثر ظاہر نہ ہو تو ان سے رجوع کیا جاسکے۔

تنبیہ (۲)۔ بعض صورتوں میں غیبت جائز ہے مثلاً جہاں کسی شخص کی حالت چھپانے سے دین کا یا دوسرے مسلمانوں کا ضرر ہونے کا گمان غالب ہو تو وہاں اس کی حالت ظاہر کردینی چاہئے یہ منع نہیں ہے خیر خواہی ونصیحت میں داخل ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ جس کی غیبت کرنا چاہیں اس کے حالات لکھ کر عالم باعمل سے پوچھ لیں اس کے فتوے کے بعد اس پر عمل کریں اگر دینی ضرورت نہیں ہے بلکہ محض نفسانیت ہے تو ایسی صورت میں حالت واقعی بیان کرنا غیبت حرام میں داخل ہے اور بلا تحقیق کسی عیب کا بیان کرنا تو بہتان ہے۔

تنبیہ (۳) اگر شیخ کی مجلس میں بھی غیبت ہونے لگے تو فوراً اٹھ جانا چاہئے جیسے بارش عمدہ چیز ہے اس میں نہانا مفید بھی ہے مگر اولے پڑنے لگیں تو بھاگنا ہی چاہئے۔

منورات ظاہری

یعنی وہ دس اعمال جن کا انسان کے ظاہری اعضاء سے تعلق ہے ان کا اہتمام کرنے سے اور حکموں پر عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

۱۔نماز۔۲۔زکوۃ وخیرات۔۳۔روزہ۔۴۔حج۔۵۔تلاوت قرآن پاک۔۶۔کثرت ذکر۔۷۔مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت۔۸۔طلب حلال۔۹۔اچھی بات کہنا اور بری باتوں سے روکنا۔۱۰۔اتباع سنت۔

منورات باطنی

یعنی وہ دس اعمال جن کا تعلق انسان کے قلب سے ہے ان کا اہتمام کرنے سے دل کے احکام پر عمل کرنا سہل ہوجاتا ہے۔

۱۔توجہ۔۲۔خوف۔۳۔زہد۔۴۔صبر۔۵۔شکر۔۶۔اخلاص وصدق۔۷۔توکل۔۸۔اللہ کی محبت۔۹۔رضا بر قضا۔۱۰۔سفر وطن اصلی کی تیاری۔

دل کی بیماریاں

یعنی دل کی وہ دس باتیں جن کی اصلاح سے دل کی دوسری بیماریاں دور ہوجاتی ہیں۔

۱۔زیادہ کھانے کی ہوس۔۲۔زیادہ بولنے کی فکر۔۳۔بے جا غصہ کرنا۔۴۔حسد کرنا۔۵۔بخل اور مال کی محبت۔۶۔شہرت اور جاہ کی محبت۔۷۔دنیا کی محبت۔۸۔تکبر کرنا۔۹۔عجب یعنی خود پسندی۔۱۰۔ریا یعنی دکھلاوا۔

حسد کی تعریف

کسی کے پاس کوئی نعمت ہو اور دل میں یہ سوچے کہ یہ نعمت اس سے چھن جائے۔

حسد کا نقصان

حسد اس طرح نیکیوں کو کھاجاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے۔

حسد کا علاج

۱۔سلام میں سبقت کرنا۔۲۔سفر میں آئے جائے تو مصافحہ کرنا۔۳۔تحفہ دینا۔۴۔

دعوت کرنا۔۵۔اس کیلئے دعا کرے کہ اس کی نعمت میں ترقی ہو۔۶۔اس کی خوبیوں کو بیان کرے۔۷۔دل میں یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نعمت دی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کی یہ نعمت چھن جائے گویا کہ اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہوگا۔

غصہ کا علاج

ا۔ پوری تعوذ پڑھنا۔۲۔ وضو کر لینا۔۳۔ کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا بیٹھے ہوں تو لیٹ جانا۔۴۔ جس پر غصہ آرہا ہے اس کے سامنے سے ہٹ جانا یا اس کو ہٹا دینا۔۵۔ کسی صالح کی خدمت میں بیٹھ جانا۔۶۔ ذکر اللہ میں مشغول رہنا نیز درود شریف پڑھنا۔۷۔ حتی الوسع بات نہ کرنا نہ کوئی معاملہ کرنا اس کے ساتھ جس پر غصہ آرہا ہے۔۸۔ یہ سوچنا کہ غصہ ایمان کو ایسا خراب کر دیتا ہے جیسا کہ ایلوا شہد کو۔۹۔ یہ سوچنا کہ میں بھی اللہ کا خطاوار ہوں اگر میری خطا یا پر مواخذہ فرمایا تو نجات پانا مشکل ہے نیز دوسروں کی خطا سے درگزر کرنے پر امید ہے کہ میری خطا بھی معاف ہو جائیں گی لہٰذا جس پر غصہ آرہا ہے اس سے درگزر کرنا ہی بہتر ہے۔اگر ہدایات مجوزہ کے خلاف عمل ہو جائے تو ۵۰ پیسے تا ۱۰ روپے خیرات کرے جو نفس پر بار پڑے مزید بھی صرف کر سکتے ہیں اور چار رکعت نفل بھی پڑھے۔

قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانے کا طریقہ

قاعدہ ہے کہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ ہم کو تھوڑا سا قرآن سناؤ دیکھیں کیسا پڑھتے ہو تو اس وقت جہاں تک ہو سکتا ہے خوب بنا کر سنوار کر سنبھال کر پڑھتے ہو اب یوں کیا کرو کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہم سے فرمائش کی ہے ہم کو سناؤ کیسا پڑھتے ہو اور یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے جو پڑھتے ہیں اس کو تو خوب ہی سنبھال سنبھال کر پڑھنا چاہئے۔ یہ سب باتیں سوچ کر اب پڑھنا شروع کرو اور جب تک پڑھتے رہو یہی باتیں خیال میں رکھو اور جب پڑھنے میں بگاڑ ہونے لگے یا دل ادھر ادھر ہٹنے لگے تو تھوڑی دیر کیلئے پڑھنا موقوف کر کے ان باتوں کو پھر تازہ کر لو ان شاء اللہ تعالیٰ اس طریقہ سے صحیح اور صاف پڑھا جائے گا اور دل بھی ادھر متوجہ رہے گا ایک مدت تک اسی طرح پڑھو گے تو پھر آسانی سے دل لگنے لگے گا۔

نماز میں دل لگانے کا طریقہ

اتنی بات یادرکھو کہ نماز میں کوئی کام پڑھنا بے ارادہ نہ ہو بلکہ ہر بات ارادہ اور سوچ سے ہو مثلاً اللہ اکبر کہہ کر جب کھڑا ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچو کہ میں اب **سبحانک اللھم** پڑھ رہا ہوں پھر سوچو کہ اب **وبحمدک** کہہ رہا ہوں اسی طرح ہر لفظ پر الگ الگ دھیان اور ارادہ کرو پھر الحمد اور سورت میں یوں ہی پڑھو پھر رکوع میں اسی طرح ہر دفعہ **سبحان ربی العظیم** کو سوچ کر کہو۔ غرض منہ سے جو نکالو دھیان بھی ادھر رکھو ساری نماز میں یہی طریقہ رکھو ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ ہٹے گا پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگے گا اور نماز میں مزہ آئے گا۔

توبہ اور اس کا طریقہ

توبہ ضروری چیز ہے کہ اس سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی حالت پر غور کرے گا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی بات گناہ کی ہو ہی جاتی ہے ضرور توبہ کو ہر وقت ضروری سمجھے گا۔ طریقہ اس کے حاصل کرنے کا یہ کہ قرآن اور حدیث میں جو ڈراوے عذاب کے گناہوں پر آئے ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے اس سے گنہ پر دل دکھے گا اس وقت چاہے کہ زبان سے بھی توبہ کرے اور جو نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اس کو ادا بھی کرے اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہیں ان سے معاف بھی کرائے یا ادا کرے اور جو ویسے ہی گناہ ہوں ان پر خوب کڑھے اور رونے کی شکل بنا کر خدا تعالیٰ سے خوف معافی مانگے۔

پریشانی کا علاج

دنیا ایک پریشانی اور غم کا نام ہے۔ دنیا میں رہ کر کسی نہ کسی طرح کی فکر اور پریشانی ضرور لاحق ہوتی ہے لہٰذا اس کی کوشش کرنا کہ کسی قسم کی تکلیف یا غم کی بات لاحق نہ ہو یہ بیکار ہے۔ البتہ یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ پریشانی وغم کی بات سے جو اثر ہوتا ہے اس سے انسان محفوظ ہو جائے یعنی پریشانی کی بات ظاہر ہو مگر اس کو پریشانی نہ ہو یہ بات صرف دو باتوں کے پیش نظر رکھنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

اول۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ حاکم ہیں ہر قسم کا تصرف بندہ پر فرما سکتے ہیں جو کچھ ہوتا ہے اس کے حکم سے ہوتا ہے بغیر اس کے حکم کے ذرہ بھی نہیں ہل سکتا۔

دوم۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ حکیم بھی ہیں ان کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا اس میں ضرور مصلحتیں ہوتی ہیں جن کے جاننے کا انسان نہ مکلّف ہے اور نہ ان کا جاننا ضروری ہے۔

ان دو چیزوں کو ذہن میں بار بار سوچنا چاہئے کہ ہر وقت یہ خیال کرنے پر فوراً یہ دونوں باتیں سامنے آجائیں۔

اب جب کوئی ناگوار واقعہ پیش آئے تو فوراً سوچئے کہ یہ بحکم خداوندی ہوا۔ جیسا کہ پہلی بات میں کہا گیا پھر یہ سوچئے کہ اس میں ضرور کوئی مصلحت ہے گو ہم کو علم نہ ہو۔ اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ جس کو تکلیف کے باوجود دلی پریشانی نہ ہوگی اس کی مثال اس طرح ہے کہ عاقل شخص کے آپریشن ہوتا ہے۔ ہاتھ کٹنے پر تکلیف ضرور ہوتی ہے مگر وہ سمجھتا ہے کہ اس میں میری مصلحت ہے۔ اس لئے وہ ڈاکٹر سے خوش رہتا ہے اس کو فیس بھی دیتا ہے اور یہی آپریشن نافہم بچہ کے ہو وہ کیونکہ مصلحت سے واقف نہیں ہوتا اور یہ جانتا نہیں کہ اس میں میری مصلحت ہے اس لئے وہ گالی تک دے دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مصلحت کا خیال سکون بخش ہوتا ہے۔ ان کو بھی اختیار کرے خصوصاً دعا خوب کرے کیونکہ یہ بڑی موثر چیز ہے۔ نیز امور ذیل کے اضافہ سے بفضلہٖ تعالیٰ بہت جلد سکون ہو جاتا ہے۔

۱۔ نفل نماز کی کثرت۔ ۲۔ ذکر اللہ کی کثرت چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے کرنا، کسی تعداد کی قید نہیں اور نہ کسی خاص ذکر کی پابندی ہے۔ مثلاً **سبحان اللہ الحمدللہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ** یا درود شریف جو چاہے پڑھنا۔

۳۔ اجر و آخرت کا تصور و خیال رکھنا اگر کسی بچے کا انتقال ہو گیا ہو۔ یہ سوچنا کہ یہ قیامت میں شفاعت کرے گا۔

۴۔ زندوں میں سے جس سے انس ہو اس کا تصور و خیال انتقال کرنے والے کی یاد کے وقت رکھنا۔

۵۔ **یاحی یا قیوم** کا ورد کثرت کم از کم شب و روز میں پانچ سو مرتبہ اور ایک نشست میں سو مرتبہ۔

۶۔ حیات المسلمین کے باب صبر و شکر کا مطالعہ کرنا۔ اسی طرح تبلیغ دین کے باب صبر و تفویض کو دیکھنا۔

۷۔ اہل اللہ اور کاملین کی ورنہ صالحین کی صحبت میں بیٹھنا، اس خیال سے کہ ان کے قلبی برکات کا عکس میرے قلب پر پڑے اگر صحبت کا موقع نہ ملے تو ان کے مواعظ و ملفوظات دیکھنا۔

حضرت علماء کرام وائمہ مساجد و منتظمین مدارس کو گذارش

آپ جانتے ہیں کہ اس وقت امت طرح طرح کے مصائب میں گھری ہوئی ہے پورا عالم اسلام ایک کرب و بے چینی کے دور سے گزر رہا ہے اس کے بہت سے اسباب ہیں لیکن ان میں حقیقی اور اصلی سبب دین سے دوری اور گناہوں کی کثرت ہے اور ظاہر ہے کہ گناہوں کا کثرت کا ایک سبب جہل اور لاعلمی ہے۔ بہت سے اللہ کے بندے ضروری دینی علم سے بھی ناواقف ہیں مزید برآں کہ ضروری علم حاصل کرنے کی فکر بھی نہیں ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایک آسان صورت ذہن میں آئی وہ یہ کہ بعد نماز عصر مسجد میں مصلیوں کے سامنے ایک گناہ اور اس کا مختصر نقصان بتلا دیا جاتا ہے اس کے بعد ترتیب وار کسی عمل سے متعلق ایک سنت بتلائی جاتی ہے۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ اور عام طور سے نمازوں میں پڑھی جانے والی سورتوں میں سے بالترتیب ایک لفظ صحیح ادا کر کے اس میں کی جانے والی عمومی غلطیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے اور صحیح پڑھنے کا طریقہ عام فہم انداز میں سمجھا دیا جاتا ہے۔ پھر اسی سبق کو مسجد کے تختہ سیاہ پر لکھ دیا جاتا ہے تا کہ بقیہ نمازوں میں اسے دیکھ کر یاد کرنے میں سہولت ہو۔

اس نظام کو اور جگہوں پر ائمہ کرام اور علماء عظام نے جاری کیا بحمد للہ تعالیٰ بہت نفع کی اطلاعات ملی ہیں۔

احقر کے علی گڑھ کے قیام میں وہاں بھی اس کا سلسلہ شروع کیا گیا ماشاء اللہ ۱۹ دن میں (اچھی خاصی عمر کے لوگوں نے بھی) ۱۹ گناہ، ۱۹ سنتیں یاد کر لیں۔ اسی طرح سورہ فاتحہ، سورہ فلق، سورہ ناس بھی انہیں تجوید کے مطابق پڑھنا آ گیا۔ چونکہ یہ سلسلہ تجربہ سے بہت سہل اور بہت نافع ثابت ہوا اس لئے آں محترم سے بھی گزارش ہے کہ آپ اپنے زیر اثر مساجد اور مدارس میں اس نظام کو شروع کریں اس کی نگرانی بھی رکھیں۔ ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا اور مصروف و مشغول حضرات بسہولت ضروریات دین کا علم حاصل کر لیں گے اور کم از کم نماز میں پڑھی جانے والی سورتوں کی تصحیح بھی ہو جائے گی۔

نوٹ۔ یاد کرنے کی سہولت کیلئے دو دو آدمی کی جوڑی بنا لینے کا مشورہ دینا بھی بہتر ہے۔ معروف و مجہول کی تمیز کیلئے بہتر ہے کہ اردو زبان میں مستعمل الفاظ سے مدد لی جائے مثلاً زیر کیلئے کہا جائے کہ لفٹ کی لام میں جو آواز ہے وہ زیر کی صحیح آواز ہے اور پیش کیلئے مثلاً ٹو (انگریزی کا دوسرا ہندسہ) کے ٹ میں جو آواز ہے وہ صحیح ہے۔

وعظ کا ضابطہ

جب وعظ کا اعلان دس منٹ کا ہو......تو دس منٹ پر وعظ کو ختم کر دینا چاہئے...... کیونکہ یہ اعلان بھی ایک عہد اور وعدہ ہے......بعض لوگ مختصر وقت سمجھ کر شرکت کر لیتے ہیں ......اور دس منٹ بعد ان کو کوئی ضروری کام ہوتا ہے......اب اگر وعظ طویل ہوا تو مجمع سے اٹھتے ہوئے شرم محسوس کر کے بیٹھے رہ جاتے ہیں......اور دوبارہ جب اس کا اعلان سنتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ یہ محض زبانی اعلان ہے عمل اس کے خلاف ہوگا......اس سے اہل علم کے وقار کو نقصان پہنچتا ہے اور ان کے ساتھ قول فعل کے تطابق کا حسن ظن قائم نہیں رہتا...... البتہ دس منٹ کے بعد دعا مانگ کر وعظ ختم کرنے کے بعد بھی لوگ شوق ظاہر کریں......تو پھر مضمون کو طویل کیا جا سکتا ہے جب تک وہ شوق سے بیٹھیں۔

دعا کا ادب

دعا میں دونوں ہاتھوں کو سینے کے سامنے ہونا چاہئے......اور دونوں ہتھیلیوں میں تھوڑا سا فصل ہونا چاہئے......فتاویٰ عالمگیری میں اس کی تصریح موجود ہے۔

قرآنی حرف کا صحیح تلفظ

جو لوگ ضالین کو دالین پڑھتے ہیں......پلاؤ چھوڑ کر دال کھاتے ہیں دال کے حروف ابجد چار ہیں اور ضاد کے ۸۰۰ ہیں......ایک دم سے ۷۹۶ درجہ کم ہو جاتے ہیں......تفسیر ابن کثیر میں ضاد کو مشابہ ظا لکھا ہے......کسی ماہر فن سے مشق کرنی چاہئے۔

اکابر سے اکرام کا معاملہ

اگر بڑوں کی پیالیوں میں چائے پیتے وقت مکھیاں گر جائیں...... تو چھوٹے فوراً اس کو نکال دیتے ہیں...... اور اس بات سے بڑے بھی خوش رہتے ہیں...... تو منکرات میں بھی یہی معاملہ ہونا چاہئے...... ہرگز ہرگز اس منکر میں شریک نہ ہو...... اور موقع سمجھ کر ادب سے اکابر کی خدمت میں بھی عرض کردے...... لیکن ایسے وقت اکابر کا اکرام اور اپنی پستی و کمتری کا استحضار بھی ضروری ہے۔

طلباء کا اکرام

طلبائے کرام کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ضیف (مہمان) اور دین کا مجاہد سمجھ کر ان کے ساتھ اکرام کا معاملہ کیا جائے...... اور ان کو اپنا محسن بھی سمجھا جائے کہ...... انہوں نے اپنے قلوب کی تختی ہمارے حوالے کردی ہے...... جو کچھ دینی نقوش ہم ان پر ثبت کریں گے...... ہمارے لئے وہ صدقہ جاریہ بنیں گے...... اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی مزاج پرسی اور تیمارداری کو اپنی سعادت سمجھنا چاہئے...... اساتذہ کو یہ شکایت ہے کہ وہ ہمارا خیال نہیں کرتے ہم تو ان سے ضابطہ کا تعلق رکھیں...... اور ان کی طرف سے رابطہ کی توقع رکھیں...... پہلے آپ رابطہ کا تعلق کر کے دیکھیں کہ...... وہ کس طرح پھر آپ کا اکرام کرتے ہیں۔

تصحیح تلاوت قرآن

قرآن پاک کے ہر حرف پر دس نیکی ملنے کا جو وعدہ ہے...... وہ صحیح پڑھنے پر ہے...... مثلاً قل کے دو حرف پر بیس نیکی کا وعدہ ہے...... لیکن اگر کوئی اسی لفظ قل کو کل پڑھے اور قاف نہ ادا کرے تو یہ ثواب کس طرح ملے گا...... اگر اردو کا امتحان لیا جا رہا ہو اور کہا جائے کہ لکھو ظالم...... اور طالب علم لکھے جالم تو کیا آپ اس کو پاس کریں گے...... یا کوئی نمبر دیں گے حالانکہ صرف ایک حرف کو غلط لکھا ہے...... اور تین حرف کی اکثریت صحیح ہے...... اسی طرح آپ نے کہا لکھو طوطا اس نے لکھا توتا...... تو آپ کیا نمبر دیں گے پس جو فیصلہ یہاں کریں گے قرآن پاک کی تلاوت میں بھی کرلیں...... بہت اہتمام سے قرآن پاک کی تلاوت کو صحت حروف کے ساتھ مشق کریں...... قرآن پاک کی غلط تعلیم سے منتظمین مدرسہ بھی وبال سے نہ بچ سکیں گے...... اور صدقہ جاریہ کے بجائے ضد صدقہ جاریہ ہوگا۔

صبر و شکر کا معمول

جب طبیعت کے موافق حالات پیش...... ہوں تو شکر سے حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے...... اور جب طبیعت کے ناموافق حالات پیش آئیں...... تو صبر سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے...... پس مومن ہر حالت میں نفع میں ہے۔

وساوس کا علاج

وساوس کا علاج عدم التفات...... اور علم سے جواب نہ دینا...... اور کسی کام میں لگ جانا ...... اور جب تک وساوس کو مکروہ اور ناگوار سمجھتا رہے گا کچھ گناہ نہیں...... اور نہ کچھ ضرر ہے...... البتہ جسمانی کلفت ہوگی...... اس کو برداشت کرے...... اور اس مجاہدہ پر ثواب اور انعام کرلے۔

خلاف طبیعت امور پر رنج کیسا؟

جس طرح ماں باپ احسانات کے سبب اپنی اولاد کو...... جب ڈانٹتے اور مارتے ہیں ...... تو لائق اولاد بھی اور تمام عقلاءِ زمانہ بھی اس کو شفقت اور محبت سمجھتے ہیں...... اسی طرح حق تعالیٰ جو رات دن بے شمار احسانات فرمارہے ہیں...... اور وہ ہمارے خالق اور مالک بھی ہیں ...... تو ان کی طرف سے اگر ہماری طبیعت کے خلاف امور...... رنج و تکلیف کے پیش آجائیں ...... تو اس وقت بھی راضی رہنا اور ان کی اطاعت میں لگے رہنا اصل عبدیت ہے...... یہ نہیں کہ جب تک حلوا ملتا رہے محبت اور اطاعت...... اور جب حلوا بند ہوجائے تو شکایت...... حلوا کھلا کر امتحان نہیں ہوا کرتا...... امتحان محبت کا تو تکالیف میں ہوا کرتا ہے...... حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عبدیت اس کم عمری میں اللہ اکبر...... کس مقام پر تھی گردن پر چھری چلنے والی ہے ...... اور باپ سے فرمارہے ہیں ستجد نی ان شاء اللہ من الصابرین ذبح میں کس قدر تکلیف ہوتی ہے...... مگر راضی ہیں۔ عشق کے دعویٰ پر ایک حکایت مثنوی میں مذکور ہے ...... ایک شخص ایک عورت کے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا اس نے پوچھا یہ کیا۔ اس نے کہا میں تجھ پر عاشق ہوں...... اس نے کہا پیچھے دیکھ میری بہن مجھ سے بھی خوبصورت آرہی ہے...... اس نے فوراً پیچھے دیکھا...... پس اس نے کہا اے جھوٹے بے شرم...... اگر تو اپنے دعویٰ عشق میں صادق تھا...... تو غیر پر کیوں نظر ڈالی۔ پس چرا بر غیر افگندی نظر

قدرت خداوندی

ایک شخص جب کسی ملکیت پر دعویٰ کرتا ہے......اور اس کے خلاف کوئی دعوی کرنے والا نہ ہوتو اس کی ملکیت ثابت ہو جاتی ہے......پس زمین اور آسمان اور چاند وسورج اور سمندر و پہاڑ......اور جملہ کائنات کی خالقیت کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا......تو عقلاً بھی ایمان لانا ہر انسان عاقل پر ضروری ہے۔

مصیبت کے وقت صدمہ کا احساس ہو پھر صبر کرے......تب کمال ہے اگر صدمہ ہی نہ ہوتو کیا صبر ہے......یہی وجہ ہے کہ کاملین پر صدمہ کے وقت حزن وغم کے آثار اور آنکھوں میں آنسو بھی پائے جاتے ہیں......مگر حق تعالیٰ کے فیصلے پر دل سے راضی رہتے ہیں۔

دافع غم کا وظیفہ

مصائب میں یاحی یاقیوم برحمتک استغیث کو کثرت سے پڑھے ......اور حق تعالیٰ کے مالک، حاکم، حکیم، ناصر اور ولی ہونے کو سوچا کرے......پھر کیا غم حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

مالک ہے جو چاہے کرے تصرف کیا وجہ کسی بھی فکر کی ہے
بیٹھا ہوں میں مطمئن کہ یارب حاکم بھی ہے تو حکیم بھی ہے

رزق کا ادب

احقر نے کھانے کے وقت قالین بچھانا چاہا تو ارشاد فرمایا کہ......نہیں مت بچھاؤ ......کھانے کی سطح سے کھانے والے کی سطح ذرا بھی بلند نہ ہونا چاہئے......یا تو پھر اتنا بڑا قالین یا کوئی فرش ہو جس پر دستر خوان بھی بچھایا جاسکے......حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ فرماتے تھے......کہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی کھانا چارپائی کے پائنتی رکھا ہو......اور خود سرہانے بیٹھ کر کھایا ہو کھانے کو ہمیشہ......سرہانے کی طرف رکھ کر کھاتا ہوں۔

رابطہ اور ضابطہ کا تعلق

جس سے ضابطہ کا تعلق بھی ہو اور رابطہ کا بھی ہو...... مثلاً کوئی مدرس اپنے مہتمم سے دوستی کا تعلق بھی رکھتا تھا اور اب ملازمت کا تعلق بھی ہو گیا...... یا کسی مرید کو دوستی کا تعلق تھا اور اب مرشد و شیخ بھی بنالیا...... تو ہر وقت اپنی طرف سے ضابطہ کے حقوق پر عمل کرے...... ہاں جب کسی وقت صراحت سے یا قرائن غالبہ سے رابطہ کے حقوق کیلئے اس کا لطف وکرم اجازت دے تو...... پھر اس وقت رابطہ کا معاملہ کرے...... ورنہ پھر اسی ضابطہ پر عود کر آئے...... بعض لوگوں کو یہ بات نہ سمجھنے سے بہت ندامت اور پریشانی اٹھانی پڑتی ہے...... وہ ضابطہ کے تعلق کے ہوتے ہوئے اپنی خصوصیت اور رابطہ کا اظہار بے موقع کر کے...... مستوجب عتاب وسزا ہو جاتے ہیں۔

مساجد کی زیب وزینت کیلئے ضروری امور

آج کل مساجد کے اندر سامنے کی دیواروں پر...... نصائح کے کتبے آویزاں ہوتے ہیں...... حالانکہ وہاں تک نمازیوں کی شعاع بصری پہنچنے سے...... تشویش وانتشار پیدا ہوتا ہے...... اس لئے یا تو بہت بلندی پر لگائیں...... ورنہ داہنی جانب یا بائیں جانب لگائیں۔

اسی طرح آج کل مساجد میں پینٹ کا رواج ہو رہا ہے...... حالانکہ اس میں کس قدر بدبو ہوتی ہے...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ خشک ہو جانے پر یہ بو زائل ہو جاتی ہے...... مگر افسوس کہ منکرات اور معصیت کے اس ارتکاب کو...... کہ اس سے اذیت ملائکہ اور مسلمین ہے...... کیا تھوڑی دیر کیلئے بھی روا رکھنا جائز ہوگا...... پھر مساجد میں پیاز لہسن جیسی بدبودار چیزوں...... کو کھا کر آنا کیوں منع فرمایا گیا...... میں نے بمبئی کی ایک مسجد میں یہ بیان کیا کہ یہ پینٹ بدبودار ناجائز ہے...... اور اس کیلئے چندہ دینے والے بھی گنہگار رہوں گے...... بس ایک صاحب نے مہتمم سے اپنے سو روپے اسی وقت واپس لئے...... ایک اہل علم نے اسی مجلس میں دریافت کیا کہ...... پھر دروازوں اور کھڑکیوں پر کیسے رنگ ہو...... اس میں بھی تو بدبو ہوتی ہے...... فرمایا کہ دروازوں اور کھڑکیوں کو لگانے سے پہلے ہی...... مسجد کے باہر رنگ کر لیا جائے۔

مدرس کیلئے ضرورت اصلاح

ہمارے مدرسین کی تعداد ۱۶۰ ہے...... مگران کے شرائط تقرری میں ہے کہ...... ان کا اکابر سے کسی کے ساتھ اصلاحی تعلق ضرور ہو...... اس کا فائدہ اس وقت معلوم ہوتا ہے...... جب کوئی استاد بغاوت اور بے تمیزی پر آمادہ ہوجاتا ہے...... فوراً اس کے مصلح اور مرشد کو اطلاع کر کے اس کا اخراج آسان ہوتا ہے...... اسی طرح ہمارے یہاں تقرر سے قبل ہر مدرس کو تین مہینہ مرکز میں تربیت دی جاتی ہے۔

اسی طرح ہر مدرس کا خواہ وہ عالم بھی ہو...... اس کا امتحان قاعدہ میں ضرور ہوتا ہے...... اس میں بعض عالم صاحب کو عار محسوس ہوئی اور کہا کہ...... میری سند دیکھ لیجئے کہ میں نے کتنی کتابیں پڑھی ہیں...... میں نے عرض کیا کہ مگر اس میں قاعدہ تو نہیں لکھا ہے...... پھر ان کے سامنے ایک قاعدہ پڑھنے والے بچے کو بلایا اور اس سے حروف ادا کرائے گئے...... تب انہوں نے اقرار کیا کہ یہ تو مجھ سے اچھا پڑھتا ہے...... پھر میں نے کہا کہ اگر آپ کو اس بچے کا امام بنادوں تو آپ کی اس بچے کے قلب میں کیا وقعت ہوگی...... ماشاءاللہ اسی وقت نادم ہوئے اور قاعدہ شروع کردیا۔

اہتمام تربیت

ہمارے یہاں موذنین اور ائمہ کی بھی تربیت کا نصاب ہے...... اور ہم ان کو اس کیلئے معقول وظیفہ دیتے ہیں...... آج کل عام طور پر اذان اور تکبیر غلط کہتے ہیں...... کوئی **حی علی الفلاح** کی حا پر زیر دیکر وصل کرتا ہے...... کوئی **قد قامت الصلوۃ** کے آخری حرف پر پیش پڑھ کر وصل کرتا ہے...... یہ سب اصول فقہ سے جہل کے سبب ہے...... ایک سانس میں اللہ اکبر کے چار کلمات کہے اور ہر کلمہ پر جزم کرے...... اسی طرح **حی علی الصلوۃ** کی تا نہ ظاہر کرے بلکہ جزم کرے...... اسی طرح **قد قامت الصلوۃ** کی تا بھی نہ ظاہر کرے بلکہ جزم کرے۔

دینی کتب کا ادب

احقر نے مسجد کی دری پر وہ کاپی رکھ دی جس میں دینی علوم قلمبند کر رہا تھا...... ارشاد فرمایا کہ...... ایسا نہ چاہئے جہاں انسان پاؤں رکھتا ہو یا سرین رکھتا ہو...... وہاں دینی کتب بدون رومال وغیرہ حائل کے نہیں رکھنا چاہئے...... بعض لوگ مسجد کے ممبر پر قرآن پاک یا کوئی دینی کتب رکھ دیتے ہیں حالانکہ وہاں انسان پاؤں رکھتا ہے...... یہ بے ادبی ہے...... کوئی رومال رکھ کر پھر رکھے۔

مجلس علم یا وعظ کا ادب

جب وعظ ہو رہا ہو...... یا دینی کتاب سنائی جارہی ہو...... تو تلاوت یا نفل نماز یا کوئی وظیفہ وہاں نہ پڑھنا چاہئے...... دین کا ایک مسئلہ سیکھنا سو رکعات نوافل سے بھی افضل ہے ...... اور ایسے وقت ایسے لوگوں کے ان اعمال سے واعظ کے مضامین کی آمد رک جاتی ہے ...... اس کا وبال الگ اس کی گردن پر ہوگا...... اسی طرح بعض لوگ سر جھکا کر آنکھ بند کر کے بیٹھتے ہیں...... خواہ وہ توجہ ڈالتے ہوں یا سوتے ہوں اس سے بھی واعظ کے قلب پر اثر پڑتا ہے...... اور مضامین کی آمد رک جاتی ہے...... لہٰذا توجہ ڈالنے والوں کو (یعنی سونے والوں کو) وعظ سے اٹھ جانا چاہئے...... کہیں اور جا کر سو رہنا چاہئے...... نیز پاس والوں کو بھی اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ...... کوئی آنکھ بند کرنے نہ پائے۔

نظر و دل کی حفاظت

بعض لوگ نگاہ کی حفاظت تو کر لیتے ہیں...... مگر دل میں خیالی پلاؤ اڑاتے رہتے ہیں...... یعنی قلب سے مطالعہ حسن کرتے ہیں...... اس خیانت صدر سے بھی باطن کو بہت نقصان پہنچتا ہے...... اور دل کے خراب ہونے سے پھر آنکھیں بھی خراب ہو جاتی ہیں ...... دل کا اور آنکھوں کا آپس میں خاص رابطہ ہے...... پس نگاہ چشمی کی جس طرح حفاظت واجب ہے...... اسی طرح نگاہ قلبی کی حفاظت بھی واجب ہے...... کیونکہ نص قرآن سے...... خیانت عین اور خیانت صدر دونوں کی حرمت ثابت ہے۔

ایمان کا ٹکٹ

ایک شخص صرف لنگوٹی باندھے فرسٹ کلاس میں گھسے...... تو لوگ اس کو دھکے دیں گے ...... اور جب وہ زبردستی طاقت سے بیٹھ جائے گا...... تو ٹی ٹی کو بلائیں گے...... ٹی ٹی نے آتے ہی ٹکٹ کا سوال کیا اور اس نے لنگوٹی سے ٹکٹ فرسٹ کلاس کا نکال کر دکھا دیا...... تو اب سب مجبور ہو گئے...... مگر سردی گرمی کھانے کی تکلیف ذلت و رسوائی سے یہ منزل وطن تک پہنچے گا...... اسی طرح جس کے پاس ایمان کا ٹکٹ ہوگا...... اور اعمال صالحہ کا سامان نہ ہوگا تو جنت تک پہنچے گا مگر ذلت و پریشانی سے اور سزا کی تکالیف برداشت کر کے داخل ہوگا۔

دنیوی مشکلات کیلئے وظائف

اگراولاد نافرمان ہو یا بیوی نافرمان ہو یا شوہر ظالم ہو یا کسی ملازم کا افسر ظالم ہو یا کوئی محلّہ کا دشمن ستا رہا ہو تو...... یہ وظیفہ نہایت مجرب ہے...... ۴۰ دن بعد نماز عشاء دو سو مرتبہ پڑھے اول آخر درود شریف ۱۱۔۱۱ مرتبہ پڑھے...... پھر بعد چلہ صرف ۲۱ مرتبہ ہر روز پڑھ لیا کرے۔ وظیفہ یہ ہے۔

یا مقلب القلوب و الابصار یا خالق اللیل و النھار یا عزیز یالطیف یاغفار

کرایہ دار شرارت کر رہا ہو تو...... بھی یہی پڑھے اور جملہ مہمات اور مشکلات کیلئے **حسبنا اللہ ونعم الوکیل** ایک سو گیارہ مرتبہ...... اول آخر ۱۱ بار درود شریف کے ساتھ پڑھ کر دعا کر لیا کرے...... حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ نے اس عمل کی بہت تعریف لکھی ہے۔

اسی طرح اپنا حق طلب کرتے وقت صاحب معاملہ کے سامنے جب جائے...... تو **یا سبوح یا قدوس یا غفور یا ودود** پڑھ کر جائے...... اور سامنے بھی آہستہ آہستہ پڑھتا رہے کہ...... کرایہ لینے جائے یا جس سے کام ہو...... اس کے سامنے اس کو پڑھنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا دل نرم ہوگا۔

صبر پر ثواب

ناگوار امور پر صبر کرنے سے اور ثواب کی امید رکھنے سے قلب پر پریشانی نہیں رہتی...... ڈاکٹر انجکشن لگاتا ہے...... اور اس کو فیس بھی دیتے ہیں...... کیونکہ اس کی حکمت پر نظر ہے...... اور اگر دوسرا آدمی سوئی چبھو کر فیس مانگے تو اس کو آپ کیا دیں گے۔

اعمال کے مطابق اکرام

جیسا ٹکٹ ہوتا ہے...... اسی طرح کا اس کا ویٹنگ روم ہوتا ہے...... پس عالم برزخ ہر شخص کا اس کے اعمال کے مطابق ہوگا۔

توجہ الی اللہ

جب کسی سے ایذا پہنچے تسبیح وتحمید میں لگنے کا حکم ہے...... اس کا علاج حقیقت یہ ہے کہ توجہ ادھر سے ہٹالی جائے...... اور توجہ کا فرد کامل توجہ الی اللہ ہے۔

اس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تنگی و پریشانی ختم ہوجائے گی۔

پردہ کی ضرورت

بے پردگی بڑھتی جارہی ہے...... اس منکر کی اصلاح کی بڑی فکر کی ضرورت ہے...... کیوں صاحب جب آپ لوگ ایک پاؤ گوشت خریدتے ہیں...... تو اس کو چھپا کر کیوں لے جاتے ہیں...... تاکہ چیل نہ اڑا لے جائے...... اور سو روپے کے نوٹ کو اندر کی جیب میں سینے کے ساتھ کیوں رکھتے ہیں...... تاکہ جیب کترا نہ اڑا لے جائے...... اور روٹی کو ڈھک کر کیوں رکھتے ہیں تاکہ چوہا نہ لے جائے...... اچھا صاحب یہ بتائیے کہ...... گوشت اڑ کر چیل کے پاس ...... یا نوٹ اڑ کر جیب کترے کے پاس...... یا روٹی اڑ کر چوہے کے بل میں جا سکتی ہے یا نہیں...... ظاہر بات ہے کہ نہیں...... اگر چیل گوشت اڑا کر لے جائے اور پھر آپ کے گھر پر گرادے...... تو آپ اسے دھو کر کھائیں گے...... یا عیب دار سمجھ کر پھینک دیں گے...... ظاہر ہے کہ اس گوشت میں کیا...... عیب آیا اور شکریہ بھی چیل کا ادا کیا...... چلو گھر تک لانے سے بچے...... خود پہنچا گئی اسی طرح چوہا روٹی لے گیا اور آپ نے اس کے بل میں دیکھا کہ...... روٹی کا ایک حصہ بل میں...... اور تین حصہ بل کے باہر ہے آپ نے ہاتھ سے کھینچ کر...... اس کے کترے ہوئے حصہ کو کاٹ کر...... باقی حصہ کو کھالیا...... تو کیا عیب ہوا...... اسی طرح نوٹ سو روپے کا جیب کترا لے گیا...... مگر تھانہ والوں نے اسے پکڑ کر پیٹا...... اور اس سے چھین کر آپ کو دیدیا تو اس نوٹ میں کیا عیب آیا ظاہر ہے کہ وہ بے عیب رہا اور آپ کے کام کا اب بھی ہے۔

اب عورت کے معاملہ میں سنجیدہ ہو کر غور کیجئے...... کہ اگر اس کو کوئی اڑا لے جائے...... اور واپس کر دے...... یا آپ تھانے کی مدد سے یا عدالت کی مدد سے واپس کرا لائیں...... تو وہ عورت آپ کیلئے عیب دار ہو گئی یا نہیں...... اور عورت میں خود اڑنے کی صلاحیت ہے یا نہیں ...... آپ لوگ خود فیصلہ کیجئے...... جو عقلائے زمانہ بنے ہوئے ہیں کہ...... کیا عورت کی قیمت آپ کے نزدیک ایک پاؤ گوشت...... ایک سو کے نوٹ اور ایک روٹی سے بھی کم تر ہے...... کہ ان سب کو پردہ میں رکھیں اور عورت کو بے پردہ کر دیں...... اور جبکہ ان چیزوں میں خود اڑنے کی صلاحیت نہیں...... اور عورت جو خود بھی نفسیاتی طور پر متاثر ہو کر بھاگ سکتی ہے...... اس کیلئے پردہ کی ضرورت نہیں...... ڈوب مرنے کی بات ہے...... اور کس قدر بے غیرتی کا مقام ہے ...... اس پر ناز ہے کہ...... ہم ترقی یافتہ ہیں...... اور عقلائے زمانہ ہیں۔ ...... "اذا سئلتموھن

متاعاً فاسئلوھن من وراء حجاب ذالکم اطھر لقلوبکم وقلوبھن" ...... حضرات صحابہ کو یہ حکم ہو رہا ہے کہ...... جب پیغمبر علیہ السلام کی ازواج مطہرات سے...... کچھ بات کرنا ہو پوچھنا ہو تو...... پردے میں سے پوچھو...... یہ تو ان پاکیزہ نفوس کیلئے حکم ہے...... تو ہمارا کیا حال ہے...... جو ہم اس حکم سے اپنے کو مستغنی سمجھتے ہیں۔

ترغیب سنت

میں کہا کرتا ہوں کہ...... سنت کا راستہ اسہل...... اجمل اور اکمل ہے...... مثلاً ہاتھ دھو کر کھانا یہ اجمل ہے...... سامنے سے کھاؤ یہ اسہل ہے...... بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ کہہ کر کھاؤ یہ اکمل ہے...... کیونکہ اس سے تعلق مع اللہ پیدا ہوا...... یہ مضمون ایسی جگہ بیان ہوا جہاں کے لوگ ہمارے اکابر سے حسن ظن نہ رکھتے تھے اس عنوان سے ان پر بہت اچھا اثر ہوا۔ الحمد للہ

اہتمام نہی عن المنکر

جس طرح امر بالمعروف کا اہتمام سے جگہ جگہ کام ہو رہا ہے...... نہی عن المنکر کا بھی تو اہتمام سے کام ہونا چاہئے...... دونوں ہی فرض کفایہ ہیں...... آج کل برائیوں پر روک ٹوک نہ ہونے سے...... برائیاں تیزی سے پھیلتی جارہی ہیں...... جماعتی حیثیت سے اسکا کام بھی ہونا چاہئے۔

غیبت کے مفاسد

غیبت کرنے کو...... حدیث پاک میں زنا سے بھی اشد فرمایا...... ہے علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ المغترین میں لکھا ہے...... کہ جو شخص غیبت کرتا ہے...... اپنی نیکیوں کو منجنیق میں رکھ کر منتشر کررہا ہے...... اور دوسروں کو دے رہا ہے...... اور فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ...... ہم اپنی مجلس میں کسی کو غیبت نہ کرنے دیں...... حضرت سلطان ابراہیم بن ادہمؒ مہمان تھے...... میزبان نے کسی کی غیبت کی فوراً اٹھ گئے...... فرمایا پہلے ہی گوشت کھلا دیا...... اور وہ بھی مردہ بھائی کا...... اگر شرم کی جگہ زخم ہے تو سوائے معالج کے کسی کو دیکھنا یا دکھانا جائز نہیں...... اسی طرح اپنے بھائی کے عیب کو ...... صرف اس کے معالج اور مصلح کے علاوہ کسی سے کہنا حرام ہے...... غیبت کرنا اور اس کا سننا دونوں ہی حرام ہے...... ایسا شخص قیامت کے دن مفلس اٹھے گا...... کیونکہ اپنی نیکیوں کو غیبت کرکے دوسروں کو دے رہا ہے...... جو شخص بدنگاہی نہ کرے اور غیبت نہ کرے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ تمام گناہوں سے بچ جائے گا۔

سنتوں پر عمل کا آسان طریقہ

جن سنتوں پر ...... خاندان یا معاشرہ مزاحمت نہیں کرتا ...... ان پر عمل فوراً شروع کر دیں ...... جیسے کھانے پینے کی سنتیں ...... سونے جاگنے کی سنتیں وغیرہ ...... تو اس سے نور پیدا ہوگا ...... اور نور سے روح میں قوت میں پیدا ہوگی ...... اور پھر ان سنتوں پر عمل کی توفیق ہونے لگے گی ...... جو نفس پر مشکل ہیں اور معاشرہ اور ماحول اس میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔

نفع عام کی وجہ

حضرت خواجہ صاحب اجمیریؒ ...... سے نوے لاکھ کافر مسلمانوں ہوئے ...... اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ...... بعض لوگ اسلام نہ لائے ...... اس کا جواب یہ ہے کہ آدمی ۵ طرح کے ہوتے ہیں۔

ا۔ غافل ...... سائل ...... مائل ...... جاہل ...... مجادل۔

اول ۴ قسم کے لوگوں کو نفع ہوتا ہے ...... پانچویں قسم کے آدمی کو ہدایت نہیں ہوتی خواجہ صاحب سے جو اسلام لائے ...... وہ انہیں چار قسم کے لوگ تھے ...... اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض لوگ جو اسلام نہیں لائے ...... وہ پانچویں قسم کے تھے ...... مجادل کو نفع نہیں ہوتا ...... شیطان مجادل تھا ...... مردود ہوا مجادل کی طبیعت ضدی ہوتی ہے ...... اس کی مثل مشہور ہے پنچوں کا فیصلہ سر پر مگر پرنالہ رہے گا یہیں پر اس تقریر سے اشکال جاتا رہا۔

عزت وکمال کا معیار

ہم لوگ اپنے خیال سے ...... اپنی قیمت زیادہ لگا لیتے ہیں ...... اپنی قیمت سنت کی کسوٹی پر لگائیے ...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکری چرا لیتے تھے ...... دودھ بکری کا تھن سے نکال لیتے تھے ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فاخرانہ لباس پہننے سے انکار فرمادیا ...... کہ اپنے نفس میں کچھ محسوس کیا ...... اور فرمایا کہ **نحن قوم اعزنا الله بالاسلام**۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ...... دستر خوان پر کھانا گر گیا اٹھا کر کھالیا ...... بعض غیر ممالک کے سفرا بھی تھے ...... بعض لوگوں نے کہا کہ یہ لوگ کیا خیال کریں گے ...... فرمایا ہم ان احمقوں کے سبب ...... اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ...... سنت کو نہیں چھوڑ سکتے۔

مریض کیلئے مبارک دعا

بخاری شریف کی روایت ہے...... کہ جب کسی مریض کے پاس جائے...... تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لے...... "اسئل الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک" ہر مریض کی شفا کیلئے اکسیر ہے۔

جنت کے اسٹیشن

لوگوں کو مرنے کے نام سے وحشت ہوتی ہے...... لہٰذا یوں کہنا چاہئے کہ فلاں صاحب اصلی وطن گئے...... قبرستان وطن اصلی کا اسٹیشن اور وطن اصلی کی گاڑی قبر ہے...... میرا نواسہ چھوٹا سا ہے...... جب قبرستان کئی روز نہیں جاتا ہوں تو تقاضا کرتا ہے...... کہ آپ جنت کے اسٹیشن کب چلیں گے۔

سفر آخرت کی شان

آخرت کی منزل مہتم بالشان ہے...... کہ ایک غریب آدمی...... مرنے کے بعد بڑے بڑے سلاطین اور بڑے بڑے مشائخ اور علماء کے کندھوں پر قبرستان تک جاتا ہے۔ جو مقتدی تھا ...... اب امام کے کندھے پر جارہا ہے...... عظیم الشان سفر کا اکرام ہے...... جنازہ کے آگے نہ چلو...... جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے زندہ لوگ نہ بیٹھیں...... بادشاہوں کی سواری کار ہوتی ہے...... اور مرنے کے بعد اشرف المخلوقات کے کندھوں پر جارہا ہے...... خادم کا جنازہ مخدوم کے کندھوں پر ہے...... جس سفر کی ابتداء کی یہ شان ہے...... تو اس کے اور منازل کی کیا شان ہوگی۔

کوچ ہاں اے بے خبر ہونے کو ہے — تا بکے غفلت سحر ہونے کو ہے
باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے — ختم ہر فرد بشر ہونے کو ہے
قبر میں میت اترنی ہے ضرور — جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
تو برائے بندگی ہے یاد رکھ — ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے — کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

حقوق العباد کی اہمیت

جس پر کسی کا حق ہو...... ابھی سے معاف کرالے...... ورنہ قیامت میں سزا ہوگی نیکیاں چھین کر اس کو دی جائیں گی...... اگر نیکیاں کم ہونگی تو اس کے گناہ...... اس پر لادے جائیں گے...... حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنی سوانح میں...... کس درد سے حقوق العباد معاف کرایا ہے اس مقام پر یہ اشعار بھی ہیں۔

کسی کو اگر میں نے مارا بھی ہو — بری بات کہہ کر پکارا بھی ہو
وہ آج آن کر مجھ سے لے انتقام — قیامت کے دن پہ نہ رکھے یہ کام
کہ خجلت بروز قیامت نہ ہو — خدا پاس مجھ کو ندامت نہ ہو

امراض روحانیہ کے علاج کی ضرورت

بدن کے دانوں اور پھنسیوں پر...... صرف مرہم لگانے سے...... وقتی طور پر دانے کم ہوجائیں گے...... اور عارضی سکون ہوجائے گا...... مگر پھر اس سے بھی زیادہ دانے نکل آئیں گے لیکن اگر مصفی خون دواؤں سے خون صاف کردیا جائے...... تو پھر صحت ہوجاتی ہے...... اسی طرح روحانی بیماری کا حال ہے...... نماز میں غفلت کرنے والے کو عارضی نمازی بنانے سے کام نہیں چلے گا...... اس کے اندر خوف خدا پیدا کرنے کی سعی کی جائے...... جب اندر سے غفلت دور ہوکر خوف پیدا ہوجائے گا...... تو پھر مستقل اور دائمی فرمانبرداری نصیب ہوجائے گی...... اہل اللہ کی صحبت سے ملتا ہے۔

دل میں اگر حضور ہو سر تا قدم ضرور ہو — جسکا نہ کچھ ظہور ہو عشق وہ عشق ہی نہیں

پس مرہم لگانے کیلئے تو مریض جلد راضی ہوجاتا ہے...... اور عارضی سکون اور وقتی راحت بھی مل جاتی ہے...... اور مصفی خون کڑوی دواؤں سے ہر شخص گھبراتا ہے...... لیکن چند دن تلخ دواؤں کی تکلیف سبب دائمی راحت کا ہوگا...... بس آخرت کی دائمی راحت کیلئے...... روح کا علاج کسی اہل اللہ سے کرالینا چاہئے...... اور مجاہدات کی تلخیوں کو برداشت کرلینا چاہئے...... پھر راحت ہی راحت ہے۔ چین ہی چین ہے۔

رہ عشق میں ہے تگ ودو ضروری — کہ یوں تا بہ منزل رسائی نہ ہوگی
پہنچنے میں حد درجہ ہوگی مشقت — تو راحت بھی کیا انتہائی نہ ہوگی

اصلاح نفس کیلئے مجاہدہ کی ضرورت

اصلاح نفس میں ہمت سے کام لے......اور ارادہ کرلے......کہ مثلاً بدنگاہی سے نفس کے روکنے میں جان بھی چلی جائے گی......تو بھی نامحرم عورت یا امرد حسین کو......نہ دیکھوں گا اس ارادہ اور ہمت پر حق تعالیٰ کا فضل ہو جاتا ہے......اور اگر کوتاہی ہو جائے......فوراً توبہ سے تلافی کرے......یہ نہیں کہ گندگی میں پڑا رہے......صاف کپڑا پہن کر جمعہ کو نکلے......کسی بچے نے روشنائی لگادی دل کس قدر پریشان ہوگا......بار بار کھٹک ہوگی......اور یہ سیاہی تو کپڑے ہی میں لگنے سے دل کا یہ حال ہے......اور گناہوں سے تو براہ راست دل پر سیاہی لگتی ہے......ہر گناہ سے دل پر سیاہ نقطہ لگنے سے دل کی پریشانی کا کیا حال ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر گناہ سے دل پر سیاہ نقطہ لگتا ہے......پھر اگر توبہ کرلے تو مٹ جاتا ہے......ورنہ سیاہی بڑھتے بڑھتے تمام دل سیاہ ہو جاتا ہے تمام عمر مجاہدہ میں لگا رہے۔ ......ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی ہوگی......مربی کو اطلاع حال کرتا رہے اور وہاں سے جو مشورہ ملے......اس کی اتباع کرتا رہے......بس کچھ ہی دن میں ان شاء اللہ بیڑا پار ہوگا۔

نہ چت کرسکے نفس کے پہلواں کو — تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے
ارے اس سے کشتی تو ہے عمر بھر کی — کبھی وہ دبالے کبھی تو دبالے
جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی — بہر حال کوشش کو عاشق نہ چھوڑے
یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے — جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے

چار شرطیں لازمی ہیں استفادہ کیلئے......اطلاع واتباع واعتقاد وانقیاد۔

فضیلت توبہ

توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے......جیسے کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ تھا...... "التائب من الذنب کمن لا ذنب له" ......پس قیامت کے دن اگر کاملین میں نہ ہوگے......تو تائبین میں ہونا بھی بڑی دولت ہے۔ لہٰذا توبہ کا اہتمام بہت ضروری ہے......اور توبہ کے وقت گناہ کے ترک کا قوی ارادہ کرلے اور خدائے تعالیٰ سے استقامت کی دعا بھی کرے۔

صحبت اہل اللہ

جب کار اسٹارٹ نہیں ہوتی......تو بیٹری چارج کراتے ہیں......اسی طرح جب دین کی کار......یعنی قلب کی ہمت کمزور ہو جانے سے نہ چلے......تو کسی اللہ والے سے اس کی بیٹری چارج کرالو پھر چلنے لگے گی۔

ذکر کو مقصود سمجھئے

مقصود حاصل ہونے سے سکون ہو جاتا ہے......پس جس شخص کو ذکر سے سکون نہ ہو رہا ہو......تو معلوم ہوا کہ یہ ذکر کو مقصود نہیں سمجھتا......اس کا کوئی اور مطلب ہے۔

آداب معاشرت

جب ایک شخص کو اندر آنے کی اجازت دی جائے......تو اس کے ساتھ کئی آدمیوں کا داخل ہو جانا ٹھیک نہیں......ان لوگوں کو بھی اجازت لینا چاہئے......یا پہلا شخص ان لوگوں کی اجازت بھی لے۔

سنت کا نور اور اس کی ترویج

اپنے بچوں کو کھانے کی سنتیں......وضو کی سنتیں......نماز کی سنتیں سکھایئے......اور اہل مدارس مدرسہ کے بچوں کو سکھائیں......اور انہیں حکم دیں......کہ وہ اپنے گھروں میں جا کر اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں کو سکھائیں......اس طرح تمام ملک میں سنتوں کا نور پھیل جائے گا......اور ان بچوں سے معلوم بھی کیا جائے کہ......اپنے گھروں میں کہا یا نہیں......اسی طرح مساجد میں داخل ہونے کی اور مساجد سے نکلنے کی......سنتوں کی مشق کرایئے......سنتوں سے بہت نور پیدا ہوتا ہے......(اور یہ سنتیں تعلیم الدین اور بہشتی زیور سے یاد کر لے)

عالم آخرت کے سفر کی تیاری

ایک ملک سے......دوسرے ملک میں جانے کیلئے......کس قدر پریشانیاں ہوتی ہیں......پاسپورٹ لو......ویزا لو......پھر کہاں کہاں بھاگنا پڑتا ہے......صحت کا سرٹیفکیٹ لو کہ کوئی وبائی بیماری کا مریض تو نہیں......تو آخرت کا سفر کیسا ہوگا......جو ایک عالم سے دوسرے عالم کا سفر ہے......کس قدر اس کی تیاری کرنی چاہئے۔

دین سے بے فکری بے عقلی ہے

لڑکوں کی کہنی اگر کھلی رہے تو نماز ہو جاتی ہے...... مگر مکروہ ہوتی ہے...... اور لڑکیوں کی کہنی اگر کھلی رہے تو نماز ہی نہیں ہوتی...... لیکن معاملہ کیا ہے کہ...... والدین لڑکوں کی آستین پوری بناتے ہیں...... اور لڑکیوں کی کہنی بھی کھلی رکھتے ہیں...... کیا حال ہے افسوس کا مقام ہے...... اسی طرح لڑکا ننگے سر نماز پڑھے نماز ہو جائے گی...... مگر مکروہ ہوگی...... اور لڑکی ننگے سر نماز پڑھے تو نماز ہی نہ ہوگی...... مگر والدین کا کیا حال ہے کہ...... لڑکے کے سر پر موٹی موٹی ٹوپی اور لڑکی کے سر پر باریک دوپٹہ...... جس سے بالوں کی سیاہی صاف نظر آتی ہے...... اور اب تو یہ دوپٹہ بھی غائب ہو رہا ہے...... رب کا سیات عاریات اب تو ایسا باریک لباس...... لڑکیوں کا ہو رہا ہے کہ نام لباس کا ہے...... مگر درحقیقت ننگی ہیں افسوس کا مقام ہے۔

دین میں کمال حاصل کرنے کی ضرورت

دنیا میں ہم ہر چیز بڑھیا پسند کرتے ہیں...... امرود عمدہ ہو...... کیلا عمدہ ہو...... مکان عمدہ ہو...... لیکن وضو عمدہ ہو اور نماز عمدہ ہو اس کی فکر نہیں...... اور وضو اور نماز عمدہ ہوتی ہے...... ان کی سنتوں کی پابندی سے...... امرود کا باطن تو اچھا ہو...... لیکن اس کے اوپر داغ ہو...... آپ نہیں پسند کرتے پس مسلمان کا ظاہر بھی عمدہ ہو اور باطن بھی عمدہ ہو...... ظاہر بھی وضع قطع صلحاء سے آراستہ ہو...... اور باطن بھی...... زمانہ ہو گیا وضو کرتے اور نماز پڑھتے مگر سنتیں وضو اور نماز کی معلوم نہیں...... الا ماشاء اللہ اور دماغ کا یہ حال ہے کہ موٹر کو کھول کر ہر جز علیحدہ کر دیا اور صاف کر کے...... پھر سب کو فٹ کر دیا...... جنرل اسٹور کی ہزاروں چیزیں از بر یاد کہ...... کون چیز کہاں ہے...... گاہک نے مانگی اور فوراً ہاتھ وہاں پہنچا...... مگر افسوس کہ آخرت کے معاملہ میں اس دماغ اور حافظہ کو استعمال ہی نہیں کیا کہ...... وضو اور نماز کی تمام سنتوں کو اور سونے جاگنے چلنے پھرنے کھانے پینے کی تمام سنتوں اور دعاؤں کو سیکھتے۔

اے کہ تو دنیا میں اتنا چست ہے ۔۔۔ دین میں کیوں آخر اتنا سست ہے

اگر ایک سنت ایک دن میں یاد کریں...... تو ۳۶۰ دن میں...... ۳۶۰ سنتیں یاد ہو جائیں گی۔

کمال اسلام

مسلمان کامل وہ ہے...... جس کی زبان سے اور ہاتھ سے...... کسی مسلمان کواذیت نہ ہو ...... یہ حدیث پاک کا مضمون ہے...... اس پر ایک کافر نے سوال کیا کہ صاحب یہ کیسا آپ کا دین ہے کہ "المسلم من سلم المسلمون ...... مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو...... اور کافروں کو سلامتی دینا تکالیف سے یہ آپ کے یہاں کیوں نہیں ہے...... اسی طرح ایک اور اشکال پیدا ہوتا ہے کہ ہاتھ اور زبان سے تکلیف نہ دیں۔

"من لسانه ويده" اور اگر سر سے یا پاؤں سے ماردیں اس کی ممانعت تو...... اس سے ثابت نہیں ہوتی...... اب جواب سنئے اشکال نمبر ۱ کا جواب یہ ہے کہ...... مسلمان کو ہر وقت مسلمانوں سے معاملہ پڑتا ہے...... رات دن انہی کے ساتھ اکثر معاملہ پڑتا ہے...... اور کفار کے ساتھ کبھی کبھی معاملہ پڑتا ہے...... تو جب مسلمان کے اخلاق ان لوگوں کے ساتھ اچھے ہوں گے...... جن کے ساتھ رات دن اسے معاملہ اور سابقہ پڑ رہا ہے...... تو جن سے کبھی کبھی معاملہ پڑتا ہے...... ان سے بدرجہ اولیٰ اسکے اخلاق اچھے ہوں گے...... جب مشکل معاملہ میں یہ پاس ہو گیا...... تو آسان معاملہ میں فیل ہونا کس قدر مستبعد ہوگا یعنی اس میں تو پاس ہو ہی جائے گا۔

اور اشکال نمبر ۲ کا جواب یہ ہے کہ...... عموماً غصہ میں ہم لوگ زبان سے نامناسب کلمات کہہ کر اذیت دیتے ہیں...... اور اگر غصہ بہت بڑھا تو ہاتھ چلانا بھی شروع کر دیا...... اس لئے اول زبان کا ذکر ہے...... ثانیاً ہاتھ کا ذکر...... اور جب یہ اعضاء زبان اور ہاتھ جو غصہ کے وقت کثرت سے استعمال ہوا کرتے ہیں ایذا سے محفوظ ہو گئے...... تو سر اور پاؤں تو بہت ہی کم استعمال ہوتے ہیں...... وہ تو بدرجہ اولیٰ محفوظ ہو جائیں گے...... یعنی مشکل سوال میں جب پاس ہو گیا تو آسان سوال میں تو پاس ہو ہی جائے گا۔

شفائے امراض کا نسخہ

ہر مریض کی شفا کیلئے...... یا سلام ۱۳۱ مرتبہ اول آخر درود شریف...... ۱۱،۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا اور دعا کرنا کہ...... اے خدا اس نام پاک یا سلام کی برکت سے...... جملہ امراض سے سلامتی عطا فرما۔ مجرب ہے۔

اللہ کی ناراضگی کی نحوست

اگر پولیس افسر کا بیٹا پٹ رہا ہے...... تو لوگ کیا سمجھیں گے...... یا تو پولیس افسر کو خبر نہیں...... یا لوگوں کو نہیں معلوم کہ...... یہ پولیس افسر کا بیٹا ہے...... یا پولیس افسر اس بیٹے سے ناراض ہے جو اس کی ہمدردی نہیں کرتا...... آج امت مسلمہ کا یہی حال ہے جو نصرت نہیں ہو رہی ہے...... ہم نے اللہ پاک کو ناراض کر رکھا ہے...... گناہوں کا عموم ہے...... اور روک ٹوک سے بھی ہم غافل ہیں...... بنی اسرائیل کی ایک بستی پر عذاب کا حکم آیا تھا...... حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا ایک صوفی عابد بھی اس بستی میں رہتا ہے...... جس نے آپ کی کبھی نافرمانی نہیں کی''**ان فیھا عبدً الم یعصک طرفاً قط**'' ارشاد ہوا اس بستی کو پہلے اس پر...... پھر تمام بستی والوں پر الٹ دو...... کیونکہ میری نافرمانیاں یہ عابد دیکھتا تھا...... اور اس کے چہرے پر ناگواری کا اثر بھی نہ ہوتا تھا...... "**اقلبھا علیہ وعلیھم لم یتمعر وجھہ فی**" اس صوفی عابد پر بستی الٹنے کا حکم مقدم فرمایا گیا۔

تلاوت کا طریقہ

جب تلاوت شروع کرے...... تو نیت کر لے کہ...... اس سے ہمارے قلب کا زنگ دور ہوگا...... اور حق تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی...... اور یہ تصور رہے کہ حق تعالیٰ سن رہے ہیں حدیث پاک میں وارد ہے...... کہ تلاوت قرآن پاک سے زنگ دور ہوتا ہے...... اسی طرح وضو اور نماز کے وقت اور ذکر کے وقت بھی نیت کرے...... کہ اس سے حق تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی...... نیت اور اخلاص ہی اصل ہے۔

اصلاح ظاہر کی ضرورت

ایک پولیس مین وردی میں نہ ہو...... اور کسی کمرہ میں بیٹھا ہو...... اور کسی نے دریافت کیا کہ اس کمرے میں سپاہی ہے...... وہ دیکھ کر کہہ دے نہیں...... وہاں سپاہی نہیں ہے...... تو یہ نفی جس طرح صحیح ہے...... اسی طرح آج مسلمانوں نے اپنی ظاہری وضع قطع غیر اسلامی کر لی ہے...... تو دراصل مسلمان ہوتے ہوئے بھی اس کی نفی بھی صحیح ہوگی۔ "**من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر**" میں کفر کی جو وعید ہے...... اس مثال سے اس کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ...... جو بے نمازی ہے گویا کہ وہ غیر مسلموں جیسی حیثیت میں ہے کافروں جیسا کام کر رہا ہے۔

ہماری ناقص حالت

اگر کوئی کہے ...... کہ میرے مرض کیلئے ایک ڈاکٹر لاؤ ...... جو اس فن کا ماہر اور اسپیشلسٹ بھی ہو...... اور دیکھا کہ اس ڈاکٹر کو چار پائی پر لادے آرہے ہیں ...... معلوم ہوا کہ فالج گرا ہوا ہے...... مریض نے حال کہنا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بہرے بھی ہیں ...... پھر لکھ کر حال پیش کیا تو معلوم ہوا کہ نابینا بھی ہیں...... تو آخر وہ چیخ کر یہی کہے گا...... ارے ظالم مجھے ایسے سپیشلسٹ کی ضرورت نہیں ...... اور لانے والا فوراً ان کی ڈگری ان کی جیب سے نکال کر دکھادے تو کیا...... یہ ڈگری کچھ وقعت رکھے گی...... اسی طرح آج ہمارا حال ہے مسلمان ہونے کی سند ہے...... لیکن ناقص مسلمان ہیں...... لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگ فروعات کی کیوں نصیحت کرتے ہیں۔

میرے دوستو! فروعات ہی سے توکل کی تکمیل ہوتی ہے...... اس ڈاکٹر میں فروعات ہی کی تو کمی تھی...... کان بہرا تھا کان فرع ہے کل جسم کے اعتبار سے اسی طرح آنکھ...... ناک...... ہاتھ...... پاؤں سب کل جسم کے مقابلے میں فروعات تو تھے...... جو اس ڈاکٹر کے خراب ہو رہے تھے...... مگر آپ نے فروعات کی خرابی والے ڈاکٹر کو پسند نہیں کیا...... بلکہ اسے بیکار سمجھ کر واپس کردیا...... اپنے اسلام کے بارے میں بھی غور کیا کیجئے...... اگر کسی درخت کی سب شاخیں کاٹ دی جائیں...... اور صرف تنا رہے تو...... آپ اس تنہ کو جلانے کے کام میں لا سکتے ہیں...... مگر اس درخت سے پھل پھول کی توقع نہیں رکھ سکتے...... اسی طرح اسلام کے تمام فروعات کو اہمیت حاصل ہے...... کامل مسلمان جب ہوگا جب اس کے تمام فروعات پر عمل ہوگا۔

وعظ سے نفع کا گر

حضرت مولانا شاہ مظفر حسین صاحبؒ سے کسی نے پوچھا کہ...... آپ کے وعظ سے بہت نفع کیوں ہوتا ہے...... فرمایا کہ میری نیت یہ ہوتی ہے...... کہ یا اللہ میرے یہ سامعین مجھ سے بھی افضل ہوجائیں۔

اصلاح برائے واعظین

مقرر اور واعظ اپنی نیت درست کرلے کہ...... میں اپنی اصلاح ...... اور خدمت دین کیلئے وعظ کہہ رہا ہوں جاہ و شہرت کیلئے نہ کہے۔

اصاغر نوازی اور نظم

میں جب کسی دینی درسگاہ کے معائنہ کیلئے حاضر ہوتا ہوں...... اور وہاں کچھ گزارش کرنی ہوتی ہے...... تو تمام بچوں کو اپنے پاس بٹھاتا ہوں...... کیونکہ میں خود چھوٹا ہوں مجھے چھوٹوں سے مناسبت ہے...... اور بچوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں...... مثلاً پچاس بچے ہیں تو ۲۵ بچوں کو اپنے داہنے ممبر کے پاس...... تین تین کی صف لگا کر بٹھا دیتا ہوں...... اسی طرح ۲۵ کو بائیں طرف اور اس میں قد وار بٹھاتا ہوں...... طویل قد روالوں کو پیچھے بٹھاتا ہوں...... اس کے بعد جملہ بالغین سامعین کو...... انکے پیچھے بٹھاتا ہوں...... اس میں دو بڑی مصلحت ہوتی ہیں۔

۱۔ پیچھے چھوٹے بچے جو شرارت یا بات چیت کرتے ہیں وہ سب ختم۔

۲۔ دوسرے یہ ان کو مقرر کو دیکھنے کیلئے اچکنا نہیں پڑتا۔

اور اپنے یہاں مسجد میں...... ایک چھوٹی چوکی رکھی ہوئی ہے...... کیونکہ منبر پر اکثر بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے...... چوکی پر بے تکلف آرام سے بیٹھ کر...... وعظ کہنے میں راحت رہتی ہے۔

آداب معاشرت

آج عام طور پر...... بعض صلحاء کے یہاں بھی اس کا اہتمام نہیں...... کہ کھانا مہمانوں کے بیٹھنے سے قبل...... دستر خوان پر نہ رکھیں...... اس طور پر کھانا انتظار کرتا ہے...... یہ خلاف ادب ہے...... اسی طرح دستر خوان اٹھنے سے قبل سب اٹھ جاتے ہیں...... پہلے دستر خوان اٹھنا چاہئے...... پھر کھانے والوں کو اٹھنا چاہئے۔ دستر خوان اٹھتے وقت کی دعا جو تعلیم فرمائی گئی ہے...... وہ پھر کس وقت پڑھیں گے...... یہ مسنون دعا بھی کم لوگوں کو یاد ہوتی ہے...... دستر خوان اٹھتے وقت کی دعا یہ ہے۔

"الحمدلله حمداً طيباً مبار كا فيه غير مكفي ولا مودع ولا مستغنى عنه يا ربنا"

اس کی سہل صورت یہ ہے کہ...... سب لوگ نہ ہوں تو دو ایک آدمی...... دستر خوان پر بیٹھے رہیں جب تک کہ دستر خوان اٹھا نہ لیا جائے...... اس طرح شروع میں بھی...... دو ایک آدمیوں کو دستر خوان پر بیٹھ جانا بھی کافی ہے۔

کھانے کے ان آداب سے کھانے میں برکت ہوگی...... حق تعالیٰ خوش ہوں گے...... صاحبو جب رزق کم ہو جاتا ہے...... یا بالکل چھن جاتا ہے...... تب قدر معلوم ہوتی ہے...... کہ بعض لوگوں کو فاقے کی تکلیف میں تندور پر صرف روٹی کی خوشبو سے تقویت حاصل کرتے دیکھا گیا۔

دین کے منکرات سے حفاظت

اگر ہمارے گھروں میں کوئی بچہ خبر دیتا ہے...... کہ بستر پر فلاں بھیہ نے جوتا رکھ دیا یا ...... دیوار پر لکیر بنادی...... یا چائے کی پیالی میں مکھی گر گئی...... تو ہم سب کو فکر ہو جاتی ہے...... حالانکہ چاء میں کمی تو نہیں ہوئی...... اضافہ ہی تو ہوا...... پیروں پر ورم ہے اضافہ ہوا...... مگر ڈالٹر کے پاس بھاگے جارہے ہیں...... معلوم ہوا کہ ہر اضافہ اور ہر ترقی آپ پسند نہیں کرتے...... اسی طرح اگر مچھر دانی میں دو...... تین مچھر گھس گئے تو بغیر انکو نکالے چین نہیں ...... نیند ہی نہیں آسکتی...... جب تک انکو نکال نہ لیں گے...... حالانکہ یہ مچھر دو...... تین عدد کتنا خون پی لیتے...... ایک رتی یا ایک ماشہ پی لیتے...... پھر وہ بھی آرام سے سوتے آپ بھی آرام سے سوتے...... لیکن دو تین قطرہ خون دینا گوارا نہیں۔ دوستو سوچنے کی بات ہے کہ ہمارے گھروں میں اگر منکرات داخل ہو جائیں...... خلاف شریعت گھر میں چیزیں داخل ہوتی جارہی ہیں ہمیں کوئی فکر نہیں...... ہمارے بچے انگریزی بال رکھیں ہمارے بچے جاندار کی تصویریں لائیں...... ان کی فکر کیوں نہیں...... گھر میں سانپ بچھو آجائے...... تو فوراً نکالنے کی فکر ہوگی ان کے نکالنے والوں کو بلائیں گے...... اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں ہمارے گھر میں آئیں ...... تو ان منکرات کو دور کرنے کیلئے کیا ہم کو اتنی بھی فکر ہے...... جتنی گھروں سے مچھروں اور بھیوں کے نکالنے کی فکر ہوتی ہے...... منکر کے معنی اجنبی کے ہیں...... جب دنیا کی اجنبی چیزوں سے سکون چھن جاتا ہے...... تو دین کے منکرات سے سکون کیسے باقی رہ سکتا ہے...... انگلی میں کانٹا گھس گیا چین چھن گیا...... اجنبی چیز داخل ہوگئی آنکھ میں...... گرد و غبار آگیا کھٹک اور درد شروع ہو گیا۔...... لیکن اگر سرمہ لگالیا اور چین میں اضافہ ہو رہا ہے...... کیونکہ سرمہ آنکھ کیلئے اجنبی نہیں آنکھ سے سرمہ کو مناسبت ہے...... اسی طرح روحانی بیماریاں ہیں۔...... مثلاً حسد...... غضب...... کبر ان اخلاق رذیلہ کے آتے ہی سکون چھن جاتا ہے۔

اسلام کا عملی مقام

حضرت میاں جی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ مکتب میں قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے...... مگر عملی مقام یہ تھا کہ...... چالیس سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی...... اور حضرت شیخ العرب والعجم حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کے شیخ ہوئے۔

صورت بگڑنے سے سیرت کی تباہی

ایک گلاس پانی میں...... چند ذرات لوہے کے ڈال دو...... پانی کا وزن ہلکا اور اس قلیل مقدار لوہے کا وزن زیادہ ہوگا...... اسی طرح وہ پانی لوہے سے کس قدر قوی تر...... مگر وہی پانی لوہے کی صورت بگاڑ دیتا ہے...... یعنی زنگ لگا دیتا ہے...... اور پھر اس لوہے کی حقیقت بھی تباہ ہو جاتی ہے...... یعنی اول صورت بگڑتی ہے...... پھر سیرت بھی بگڑ جاتی ہے...... وہ لوہا کمزور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہوں کے سیاہ نقطوں سے دل سیاہ ہو جاتا ہے...... اور اس میں زنگ لگتا چلا جاتا ہے اور اسی طرح بری صحبت خواہ کتنی ہی قلیل ہو اور کمزور ہو...... لیکن نقصان پہنچادے گی...... انگریزوں نے پہلے مسلمانوں کی صورت بگاڑی ہے...... سر پر انگریزی بال اور داڑھی صاف کرا کے...... پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب صورت سے دور کر دیا...... پھر جب صورت بگڑ گئی تو سیرت بھی بگڑ گئی...... اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت...... اور صورت دونوں ہی سے محرومی ہوتی چلی جارہی ہے...... اب علاج کیا ہے...... علاج یہ ہے کہ پہلے زنگ صاف کرتے ہیں...... پھر رنگ صاف کرتے ہیں...... آج ہمارے بچے غیر صالح ماحول میں تعلیم وتربیت پاتے ہیں...... تو ان پر زنگ کیوں نہ لگے گا...... البتہ اگر لوہے پر پینٹ کر دیا جائے...... تو رنگ کرنے کے بعد پانی کا اثر نہ ہوگا...... اور زنگ سے محفوظ رہے گا...... اسی طرح اگر ہمارے دل اور ہمارے بچوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کی خشیت...... اور محبت...... اور اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پینٹ ہو جائے...... تو پھر دین کا نقصان نہ ہوگا...... مگر یہ پینٹ اللہ والوں کے پاس ملتا ہے...... "**ان هذه القلوب تصدء كما يصدء الحديد اذا اصابه الماء الخ**"...... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ...... اے لوگو! تمہارے دلوں کو اس طرح زنگ لگ جاتا ہے...... جس طرح لوہے کو پانی زنگ لگاتا ہے...... عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کس طرح زنگ صاف ہوگا؟

طلباء کو عمل کی نصیحت

ہمارا نام طالب العلم والعمل تھا...... مگر اختصار کیلئے صرف طالب علم بولا جاتا ہے...... لیکن ہم عمل کو اب مقصود ہی نہیں سمجھتے...... طالب علمی ہی سے اعمال میں مشغول ہونے کا اہتمام...... اہل مدارس کو کرنا چاہئے۔ آج اساتذہ طلبا کی تربیت اور اصلاح نفس کی فکر نہیں کرتے...... صرف ان کی رہائش اور روٹیوں کی فکر ہوتی ہے...... پس صورت تو طالب علم کی ہے

اور روح اور حقیقت غائب...... یعنی تعلق مع اللہ اور خشیت اور اساتذہ کا ادب واکرام...... سب ختم پھر اسٹرائیک اور بغاوت نہ ہوگی...... تو کیا ہوگا...... ہر چہ بر ماست از ماست...... ہر کوتاہی اور معصیت کا ردعمل ہوتا ہے...... طلباء ہماری کھیتی ہیں...... ہم ان کے قلوب میں اگر محبت اور تعلق مع اللہ اور خشیت اور اتباع سنت کے درخت نہ لگائیں گے...... تو دوسرے صحرائی خاردار درخت نکلیں گے...... پھر رونا پڑتا ہے...... کہ آج فلاں طالب علم نے فلاں استاد کو گالی دیدی...... فلاں نے فلاں کی پٹائی کردی آہ...... ان طلبائے کرام کو تو سو فیصد اولیائے کرام ہونا چاہئے تھا...... اور جو بے عمل اور بے اصول طلباء ہوں انہیں فوراً نکال دینا چاہئے تھا۔ درخت کی جو شاخ خراب ہو باغبان کی ڈیوٹی اور ذمہ داری ہے...... کہ اسے کاٹ کر پھینک دے...... مقصود نہ طلباء کی تعداد ہے نہ عمارت ہے کام کے اگر چند بھی نکلیں گے تو غلغلہ مچادیں گے۔

تحقیر مسلم حرام ہے

عاصی سے نفرت حرام...... اور معاصی سے نفرت واجب ہے...... حضرت حکیم الامتؒ کا ارشاد ہے کہ...... کسی بڑے عالم کیلئے بھی جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو حقیر سمجھے...... مخاطب کو اپنے سے محترم سمجھتے ہوئے منکرات پر روک ٹوک کرنا چاہئے...... فتاویٰ عالمگیری میں جزیہ موجود ہے...... کہ اگر کسی مسلمان نے مثلاً نماز غلط پڑھی اور امید ہے...... کہ وہ ہماری بات قبول کرلے گا تو اس کو سمجھانا واجب ہے...... عالم کو اپنے کو عالم سمجھنا تو جائز ہے...... مگر افضل سمجھنا کسی مسلمان سے اس کے لئے حرام ہے...... کہ ابھی خاتمہ کا پتہ نہیں...... اس کی مثال ایسی ہے کہ منزل حسن خاتمہ تک مثلاً سو سیڑھیاں ہیں...... ایک پانچویں پر ہے...... کوئی پچاسویں پر...... کوئی نوے سیڑھی سے آگے...... اکیانوے سیڑھی پر قدم رکھے ہوئے ہے...... تو اکیانوے سیڑھی پر جو ہے اس کو پانچویں سیڑھی والے سے اپنے کو کیسے افضل سمجھنا جائز ہوگا...... اگر اکیانوے والا گر جائے...... تو ہڈی پسلی سب ٹوٹ جائے اور پانچویں والا بخیریت پوری منزل طے کرلے تو کیا ہوگا...... پس اس مثال سے یہ بات نہایت واضح ہوگئی۔

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند　　　اے بسا خر لنگ بمنزل رفت

ترجمہ۔ اے لوگو بسا اوقات تیز رو گھوڑا تھک کر بیٹھ گیا...... اور لنگڑا تا گدھا...... ہمیشہ چلتے چلتے منزل تک پہنچ گیا۔

اہل اللہ کے وسیلہ سے دعاء کرنا جائز ہے

حضرت مولانا یوسف صاحب بنوری دامت برکاتہم نے...... حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب ارشاد نقل فرمایا...... وہ یہ کہ بعض اہل ظاہر کو...... یہ اشکال ہوا کہ...... دعا میں اللہ والوں کا واسطہ دینا جائز ہے یا نہیں...... حضرت اقدس حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ...... جب اعمال صالحہ کا واسطہ دینا ...... احادیث صحیحہ سے ثابت ہے...... تو اللہ والوں کا واسطہ دینا دراصل یہ انکی محبت قلبی کا واسطہ ہے...... اور محبت قلبی وہ عمل صالح ہے جو عمل جوارح سے بھی افضل ہے۔

خدائی ناراضگی رزق میں بے برکتی کا سبب

آج کل دکاندار ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو...... آمدنی کی زیادتی کا سبب سمجھتے ہیں...... حالانکہ دن بھر جتنے لوگ اس دکان پر گانے اور عورتوں کی تصاویر دیکھنے کا الگ الگ گناہ کرتے ہیں...... وہ سب جمع کر کے اس دکاندار کی گردن پر ڈالا جائے گا...... مرے گا جب تب اس کو اپنی آمدنی کا حال معلوم ہوگا...... زبان سے کہتے ہیں کہ رزق خدا دیتا ہے...... اور پھر گناہ کر کے خدا کی ناراضگی سے رزق بڑھا رہے ہیں۔

حکیم الامت رحمہ اللہ کا اہتمام تقویٰ

حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ ٹرین کا جب میل ہوتا تھا...... تو دوسری ٹرین کی طرف دیکھتے بھی نہ تھے کہ...... کہیں کسی ڈبے میں...... کسی بے پردہ عورت پر نظر نہ پڑ جائے...... اللہ اکبر کیا تقویٰ تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے پاکیزہ قلب کیلئے...... جب حکم صادر فرمایا گیا کہ...... اے علی رضی اللہ عنہ اچانک نظر کے بعد دوسری نظر پھر نہ کرنا...... کیونکہ پہلی تو اچانک ہونے سے معاف ہے مگر دوسری...... جو قصد و ارادہ سے ہوگی وہ حرام ہے...... آج کل وہ لوگ اس روایت سے سبق حاصل کریں...... جو کہتے ہیں کہ ہمارا دل صاف اور پاک ہے...... ہم بری نیت سے نہیں دیکھتے ہیں۔ یہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ اپنے کو مقدس سمجھنے کا در پردہ دعویٰ ہے یا پھر جہل مرکب اور نفس کے دام میں ہیں۔

دین کا نقصان گوارا کیوں؟

اپنے مکان سے ایک اینٹ یا بلاک دینا گوارا نہیں...... اپنے خون سے مچھروں کو ایک قطرہ دینا گوارا نہیں...... مگر دین کے ہر نقصان کو ذرا سی بات کیلئے...... گوارا کر لیتے ہیں ...... مثلاً افطار کی دعوت پر مغرب کی جماعت...... اور مسجد کی حاضری کو اپنے اوپر معاف سمجھ لیا۔ دینی مجالس کیلئے بھی یہی حکم ہے...... کہ اگر دو چار بوڑھے معذور ہوں...... تو ان کی خاطر پوری مجلس کے شرکاء بھی گھروں میں جماعت نہ کریں...... انہیں مسجد میں حاضر ہونا چاہئے...... ہر نیک عمل سے جس طرح روح میں نور اور طاقت پیدا ہوتی ہے...... اسی طرح ہر گناہ سے ظلمت تاریکی اور کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

بھولو پہلوان اپنی تمام مقوی غذائیں کھاتے رہیں...... صرف سال میں ایک دفعہ سنکھیا کھا کر دیکھیں...... چارپائی سے لگ جائیں گے...... سنکھیا کا زہر تو تمام سال کی مقوی غذاؤں پر پانی پھیر دے...... اور کمزوری کا باعث ہو...... اور زیادہ مقدار اگر کھالے تو موت بھی واقع ہو...... اور گناہوں کا زہر روح کی نورانیت اور اعمال صالحہ کی طاقت پر اثر نہ کرے گا...... یہ کس قدر دھوکہ ہے۔

ہر گنہ زنگیست برمرآۃ دل دل شود زیں زنگہا خوار و خجل

(رومی)

ترجمہ۔ ہر گناہ سے دل کے آئینے پر زنگ لگتا ہے...... اور دل اس کے زنگ سے ذلیل اور شرمندہ ہو جاتا ہے۔

چوں زیادت گشت دل را تیرگی نفس دوں رابیش گردد خیرگی

(رومی)

ترجمہ۔ جب دل میں گناہوں سے تاریکی بہت بڑھ جاتی ہے...... تو نفس ذلیل کی حیرانی اور گمراہی میں نہایت زیادتی ہو جاتی ہے۔

تأمل و تحمل

کسی کام میں جلدی نہ کرے...... ورنہ ندامت ہوگی...... ہر کام میں حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کا یہ گر یاد رہے...... جو صرف دو لفظوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ تامل...... ۲۔ تحمل یعنی ہر کام کو سوچے اور تحمل سے کام لے۔

دعا اور تدبیر کی ضرورت

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ سے ...... ایک شخص اولاد کیلئے ایک عرصے تک دعا کراتا رہا...... بعد میں معلوم ہوا کہ اس نے نکاح بھی نہیں کیا...... تو بہت ڈانٹا کہ ظالم نکاح کے بغیر ہی اولاد کی دعا کراتا رہا...... کیا تیرے پیٹ سے بچہ نکلے گا...... اسی طرح ہم لوگ اسباب رضائے حق کی نہ فکر کرتے ہیں...... اور نہ ضد رضا کے اسباب سے بچنے کی فکر...... دعا اور تدبیر دونوں ہی کی ضرورت ہے۔

نجات کے تین طریقے

ایک حدیث پاک میں نجات کے تین طریقے ارشاد فرمائے گئے...... ۱۔اپنی زبان کی حفاظت رکھے...... ۲۔اپنے گھر سے بدون ضرورت شدیدہ نہ نکلے اس کا گھر اس کیلئے وسیع ہونے کا مفہوم یہی ہے...... ۳۔اپنی خطاؤں پر روتا رہے...... حدیث پاک یہ ہے۔

"وعن عقبة بن عامر رضی الله تعالی عنه لقیت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقلت ماالنجا ة فقال املک علیک لسانک ولیسع بیتک وابک علی خطیئتک"(احمد و ترمذی)

گناہوں کے ساتھ وظائف بے اثر رہتے ہیں

ایک صاحب نے رزق کیلئے دعا کرائی...... وظیفہ بھی دریافت کیا...... پھر وظیفہ کے بے اثر ہونے کا شکوہ کیا...... میں نے عرض کیا کہ دو ٹرک آمنے سامنے ہیں...... اور زور آزمائی ہو رہی ہے...... کوئی راستہ نہیں دے رہا تو کوئی منزل تک پہنچے گا...... ادھر وظیفہ جاری ہے...... ادھر گناہ بھی جاری ہیں...... وظیفہ تو جالب رزق ہے...... اور معاصی برعکس تنگی رزق کا اثر رکھتے ہیں۔

مجلس وعظ کا ادب

وعظ جب ہو رہا ہو...... تو سب کو خاموشی سے سننا چاہئے...... اس وقت کسی کو وہاں پر تلاوت یا کوئی وظیفہ نہ پڑھنا چاہئے ...... دیکھئے آپریشن روم میں کس قدر خاموشی رہتی ہے...... یہی روحانی علاج میں خیال ہونا چاہئے۔

گناہ اور منکرات سے بچنے کی ضرورت

طاعون کے زمانے میں ہر شخص چوہے سے ڈرتا ہے...... کہ طاعون کے جراثیم ہمارے گھر میں نہ آجائیں...... اور بدعملی اور منکرات کے چوہے...... ہمارے گھروں میں کتنے ہی ہوں فکر نہیں...... سانپ گھر میں آجائے سب پریشان...... اور گھر میں خلاف شرع وضع قطع، تصاویر جاندار کی...... ریڈیو کے گانے...... ٹیلی ویژن کا گھریلو سینما آجائے تو کوئی فکر نہیں...... ہر عمل کے معاملے میں علم صحیح کی ضرورت ہے...... لاعلمی میں زہر کھانے سے نقصان تو یقیناً پہنچے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک گھر میں تشریف لے گئے...... وہاں تصویر جاندار کی تھی...... فوراً واپس آگئے...... رزق کی ترقی اور برکت کیلئے وظیفے پڑھنے کیلئے تیار ہیں...... مگر گناہ چھوڑنے کیلئے تیار نہیں۔

متکبرین کی وضع سے بچنے کی ضرورت

ٹخنہ ڈھانکنے سے منع فرمایا گیا...... کیونکہ یہ متکبرین کی نشانی ہے...... حکمت یہاں کیا ہے...... کہ اگر تم متکبرین کی صورت کی نقل بھی کرو گے...... تو متکبرین کی حقیقت بھی تمہارے اندر منتقل ہوجائے گی...... جیسے **"صلوا کمارئیتمونی"** میں ہے...... کہ صورت کی نقل کرو تو حقیقت کا عکس بھی اترے گا۔

نمائش کی حرمت

۴ چیزیں ہیں...... ضرورت...... آسائش...... آرائش...... نمائش...... ضرورت وہ ہے کہ اس کے بغیر ضرر ہو...... ضرورت...... آسائش...... آرائش جائز ہے...... مگر نمائش حرام ہے۔

آخرت وطن اصلی

ہمارے زیادہ اقربا تو آخرت میں ہیں...... جب زیادہ خاندان وہاں ہیں تو یہاں سے بھی جو چلا گیا...... اقل خاندان سے اکثر خاندان کی طرف گیا...... پردیس سے وطن گیا اس تصور سے بڑی تسلی ہوئی۔

اصلاح ظاہر کی اہمیت

کیوں صاحب اگر امام صاحب...... نماز کے وقت اپنے حجرے سے محراب مسجد کی طرف اپنے کپڑے اتارے ہوئے آئیں...... تو آپ آنے دیں گے...... یہ سمجھیں گے کہ عقل میں فتور آگیا...... حالانکہ امام صاحب کہہ رہے ہیں...... بھائی ہم کو نماز پڑھانے دو...... مجھے نماز کے مسائل اور سورتیں یاد ہیں...... میرا باطن بالکل ٹھیک ہے...... صرف ظاہر کی خرابی سے آپ لوگ کیوں گھبرا گئے...... آپ انکی ایک بات نہ سنیں گے...... اور سیدھے مسجد سے نکال کر دماغ کے ڈاکٹر یا پاگل خانے لے جائیں گے۔

کیوں بھائی...... ظاہر کی خرابی سے آپ کو باطن کی خرابی پر یقین آ گیا...... اور دین کے معاملہ میں ہماری ظاہری وضع قطع...... ظاہری صورت...... حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے خلاف ہو...... تو یہاں ہماری باطنی خرابی اور ایمان کی خرابی پر یقین کیوں نہیں ہوتا اور اس کی اصلاح کی فکر کیوں نہیں ہوتی...... ایسے شخص کو دین کے ڈاکٹروں...... یعنی اولیاء ومشائخ کرام کے پاس کیوں نہیں لے جائے۔

باطن کی حفاظت کا تالہ

ظاہری وضع قطع صلحا کی رکھنا باطن کی حفاظت کا تالہ ہے...... جس طرح دکان کے اندر مال ہو...... اور باہر دروازہ میں تالہ نہ ہو تو چور حملہ کرتا ہے...... اور اندر کے مال کی خبر نہیں اسی طرح ظاہری وضع قطع اگر صالحین کی نہ ہوگی...... تو باطن کی صلاحیت کی خیر نہیں...... فاسقوں کی مشابہت اور صورت سے فسق کی حقیقت بھی اتر جائے گی۔

حاکم حقیقی کی ناراضگی بڑی چیز ہے

جب ہم حاکم ضلع کو ناراض کر کے چین سے نہیں رہ سکتے تو احکم الحاکمین کو ناراض کر کے کس طرح چین اور سکون سے رہ سکتے ہیں...... آج ہر طرف سے پریشانی کی شکایت آتی ہے...... لیکن اصل علاج کیا ہے...... اس طرف خیال نہیں جاتا...... اسباب رضا کی تو فکر ہے مگر ضد رضا...... یعنی گناہوں سے بچنے کا اہتمام نہیں...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حرام اعمال سے بچو...... تم سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے۔

"اتق المحارم تكن اعبد الناس" (الحدیث)

گناہ چھوڑنے کی ضرورت

اعمال صالحہ اور وظائف کا اختیار کرنا آسان ہے...... مگر گناہوں کو چھوڑنا مشکل معلوم ہوتا ہے...... جیسے سہارنپور کا گنا چوسنا تو آسان اور لذیذ ہے...... مگر کسی کے منہ سے گنا چھین لینا مشکل ہے...... اسی طرح نفس کو جن گناہوں کی عادت ہوگئی ہے...... ان کو چھڑانا نفس پر بہت شاق ہوتا اور عام طور پر لوگ ایسے واعظ کو بھی پسند نہیں کرتے...... جو برائیوں پر روک ٹوک اور گناہوں کے ترک پر وعظ کہتا ہو...... حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "یا یھاالذین امنو لاتبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ" ان آیات میں چند اصول کی طرف توجہ دلائی گئی ہے...... وہ یہ کہ بعض معاصی کے اثرات سے نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں...... جیسا کہ ان آیات میں ارشاد ہوا...... کہ اے ایمان والو اپنے صدقات کو باطل مت کرو احسان جتا کر اور اذیت دے کر...... اس سے معاصی کے ارتکاب سے احتیاط کی نہایت اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

دین کی بات کا نفع

جب دین کی کوئی بات سنائی جاتی ہے...... تو بعض کے لئے تو نئی ہوتی ہے اور بعض کیلئے اس کا تکرار ہوجاتا ہے...... جس سے استحضار ہوجاتا ہے۔

بڑوں کی ضرورت

بڑے بوڑھوں کا مشورہ بڑے کام کا ہوتا ہے...... کچھ نوجوان کسی کے ولیمہ میں مدعو ہوئے...... ایک بوڑھے نے کہا ہم کو بھی لے چلو...... شاید میرا مشورہ تمہارے کام آئے...... لیکن میزبان کو نہ بتانا...... اور ہم کو کہیں دور چھپا دینا...... جب دستر خوان بچھا کھانا آیا تو ہر نوجوان کے ہاتھ پر میزبان نے کھپاچی باندھ دی...... جس کی وجہ سے ہاتھ منہ کی طرف مڑ نہ سکا...... اور سیدھا کھنچا رہا یہ بے چارے بڑے پریشان ہوئے کہ کھانا کس طرح کھائیں گے۔

ایک نوجوان جلدی سے اٹھا...... اور بڑے میاں سے مشورہ کیا...... بڑے میاں نے کہا کہ کیا فکر ہے...... تم دوسرے کے منہ میں کھلا دینا...... دوسرا تمہارے منہ میں کھلا دے گا...... اس طرح ہاتھوں کے مڑے بغیر کام چل جائے گا۔

متبع سنت شیخ کی ضرورت

جولوگ اللہ والوں سے مستغنی اور اپنے کو بے پرواہ کرتے ہیں......وہ یا تو مغضوب علیہم کے شکار ہوتے ہیں......یا ضالین کے......کیونکہ تین ہی لوگوں کا راستہ سورہ فاتحہ میں بیان فرمایا گیا ہے......منعم علیہم کا راستہ......مغضوب علیہم کا......اور ضالین کا......اس وجہ سے اللہ والوں سے استغناء نہایت خطرناک ہے......منعم علیھم کون لوگ ہیں......جنہوں نے علم وحی کے موافق عمل کیا وہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین ہیں......اور جنہوں نے علم کے باوجود عمل نہیں کیا......وہ مغضوب علیہم لوگ ہیں......یعنی یہودی......اور جو علم ہی نہیں رکھتے......وہ ضالین ہیں گمراہ ہیں......انہیں تو راستہ ہی نہیں معلوم یہ نصاریٰ ہیں...... بس ہر آدمی کسی بزرگ اور شیخ متبع سنت کو اپنا بڑا بنالے "فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون" جس فن میں کام کرنا ہے اس فن کے ماہرین کی تلاش ضروری ہے۔

اکابر کے مقابر کا فیض

بزرگوں کی قبر سے صرف تقویت نسبت کو پہنچتی ہے......اصلاح نہیں ہوسکتی...... اصلاح تو زندہ شیخ ہی سے ہوسکتی ہے۔

حصول اولاد کیلئے وظیفہ

جس کے یہاں اولاد نہ ہوتی ہو......تو یہ عمل بطور تدبیر کرلے......یا بدوح تشتری پر ۱۶ خانے بنا کر ہر خانے میں یا بدوح لکھ کر ۴۰ دن پلائیں......اس طرح دو تین چلے کرادیں۔

انداز بیان

کلام میں معاملات میں یا تقریر میں ایسا کوئی عنوان نہ آنے پائے......جس میں اپنی بڑائی......یا کمال یا خوبی ظاہر ہو......اس بات کی طرف جملہ اہل تعلق کی نگرانی بھی خصوصی چاہئے......نیز تاکید بھی کرتے رہنا چاہئے۔

ایک وظیفہ

جب کسی افسر کا مواجہہ ہو......تو یا سبوح یا قدوس یا غفور یا ودود کا ورد رکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت ظاہر ہوگی۔

ایذائے دشمن سے حفاظت

جب دشمن ستا رہا ہو تو اس کی ایذا سے حفاظت کی نیت سے ...... **یا قابض** بعد نماز مغرب ...... ۲۱ بار پڑھ کر دعا کرلیا کرے ...... ان شاء اللہ تعالیٰ مغلوب ہو جائے گا ...... اسی طرح صبح و شام حزب البحر کا معمول بنالیا جائے ...... اور سورہ اخلاص و سورہ فلق و سورہ ناس ...... تین تین مرتبہ پڑھ کر صبح شام اپنے بدن پر دم کرلے۔

اور اللہ تعالیٰ کے رب العالمین ...... رحمٰن و رحیم ...... ناصر و ولی ہونے کو سوچیں ...... اس کے ساتھ ساتھ مالک و حاکم و حکیم ہونے کو سوچیں ...... ہر مشکل کا حل اسی میں ہے ...... حضرت خواجہ صاحبؒ نے خوب فرمایا ہے۔

مالک ہے جو چاہے کر تصرف   کیا وجہ کسی بھی فکر کی ہے
بیٹھا ہوں میں، مطمئن کہ یارب   حاکم بھی ہے تو حکیم بھی ہے

اور **اللھم اکفنا . مما شئت** کا ورد بھی ہر نماز کے بعد ۷ مرتبہ کرلے۔

مواعظ وملفوظات حکیم الامت

اساتذہ اور مدارس کے طلباء کو استغفار کا اہتمام ...... اور حیاۃ المسلمین کی روح ۲۲ کے مطالعہ کا اہتمام چاہئے ...... اور جزاء الاعمال کو ...... گھروں پر سنانے کا نظم بھی ہونا چاہئے ...... گناہوں کے نقصانات کو طلباء اور اپنے بچوں کو خوب زبانی یاد کرادینا چاہئے ...... رزق کی کمی میں ...... معاصی یا ان کے مقدمات کے ارتکاب کو بڑا دخل ہے ...... اسی طرح حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کے مواعظ ...... اور ملفوظات کا مطالعہ ہر شخص کو نہایت ضروری ہے ...... اس سے اللہ تعالیٰ کے راستے کی فہم سلیم عطا ہوتی ہے ...... جو بڑی دولت ہے۔

بہترین طرز معاشرت

جن لوگوں سے گاہ گاہ اذیت پہنچتی ہے ...... انہیں گاہ گاہ کچھ ہدیہ بہ تکلف پیش کر دیا کرے ...... اور گاہ گاہ دعوت و ناشتہ بھی کردیا کرے ...... اس سے قلب کو حق تعالیٰ کے ساتھ فراغ حاصل ہوگا ...... اور بوقت اذیت **یا حی یا قیوم** کا ورد کریں اور حق تعالیٰ کے حاکم اور حکیم ہونے کو سوچ لیا کریں۔

اصلاح مبلغین

بعض لوگوں کو تبلیغ کا شوق تو ہے...... مگر صحیح علم حاصل نہیں کرتے...... سنی سنائی باتوں کو بدون تحقیق غلط سلط روایات پیش کرنا شروع کردیتے ہیں...... حالانکہ حق تعالیٰ کا ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے یہ ہے...... کہ "بلغ ماانزل الیک" جو آپ کی طرف نازل کیا گیا...... اس کی تبلیغ فرمائیے۔ پس ما انزل کا علم مبلغ کیلئے ضروری ہے اور اگر ما انزل کا علم ہی...... نہیں تو وہ کس بات کی تبلیغ کرے گا۔

حفاظت نظر کا طریقہ

جن کی بدنگاہی کا مرض شدید ہو...... وہ جب گھروں سے نکلیں...... تو باوضو ہوکر ۲ رکعت نفل...... حفاظت کی نیت سے پڑھ کر حفاظت کی دعا مانگ کر نکلیں...... پھر بھی اگر کچھ کوتاہیاں ہوگئیں...... یعنی گوشہ چشم سے بھی دیکھ لیا ہو یا لباس کے اوپر نظر پڑگئی ہو...... یا کانوں نے ان کی گفتگو سے لذت حاصل کرلی ہو...... تو گھر واپس آکر ۴ رکعات نفل ۲،۲ توبہ کی نیت سے پڑھ کر استغفار کرلیا کریں...... تضرع اور الحاح کے ساتھ...... اور استقامت واصلاح کی تکمیل کی دعا کرلیا کریں۔

علم دین کی ضرورت

مظفر نگر کا واقعہ ہے...... کہ ظہر کی چار سنتوں کو ایک بڑے میاں ۵۰ برس تک اس طرح پڑھتے رہے...... جس طرح فرض پڑھتے ہیں...... یعنی ۲ بھری اور ۲ خالی...... ایک دن وعظ میں کسی عالم سے سنا کہ...... ۴ رکعت کی سنت میں ہر رکعت بھری...... یعنی سورۃ کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں...... تو انہوں نے عرض کیا کہ میں نے تو ۲ خالی اور ۲ بھری ۵۰ برس سے ادا کی ہے...... مولانا نے فرمایا یہ سنت ادا نہیں ہوئی...... بڑے میاں سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگے کہ...... ہائے ۵۰ برس کی سنتیں رائیگاں گئیں...... علم صحیح نہ ہونے سے یہی مصیبت ہوتی ہے...... کہ محنت بھی کرے...... اور اجر سے بھی محروم رہے...... علم صحیح کا حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے...... اس کا اندازہ اس حکایت سے بخوبی ہوجائے گا...... قیامت کے دن جہل عذر نہ ہوگا...... علم کا حاصل کرنا بھی تو فرض ہے۔

عوام کیلئے طریقہ اصلاح

آج دل میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ...... جو حضرات اصلاح میں باضابطہ مشغول نہیں ہیں...... لیکن صالحین کے پاس آمد ورفت رکھتے ہیں...... ان کو مشورہ دیا جائے ...... کہ وہ ایک تسبیح درود شریف...... ایک تسبیح کلمہ طیبہ ایک تسبیح اللہ اللہ کرلیا کریں...... اگر ان تینوں پر عمل نہ ہوسکے تو ان میں سے جس ایک پر بھی عمل ہوسکے...... شروع کردیں...... ان شاء اللہ تعالیٰ یہ اضافہ اور ترقی کا سبب بنے گا۔

نصیحت میں دوام کی ضرورت

ذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ...... نصیحت کیجئے...... بے شک نصیحت ایمان والوں کو نفع دیتی ہے...... اس آیت مبارکہ کو بیان فرماکر...... حضرت والا نے فرمایا کہ نصیحت بار بار کرتا رہے...... کبھی بہت دن کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے...... پھر یہ حکایت ارشاد فرمائی کہ...... مولوی شبیر علی صاحب نے اپنے کسی عزیز سے سگریٹ کی عادت چھڑانا چاہا...... تو اس کو سگریٹ چھوڑنے پر نصیحت فرماتے رہے...... سو مرتبہ تک ان کی نصیحت نے موصوف پر اثر ظاہر نہ کیا...... تو جب ایک سو ایک مرتبہ کی تعداد ہوئی...... تو انہوں نے سگریٹ پینا چھوڑ دیا ...... اس تجربہ سے معلوم ہوا...... کہ ہمت نہ ہارنی چاہئے...... اسی طرح حضرت حکیم الامت تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز کی ایک حکایت ارشاد فرمائی...... کہ حضرتؒ بیت الخلاء میں تھے...... دو شخص باہر تھے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ...... میں نے فلاں شخص کو نماز کیلئے متعدد بار کہا...... اس نے میری نصیحت نہ مانی...... تو میں نے پھر کہنا چھوڑ دیا...... دوسرے نے کہا واہ میاں واہ وہ تو اپنی بری بات پر جما رہا اور آپ اپنی اچھی بات پر...... یعنی نصیحت کرنے پر قائم نہ رہے...... اور ترک کردیا...... یہ تو آپ نے اچھا کام نہ کیا...... کہ کوئی برائی نہ چھوڑے اور آپ بھلائی کو چھوڑ دیں...... آپ کو نصیحت کا کام جاری رکھنا چاہئے تھا...... حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ نے اس جواب کو بہت پسند فرمایا...... اور اپنے احباب میں اس کا ذکر فرمایا۔

اشراف نفس کی وضاحت

ایک بار حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ نے حضرت اقدس حکیم الامت مولانا تھانویؒ سے فرمایا کہ...... میں فلاں جگہ جایا کرتا ہوں...... وہاں کے احباب ہدیہ دیا کرتے ہیں...... ان لوگوں کی اس عادت کی بنا پر مجھے انتظار ہو جاتا ہے...... حالانکہ حدیث پاک کے حکم کے مطابق جب اشراف (انتظار) ہو جائے...... تو یہ ہدیہ قبول نہ کرنا چاہئے...... حضرت اقدس تھانویؒ نے فرمایا کہ...... حضرت آپ کی برکت سے قلب میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی ہے کہ...... اگر وہ لوگ ہدیہ نہ دیں تو کیا آپ کو گرانی ہوگی...... فرمایا نہیں...... گرانی تو مطلق نہ ہوگی تو فرمایا پھر یہ اشراف نہیں ہے...... یہ انتظار خیال کے درجے میں ہے...... اشراف اس انتظار کو کہتے ہیں...... جس کے نہ ملنے پر تکلیف محسوس ہو۔

نفس وشیطان سے بچاؤ کی ضرورت

اگر کسی کار کے انجن میں پٹرول بھر دیا جائے...... مگر پٹرول کی ٹینکی میں سوراخ ہو...... جس سے پٹرول سڑکوں پر گرتا رہے...... تو کچھ دیر چل کر کار کھڑی ہو جائے گی...... اسی طرح سالک ذکر کے انوار سے اللہ تعالیٰ کا راستہ طے کرتا ہے...... مگر دل کے نور کی ٹینکی کو شیطان اور نفس آنکھ کان اور زبان وغیرہ...... کے گناہ سے خالی کر دیتے ہیں...... جس سے سالک کی ترقی رک جاتی ہے...... پس ہر گناہ کی عادت سے سچی توبہ ضروری ہے...... بالخصوص بدنظری اور گندے خیالات...... اور بدگمانی...... اور غیبت سے...... کہ اس زمانے میں ان معاصی میں بہت کثرت سے ابتلا ہے...... اپنے شیخ و مرشد سے سب حالات کہہ کر مشورہ کرتا رہے...... اور عمل کرتا رہے...... تو انشاء اللہ تعالیٰ راستہ ضرور طے ہو جائے گا۔

دین کی بے وقعتی کی ایک مثال

موذن ایسا ہو جو امامت بھی کر سکے...... ایک مقام پر موذن نے بہت عمدہ نماز پڑھائی...... بعد میں معلوم ہوا کہ یہ موذن ہیں...... میں نے تنخواہ معلوم کی تو بتایا پونے چار سو روپیہ...... اور امام کی تنخواہ ۱۱ سو روپے...... بہت خوشی ہوئی...... آج ہر کام میں اس کام کا ماہر تلاش کیا جاتا ہے...... مگر قرآن پڑھانے کیلئے...... اور اذان دینے کیلئے...... اور امامت کیلئے سستا تلاش کیا جاتا ہے...... یہ دین کی بے وقعتی نہیں تو اور کیا ہے۔

حکیم الامت رحمہ اللہ کا کمال معاشرت

مولوی شبیر علی صاحب ایک مرتبہ...... حضرت والا تھانوی رحمہ اللہ کے پاس کسی مشورے کے لئے گئے...... پھر جب اپنے دفتر میں آگئے...... تو حضرت ان کے دفتر میں تشریف لائے...... اور فرمایا میاں شبیر علی میرا فلاں کام ہے...... تو مولوی شبیر علی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت آپ کے پاس تو ابھی گیا تھا...... وہیں فرمادیتے...... تو حضرت والا نے فرمایا کہ پھر میرے پاس تمہیں آنے میں فکر ہو جاتی...... کہ بڑے ابا کوئی کام نہ بتادیں...... اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس بے فکری سے آپکا آنا جانا ہو۔

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد　　　کسے رابا کسے کارے نباشد

اتباع سنت کی برکات

اذان کے وقت تلاوت اور ذکر روک دے جب سنت پر عمل کرے گا...... تو قلب میں نور پیدا ہوگا...... پھر نور قلب سے تلاوت کریگا...... تو خوب نور پیدا ہوگا۔

صحبت اکابر کی ضرورت

دینی خدام کو اپنے اکابر کی خدمت میں...... حاضری کا سلسلہ بھی رہنا چاہئے جیسے خوردہ فروش کہ...... بڑے کارخانے سے مال لیتے ہیں...... پھر دوسروں کو سپلائی کرتے ہیں...... ایک طرف سے لے دوسری طرف دے...... اس طرح نفس میں بڑائی بھی نہیں آنے پاتی...... ورنہ مسند مشیخت پر جم کر بیٹھ رہنے سے...... پھر شیطان دماغ خراب کر دیتا ہے۔ حضرت حکیم الامتؒ کا ارشاد ہے کہ...... جس نے اپنے کو مستقل بالذات سمجھ لیا وہ مستقل بدذات ہوگیا۔

دین کے تمام شعبے ایک دوسرے کے معاون ہیں

تبلیغی جماعت کی بنیاد جب ایک عالم ربانی کے ہاتھ سے ہوئی...... تو مدرسہ کا احسان...... اور اس کے وجود کو ضروری تسلیم کرنا ہوگا...... اسی طرح انہوں نے ایک بزرگ سے تزکیہ نفس کرایا...... تو خانقاہ کا احسان...... اور اس کا وجود بھی ضروری تسلیم کرنا ہوگا...... اگر کسی غیر عالم سے اس جماعت کی بنیاد پڑی ہوتی تو اب کتنی گمراہی پھیلی ہوتی...... پس دین کے تین شعبے ہیں...... تعلیم...... تزکیہ...... تبلیغ ہر ایک شعبے والوں کو ایک دوسرے کا معاون...... اور رفیق سمجھنا چاہئے...... جیسے ڈاکخانہ کے محکمے میں کوئی مہر لگا رہا ہے...... کوئی رجسٹری...... اور خطوط تقسیم کر رہا ہے...... کوئی پارسل کر رہا ہے وغیرہ۔

خدمت دین کیلئے یکسوئی کی ضرورت

شاہزادوں کو گھڑی بنانا اور ہوائی جہاز بنانا نہیں سکھایا جاتا ...... ان کو آداب سلطنت اور آداب خسروانہ سکھائے جاتے ہیں ...... پس جن حضرات کی پوری توجہ حق تعالیٰ کی رضا اور اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہے ...... وہ شاہزادے ہیں۔ ان کا کام فنون سیکھنا نہیں ہے ...... کیونکہ اگر سرکاری آدمی کو تجارت کی اجازت دیدی جائے ...... تو پھر سرکاری کام کے قابل یہ شخص نہ رہے گا ...... اگر چہ تجارت کا نفع صرف ایک دن کا ...... اس کا سال بھر کی تنخواہوں کے مجموعہ سے بھی بڑھ جائے ...... پس تجربہ سے یہی معلوم ہوا کہ ...... دین کی تعلیم کے ساتھ اگر دنیا کی تعلیم بھی دی گئی ...... تو آدمی دین کا نہیں رہتا ...... دنیا ہی کی طرف مائل ہوجاتا ہے ...... پس مخدوم کا کام الگ ہے ...... خادم کا کام الگ ہے ...... اگر مخدوم بھی خادم کا کام کرنے لگے ...... تو مخدوم کا کام کون کریگا اگر اسٹیشن ماسٹر کنٹرولر سگنل نہ دے ...... تو گارڈ اور ڈرائیور کچھ نہیں کرسکتے ...... مگر عام لوگ ریل چلانے میں گارڈ اور ڈرائیور ہی کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں ...... کیونکہ بظاہر یہ نظر آتے ہیں ...... اور کنٹرولر اندر ہوتا ہے نظر نہیں آتا ...... نیز تجربہ ہے کہ اگر اخلاص سے دین کی خدمت میں لگا رہے ...... تو دنیاوی کاموں میں حق تعالیٰ غیب سے مدد فرماتے ہیں ...... اور تھوڑی روزی میں بڑی برکت دیتے ہیں اور سکون قلب اور فراغ قلب کی جو نعمت ہے ...... وہ الگ ایک بڑا انعام ملتا ہے ...... جو ہفت اقلیم کی سلطنت سے بھی افضل ہے۔

سکوت شیخ بھی نافع ہے

رات کی رانی خوشبو دیتی ہے ...... مگر بولتی نہیں ہے ...... اور قریب والوں کا دماغ معطر کرتی رہتی ہے ...... اسی طرح شیخ کا سکوت بھی نافع سمجھے ...... اللہ والوں کے پاس بیٹھنا ہر حال میں نافع ہے۔

خدائی نظام رزق

حدیث پاک میں ہے کہ تم کو موت نہ آئے گی ...... یہاں تک کہ اپنا رزق مکمل طور پر نہ کھالو گے ...... معلوم ہوا کہ رزق خود تلاش کرتا ہے ...... اپنے کھانے والوں کو چنانچہ دیکھئے چھپکلی کے پاس پر نہیں ہیں ...... لیکن پروانے خود اڑ کر ...... اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔

بلاؤں سے حفاظت کا وظیفہ

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ سورہ اخلاص ...... سورہ فلق ...... سورہ ناس ...... صبح وشام ...... تین ...... تین ...... بار پڑھ لیں ...... تو حق تعالیٰ سب بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں ...... گھر کے بچوں کو بھی یاد کرادینا چاہئے۔

سنت و بدعت کی مثال

سیمنٹ کی سڑک پر کچے مکانات گر جائیں ...... تو سڑک پر بہت کافی مٹی جمع ہو جانے سے وہ کچی سڑک معلوم ہونے لگے ...... اب کوئی کہے کہ ...... اس کچی سڑک کے نیچے پختہ سڑک سیمنٹ والی ہے ...... تو کچھ لوگ مخالفت کریں گے کہ ...... ہم تو باپ دادا سے اسی طرح کچی سڑک دیکھتے آرہے ہیں ...... اور کچھ لوگ موافق ہوں گے کہ ...... یہ صحیح بات ہے ...... پھر جب کھدائی ہوگی اور مٹی صاف کردی جائے گی ...... تب سیمنٹ کی صاف سڑک نظر آنے لگے گی ...... پس مجدد کا یہی کام ہے ...... جب سنت کی سڑک پر بدعات اور رسومات کی مٹی جم جاتی ہے ...... تو اس کی کھدائی ضروری ہے ...... اس کے بعد سنت کی سڑک ملتی ہے۔

حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ کا اتباع شریعت

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ...... وصیت فرمائی تھی کہ میری جنازہ کی نماز مسجد نبوی کے اندر نہ ہو ...... باہر پڑھی جائے ...... کیونکہ حنفیہ کے نزدیک مسجد کے اندر جنازہ کی نماز مکروہ ہے ...... یہ بزرگ جنت البقیع میں ...... حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب مدفون ہیں۔

فراخی رزق کا وظیفہ

جب رزق میں تنگی ہو تو اپنے اعمال پر نظر ڈالے ...... اور گھر والوں کے اعمال پر نظر ڈالے کہ ...... حق تعالیٰ کی کوئی نافرمانی تو نہیں ہو رہی ہے۔

مسلمانوں کی تین قسمیں

مسلمان تین قسم کے ہیں......۱۔ فاسق......۲۔ صالح......۳۔ مصلح......جیسے مریض، تندرست......طبیب......پس جس طرح مریض سے اور تندرست سے صحت کیلئے رجوع نہیں کرتے بلکہ طبیب کے پاس جاتے ہیں......اسی طرح فاسق اور صالح سے نفس کی اصلاح نہ ہوگی......مصلح تلاش کیا جائے......جو صالح بھی ہو اور اصلاح کے فن سے واقف بھی ہو......اور مشائخ واکابر وقت اس کے مصلح ہونے کی تصدیق کرتے ہوں۔

بدنظری کی اصلاح

ایک کپڑا فروش تاجر کو بدنگاہی کی شدید بیماری تھی......انہوں نے اپنی اصلاح کا مشورہ لیا......میں نے ہر بدنگاہی پر ۵ روپیہ جرمانہ مقرر کیا......اور لکھا کہ ہر دس دن پر تعداد بدنگاہی اور جرمانہ کی رقم ہر دوئی بھیجئے......یہ جرمانہ خود مساکین کو نہ دیں......بلکہ مجھے وکیل بنادیں میں مساکین کو صدقہ کروں گا......دس دن کے بعد خط آیا کہ......میری یومیہ آمدنی تقریباً ۵۰ روپیہ ہے اگر میں نے......۱۰ مرتبہ بدنگاہی کر لی تو سارا نفع تو جرمانہ میں چلا جائے گا......میں اور میرے بچے کیا کھائیں گے......بس خوب ہمت سے کام لیا......اور دس دن ہو گئے کہ ایک بدنگاہی بھی نہ ہوئی......اللہ تعالیٰ نے ان کو اس مرض سے اس تدبیر کی برکت سے شفا دیدی۔

بے جا غصہ کا علاج

ایک صاحب کو غصہ کی بیماری تھی ......مجھے اپنا حال لکھا......میں نے لکھا کہ بہشتی زیور کے ساتویں حصے میں غصہ کا جو علاج مذکور ہے......آپ اس کے ہر نمبر پر عمل کریں ......اور بوقت غصہ جتنے نمبروں پر عمل نہ ہو...... ہر نمبر پر دو روپیہ جرمانہ اپنے نفس پر کریں......اور خود نہ صرف کریں مجھے وکیل بنائیں......یہاں بھیج دیں......خود صرف کرنے میں بھی نفس کو کچھ حظ اور خوشی ہوتی ہے......اور علاجاً نفس کو پوری مشقت میں مبتلا کرنا ہے......چنانچہ اس تدبیر سے ان کو بہت نفع ہوا۔

عورتوں کی دینی اصلاح ضروری ہے

اپنی عورتوں کو دینی باتیں سنانے کا بھی نظم ضروری ہے...... دنیا بھر کی باتیں ان سے کی جائیں ......اور دین کی باتوں سے ان کو محروم کیا جائے...... یہ سخت حق تلفی ہے......عورتوں سے جو راحتیں ملتی ہیں ...... جب وہ بیمار ہو جاتی ہیں ......تب ان کی قدر معلوم ہوتی ہے ......ان کا بہت خیال کرنا چاہئے۔ یہ بہت قابل رحم ہوتی ہیں۔ ہمارے گھروں میں مقید ہیں ۔مرد کا دل گھبرائے تو نہ جانے کتنے انسانوں سے یہ دل بہلا سکتے ہیں...... مگر یہ بے چاریاں صرف اپنے شوہر ہی سے دل بہلا سکتی ہیں...... مردوں کی دینی خدمات بھی ان کی خدمات کا صدقہ ہے...... کہ ان کی وجہ سے گھر کے انتظام ...... اور کھانے پینے کے امور سے بے فکری ہوتی ہے...... مرد دفتر گیا تو اس کے سر پر پنکھا چل رہا ہے......اور یہ چولہے کے سامنے ہوتی ہیں...... مستورات کثرت سے ذکر...... سبحان اللہ...... الحمدللہ...... اللہ اکبر...... کرتی رہیں اس کا اثر بچوں پر بھی ہوتا ہے...... بچوں کے قلوب ذکر سے مانوس ہو جاتے ہیں۔

علماء واعظین کو نصیحت

مختلف مساجد میں خود جائے...... اور دین کی باتیں خواہ دس منٹ کی ہوں سنا دے ......اس سے بہت نفع ہوتا ہے...... اہل علم کو اس کا انتظار نہ کرنا چاہئے...... کہ جب وعظ کیلئے بلایا جائے تب ہی جائیں...... اور اگر کام مسلسل ہو...... نظام سے ہو تو بہت ہی برکت ہوتی ہے...... منہیات میں بدگمانی...... بدنظری...... غیبت سے احتیاط کا مضمون اہتمام سے بیان کیا جائے...... مامورات میں نماز کی پابندی...... اسلامی وضع قطع کا اہتمام...... پردہ شرعی ......قرآن شریف کی تلاوت کا اہتمام صحت حروف کے ساتھ بار بار بیان کرے......عورتوں کے لباس اور زبان کی حفاظت پر خاص طور پر بیان کرے۔

اہل اللہ مایوس نہیں کرتے

دنیاوی ڈاکٹر تو جسمانی مریضوں کو مایوس بھی کر دیا کرتے ہیں...... مگر اہل اللہ کے پاس ہر روحانی بیماری کا علاج ہے...... اور وہ کبھی نا امید نہیں کرتے۔

علاج امراض کا وظیفہ

الحمد شریف ...... کثرت سے پڑھ کر ...... پانی اور کھانے پر دم کر کے مریضوں کو استعمال کرانا شفا کیلئے مجرب ہے۔

اجتماعی کاموں کی اہمیت

عالمگیری میں یہ مسئلہ تصریح سے منقول ہے کہ ...... ایک کمرے میں کوئی شخص ذکر کر رہا ہے ...... اور دوسرے کمرے میں وعظ ہو رہا ہے ...... تو ذکر ملتوی کر کے وعظ میں شرکت کرے بعض لوگ دینی مذاکرہ کے وقت ذکر میں مشغول رہتے ہیں ...... حالانکہ استماع کا حق یہ ہے کہ کان سے بھی سنے ...... اور قلب بھی متوجہ رکھے ...... حضرت اقدس حکیم الامت تھانویؒ سے کسی نے معلوم کیا کہ ...... ذکر کامل کا کیا طریقہ ہے ...... فرمایا کہ زبان سے ذکر کرے اور قلب کو بھی متوجہ رکھے۔

شیخ کامل کا طریقہ اصلاح

حضرت شبلیؒ کے ایک مرید میں عجب کی بیماری پیدا ہوگئی ...... شیخ نے فراست سے محسوس کرلیا ...... علاج یہ تجویز کیا کہ اخروٹ کی ٹوکری سر پر رکھا ...... اور فرمایا کہ کسی محلے میں جا کر یہ کہو کہ جو بچہ میرے سر پر ایک دھپ لگائے گا ...... اس کو ایک اخروٹ دوں گا ...... بس لڑکوں کا کیا کہنا تھا دھپ لگانے کا مزہ الگ ...... اور اخروٹ کا لطف الگ ...... تھوڑی دیر میں ٹوکری خالی ہوگئی ...... اور کھوپڑی بھی عجب سے خالی ہوگئی ...... مال اور جاہ سے آدمی تباہ ہوجاتا ہے ...... اس وقت مرشد کامل اور مربی ہی کے فیضان سے سالک محفوظ ہوسکتا ہے۔

حکیم الامت رحمہ اللہ کی فراست

ایک مرید نے بعض خلفاء کے خطوط ...... تربیت السالک سے نقل کر کے حضرت تھانویؒ کو لکھنا شروع کردیا ...... کہ اس طرح ان کو بھی خلافت مل جائے گی ...... حضرت والا نے ان کے خطوط پڑھ کر فرمایا کہ ...... جانور پالنے والے اپنے بچھڑوں کے دانت سمجھتے ہیں ...... کہ کتنے دانت نکالے ہیں۔

گناہوں سے بچنے کی ضرورت

جس طرح نیکی وثواب کا کام کرنا مطلوب ہے......اسی طرح اس کے ثواب کا بقاء بھی مطلوب ہے......زبان کی حفاظت نہ کرنے سے غیبت کے سبب......یا اذیت مخلوق کے سبب اس عورت کا کیا حال ہوا......جو نماز روزہ اور کثرت عبادت کے باوجود بھی......فی النار کے لائق ہوئی جیسا کہ حدیث میں وارد ہے......پس ثواب کو ضائع کرنے والے اسباب سے بھی بچنا ضروری ہے......یعنی گناہوں سے حفاظت کا اہتمام......(بالخصوص حقوق العباد کا اہتمام)

حدیث فہمی کیلئے فقہ کی ضرورت

حدیث کو فقہ کی روشنی کے سمجھنے میں غلطی ہو جاتی ہے......چنانچہ ایک محدث صاحب نے جب یہ حدیث دیکھی......"من استجمر فلیوتر"......یہ صاحب اس کا ترجمہ لغت سے یہ سمجھئے......کہ جب استنجا کرے تو وہ وتر پڑھے......پس وہ استنجا کے بعد وتر پڑھا کرتے تھے......ایک فقیہ نے کہا کہ نہیں بھائی مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب استنجا کرے تو طاق ڈھیلے استعمال کرے ۳ یا ۵۔

دوسروں سے حسن ظن کی حالت

حسن ظن کا حکم دوسروں کے ساتھ ہے......اور بدظنی سے بچنا دوسروں سے ہے مگر معاملہ برعکس ہے......کہ اپنے ساتھ حسن ظن......اور دوسروں سے بدظنی ہے۔

تلاوت میں صحت حروف کی ضرورت

آج کل جو خوش آواز ہو......اور قرآن پاک کے حروف کو صحت سے ادائیگی نہ کرتا ہو......اس کو اس شخص سے مقدم رکھتے ہیں......جو خوش آواز نہ ہو......اور صحت حروف کا پابند ہے حالانکہ معاملہ برعکس ہونا چاہئے۔

عدم صحبت کی تباہ کاریاں

ہر فتنے کے بانی کو غور سے فکر کیجئے......تو یہی معلوم ہوگا......کہ یہ کسی بڑے کے زیر تربیت نہیں رہا ہے......جب آدمی بے لگام ہوتا ہے اور کوئی اس کا مربی اور بڑا نہیں ہوتا......تو بگاڑ شروع ہو جاتا ہے......جاہ اور مال کے فتنے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

مختصر وعظ بھی نافع ہے

پانچ منٹ کا وعظ بھی کافی اور نافع سمجھنا چاہئے ......سول سرجن سے وقت چند منٹ کا بھی کافی سمجھتے ہیں ......اور انجیکشن میں تو ایک منٹ سے بھی کم لگتا ہے......کوئی یہ نہیں کہتا کہ ۵ منٹ تک سوئی گوشت میں چبھوئے رکھے......تو دین کی باتیں بھی اگر تھوڑی دیر ہوں ......اس کو بھی مفید اور غنیمت سمجھنا چاہئے...... آج کل جب تک ایک دو گھنٹہ کا بیان نہ ہو ......اس کو وعظ ہی نہیں سمجھتے ۔ جسمانی معالج کی اہمیت ہے......روحانی معالج کی اہمیت نہیں ......ورنہ دین کی ایک بات سن کر بھی خوش ہو جاتے ۔

محاسبہ کیلئے بہتر وقت

محاسبہ کیلئے مشائخ کرام نے سونے کا وقت تجویز کیا تھا......لیکن اب لوگوں کے دماغ کمزور ہیں...... چارپائی پر پڑے اور نیند آئی ......اس لئے ہر نماز کے بعد ہی ایک نماز سے دوسری نماز تک کے اعمال کا محاسبہ کر لیا کرے کہ......مجھ سے کیا کیا اچھا عمل ہوا......اور کیا کیا برا عمل......پس اچھے اعمال پر شکر کرے......اور برے اعمال سے استغفار کرے ۔

نماز میں خشوع کی مثال

خشوع فی الصلوٰۃ کا حاصل ......قلب کا حق تعالیٰ کی عظمت کے استحضار سے حق تعالیٰ کے سامنے جھک جانا ہے......اور اگر جسم کے تمام اعضاء جھک گئے ......اور قلب نہ جھکا تو اس کی مثال ایسی ہے......کہ ایس پی کسی تھانہ پر معائنہ کیلئے گیا......وہاں چوکیدار اور سپاہی باادب کھڑے ہیں ......اور تھانے دار صاحب لاپتہ ہیں......پس ایسی صورت میں کیا ایس پی خوش ہوگا۔

احقر جامع ملفوظات عرض کرتا ہے کہ اس مثال سے یہاں کے احباب اور بعض اہل علم کو بہت نفع ہوا دل کے حاضر رکھنے میں یہ مثال بہت نافع ہے ۔

واعظ کو بھی نفع ہوتا ہے

”وذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین“ ......اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نصیحت فرماتے رہیں ......یہ نصیحت کرنا ایمان والوں کے لئے نفع بخش ہے......اب چونکہ واعظ بھی مومن ہے۔اس لئے اس کو بھی نفع ہوتا ہے۔

اہل اللہ کی رحمت وشفقت

ایک صاحب نے اشکال کیا کہ...... حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی کے یہاں اصلاح کیلئے آنے والوں کو چاء تک بھی نہ پلائی جاتی تھی تو کیا تعجب ہے...... جج کے پاس وکیل کے پاس ڈاکٹر کے پاس جب آپ جاتے ہیں...... تو کیا وہ چاء پلاتے ہیں ...... بلکہ فیس بھی دینی پڑتی ہے...... ان خدام دین کا احسان ہے...... اگر چاء بھی پلادیں...... اگر رہنے کا انتظام کردیں...... ورنہ جسمانی معالج کے یہاں جائیے...... تو ڈاکٹر فیس اور کمرہ رہائش کا کرایہ بھی وصول کرتا ہے۔

علماء کو صلحاء کی وضع ضرور اختیار کرنی چاہئے

دینی اساتذہ کرام کا لباس صلحاء کا ضرور ہونا چاہئے...... تاکہ عوام سے امتیاز ہو...... پولیس اور پولیس کے افسروں کی وردی میں فرق ہوتا ہے...... ہمارے ایک ماسٹر صاحب جو عالم نہیں ہیں...... ایک عالم صاحب کے ساتھ سفر کررہے تھے...... عالم صاحب صلحا کی وضع ولباس میں نہ تھے...... عوام ماسٹر صاحب سے مصافحہ کرتے رہے...... کیونکہ یہ صلحاء کی وضع میں تھے...... اور عالم صاحب کو کوئی پوچھتا بھی نہ تھا...... ایس پی وردی میں نہ ہو...... اور پولیس کا سپاہی وردی میں ہو...... تو کس کی وقعت ہوگی۔

رزق کے اکرام کا حکم

انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام سے مصافحہ کے وقت...... ہاتھوں کے دھونے کا حکم نہیں دیا گیا...... لیکن کھانے کا یہ اکرام کہ کھانے سے قبل ہاتھ دھونا...... سنت قرار دیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ...... رزق کا کتنا اکرام ہے...... اور ہاتھ دھو کر کھانے کیلئے جب بیٹھے تو تولیہ یا کسی رومال سے نہ پونچھے...... تاکہ یہ ہاتھ دھلنے کے بعد رزق ہی سے لگیں...... دستر خوان پر جو کھانے کے ذرات گریں...... ان کو اٹھا کر کھالے...... یا چیونٹیوں کے بلوں کے پاس ڈال دے...... کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے ...... پلیٹ اور پیالہ بھی کھانے کا صاف کرلیں...... کہ برکت نہ جانے کس جزء میں ہو...... جب رزق کی برکت سے انسان محروم کردیا جاتا ہے...... تو روتے پھرتے ہیں کہ میری روزی میں برکت نہیں ہوتی...... تعویذ دیجئے۔

ظاہری وضع درست کرنے کی ضرورت

صالحین کی وردی ولباس میں محبوبیت ہے...... جس طرح پوسٹ مین کی وردی میں محبوبیت ہے...... اور پولیس مین کی وردی میں نہیں...... میں پیرس گیا انگریز افسر نے سب کی تلاشی لی...... اور میں طالبعلموں کی وضع میں تھا...... ہماری تلاشی نہ لی گئی...... اور ادب سے کہا تشریف لے جائیے۔

شرعی وطبعی مکروہات

منکرات اور بدعات کے بارے میں...... بعض لوگ کہتے ہیں...... کہ صاحب باپ دادا سے یہی رسم دیکھتے چلے آرہے ہیں...... تو میں پوچھتا ہوں کہ...... اگر سات پشت سے باپ دادا چاء میں مکھی پیتے آرہے ہوں...... تو کیا آپ پی لیں گے...... تو طبعی مکروہات کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے...... اس سے بڑھ کر احتیاط شرعی مکروہات اور منکرات سے ہونی چاہئے۔

شیخ کے علاوہ دیگر مشائخ کے حقوق

شوہر سے تعلق خاص عورت کو ہوتا ہے...... مگر کیا بھائی بہن اور والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے حقوق ختم ہوجاتے ہیں...... اسی طرح شیخ کے حقوق تو خاص ہیں...... مگر دوسرے اکابر ومشائخ اور علمائے کرام کا اکرام وادب...... اور ان کی خدمت میں حاضری...... اور دعا کی درخواست کرنا...... ان کی مہمان نوازی...... کیا ان کے حقوق میں سے نہیں ہے...... کیا باپ کے بھائیوں کے حقوق...... یعنی چچا کا اکرام وادب نہیں ہوتا...... ہاں باپ جیسا معاملہ تو نہیں کیا جاسکتا پس اپنے مرشد کے علاوہ اصلاح نفس کا تعلق تو نہ رکھے...... لیکن دوسرے اکابر وبزرگان دین کی محبت اور ان کا اکرام نہ کرنا یہ کوئی دینداری کی بات نہیں...... بجز جہل ونادانی یا غلو کے...... بعض لوگ مجھے ایسے ملے...... جو احقر کے وعظ میں شرکت کیلئے آپس میں پوچھنے لگے...... کہ شریک ہوں یا نہ ہوں...... حالانکہ یہ ایک ہی سلسلے کے حضرات تھے...... بعض لوگ وحدت مطلب کا مفہوم غلط سمجھتے ہیں کہ شیخ کے علاوہ کسی بزرگ سے ملاقات بھی نہ کرے...... یہ نادانی ہے...... ہمارے اکابر کے معمولات اور اصول کے خلاف ہے...... ہمارے اکابر اپنے شیخ کے علاوہ دوسرے بزرگان دین کی زیارت بھی کرتے تھے...... چنانچہ حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب...... تھانہ بھون سے واپسی پر...... حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔

روحانی غذا مقدم ہے

کہ آج کل مشائخ اور بزرگوں کو اپنے اپنے گھروں پر برکت کیلئے بلاتے ہیں...... اور ان کے پیٹ میں کچھ ڈالنا بھی چاہتے ہیں...... خواہ بھوک ہو یا نہ ہو...... مگر ان بزرگوں کے سینے میں جو ہے...... وہ روحانی غذائیں...... اپنے پیٹ میں ان سے نہیں مانگتے...... حالانکہ یہ زیادہ اہم اور ضروری تھا...... کہ ان سے کچھ لیکر اپنے دل میں بھر لیتے...... مگر استفادہ کی فکر نہیں ہے...... حالانکہ ایک مسئلہ سیکھنے کی فضیلت سو رکعات نوافل سے بھی زیادہ ہے...... میں اسی لئے ایسے لوگوں کی دعوت ہی قبول نہیں کرتا...... جہاں کم از کم دس منٹ کے وعظ کا...... بھی سلسلہ نہ قائم کیا جائے...... اگر متعدد جگہ جانا ہو اور ہر جگہ چاء کا انتظام ہو...... تو ہر جگہ دس منٹ کے وعظ کا بھی نظم ہونا چاہئے۔

طریقہ تلاوت

۱۔ تلاوت کے وقت یہ نیت کرے کہ...... اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے...... اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ...... ہمارا کلام ہم کو سناؤ...... دیکھیں کیسا پڑھتے ہو۔

۲۔ یہ بھی سوچے کہ ہمارے دل سے زنگ دور ہو رہا ہے...... جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہے۔ ۳۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہو رہی ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کا نور ان حروف کے واسطوں سے میرے قلب میں آ رہا ہے۔

۵۔ ہر حرف پر دس نیکی مل رہی ہے...... اور ایک پارہ کے حروف کو شمار کرنے سے ایک لاکھ نیکی بنتی ہے...... لہٰذا اگر ایک پارہ تلاوت کر لیا...... تو ایک لاکھ نیکی جمع ہو گئی۔

۶۔ تلاوت کو اس کے حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے...... تو اہل اللہ ہو جائے گا...... اہل القرآن کو حدیث میں اہل اللہ کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔

برکات درود شریف

اگر درود شریف کم از کم تین سو مرتبہ روز پڑھ لیا جائے...... تو بڑی برکتیں حاصل ہوں گی...... اور بہت نور قلب میں پیدا ہوگا...... اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر دس نیکی کا ملنا دس گناہ کا معاف ہونا دس درجہ بلند ہونا...... حدیث پاک میں موعود ہے۔

تعلیم شریعت

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ...... کھانے کے بعد جو دعا پڑھی جاتی ہے اس میں...... "وجعلنا من المسلمین" بھی ہے...... تو کھانے کے شکر کے ساتھ اسلام پر شکر کا کیا ربط ہے...... تو بات یہ ہے کہ جس نعمت کا تسلسل ہوتا ہے اس کا احساس نہیں ہوتا...... جیسے صحت برعکس کھانے میں بھوک لگتی ہے...... پھر حاجت تازہ ہو جاتی ہے...... تو یہ شریعت کا احسان ہے کہ ایمان کی نعمت کا احساس جو تسلسل کے سبب بعض وقت نہیں رہتا...... کھانے کی حسی نعمت کے ساتھ باطنی اور معنوی نعمت ایمان اور اسلام کی طرف بھی متوجہ کرا دیا...... اور نعمت کے شکر پر زیادتی نعمت کا وعدہ ہے پس حسی نعمت (کھانے کی)...... اور معنوی نعمت ...... (ایمان واسلام) دونوں میں اس شکر کے سبب اس دعا سے ترقی ہوگی۔

وعظ اور دعوت کے اجتماع کی رسم

آج کل وعظ اور دعوت کو جمع کیا جا رہا ہے...... اس رواج و رسم کو توڑنے کی ضرورت ہے...... اس میں حسب ذیل مفاسد ہیں۔

۱۔ اہل خانہ کھانے اور چاء کی فکر میں وعظ سننے نہیں پاتے ...... اور اگر سنتے بھی ہیں ...... تو گھر والوں کا دل ...... آنے والوں کی تعداد ...... اور اپنے کھانے کی مقدار میں ...... توازن اور تناسب کی ضرب اور تقسیم میں مشغول رہتا ہے۔

۲۔ جو خاندان کے لوگ غریب ہیں ...... ان کی ہمت وعظ کہلانے کی نہ ہوگی ...... کیونکہ وہ اس رسم دعوت سے گھبرائیں گے ...... کہ وعظ کیلئے اتنا روپیہ کہاں سے لائیں ...... اور اگر قرض لے کر دعوت کا انتظام کریں تو یہ اور مصیبت کا سبب ہے۔

۳۔ علماء کی بے وقعتی بھی ہے...... عوام یہ سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ...... بدون لقمہ تر مولویوں کے قدم کہاں اٹھتے ہیں...... حالانکہ مولوی کے صدقے میں بہت سے لوگ مال اڑائیں گے لیکن بدنام بے چارہ مولوی ہوگا۔

مفضول سے نفع اوراسکی مثالیں

کبھی افضل سے نفع نہیں ہوتا......اور مفضول سے نفع ہو جاتا ہے......جیسے مٹکے سے پانی پینا......بعض لوگ کنوئیں سے براہ راست استفادہ نہیں کر سکتے ......حالانکہ کنواں افضل ہے......مٹکے سے......بعض وقت روٹی سینکنے کیلئے تو......آگ پر رکھتے ہیں اور روٹی کو توا پر گرم کر کے سنکائی کرتے ہیں......براہ راست آگ پر روٹی رکھیں تو جل جائے......پس توا کی گرمی اگر چہ آگ سے کمزور اور مفضول اور کمتر ہے......لیکن نافعیت اسی مفضول اور کمتر ہی سے ہے ......پس مشائخ کبار سے استفادہ مشکل ہو تو ان کے خدام سے بھی عار نہ ہونا چاہئے۔

سورہ فاتحہ سورہ شفا

مریضوں کی صحت کیلئے کم از کم......۱۱بار الحمدللہ شریف پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے ......اور کثرت سے یہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے پانی پر پلاتے رہیں......جس قدر زیادہ تعداد الحمد شریف کی ہوگی......اثر بڑھتا جائے گا......مریضوں کو اس عمل سے بہت جلد حق تعالیٰ کی رحمت سے شفا ہوتی ہے......اس کا نام سورہ شفا بھی ہے۔

ذکر میں کثرت و تسلسل کی ضرورت

ذکر کا نفع جب ہوتا ہے کہ کثیر بھی ہو......اور تسلسل بھی ہو......جیسے پیاس لگی ہو اور کوئی ایک چمچہ پلادے......تو کیا پیاس کو تسکین ہوگی......اسی طرح اگر ایک مرتبہ خوب سیر ہو کر پلا دیا جائے......اور پھر پانی نہ پلایا جائے تو کیا وہ عمر بھر کیلئے کافی ہے......پس معلوم ہوا ذکر کثیر ہو......اور اس کا تسلسل بھی ہو اور ذکر کی تعداد کی کثرت کسی اہل اللہ سے......یعنی اپنے دینی مشیر سے تجویز کرالے۔

اہل دین کو اخلاص وتوکل سے روزی ملتی ہے

اگر کسی فوجی سے کوئی کہے کہ بھائی کھانے کمانے کی بھی فکر میں لگو......تو وہ جواب دیتا ہے کہ ہم کو سرکاری خزانے سے ملے گا......اسی طرح جو دین کے خدام ہیں......ان کو حق تعالیٰ شانہ کے سرکاری خزانے سے روزی ملتی ہے......اخلاص......اور جانبازی......اور توکل......شرط ہے ان شاء اللہ تعالیٰ دیکھئے کیسی روزی ملتی ہے۔

اصلاح برائے مبلغین

ڈاکٹر شہزادہ کو جب انجیکشن لگاتا ہے......تو اپنے کو شہزادہ سے افضل نہیں سمجھتا...... اسی طرح دین کی بات سنانے والے کو سامعین سے اپنے کو افضل نہ سمجھنا چاہئے...... ماہر فن کو اکمل سمجھنا جائز...... مگر افضل سمجھنا حرام ہے...... کیونکہ فضیلت کا مدار قبولیت عند اللہ پر ہے ...... جو دنیا میں نہیں معلوم ہو سکتی...... ہر مومن کی قلب میں عظمت ہو...... کسی عالم اور شیخ کامل کیلئے بھی جائز نہیں کہ کسی گنہگار مسلمان کو حقیر سمجھے...... باپ کے اوپر چھوٹا بچہ اگر پیشاب کردے......تو کپڑا باپ کا ناپاک سمجھا جائے گا......لیکن باپ کی عظمت میں کمی نہ ہو ......حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ...... میں جب کسی پر داروگیر کرتا ہوں......تو خود سے اس کو افضل سمجھتا ہوں...... اسی طرح میں بھی اپنی ماں بہنوں کو......اور آپ لوگوں کو ......اپنے سے افضل سمجھتا ہوں......مگر خدائے تعالیٰ کا حکم سنا رہا ہوں۔

تجوید قرآن کی اہمیت

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ......کلام پاک کے ......۴ حق ہیں ۱۔ عظمت......۲۔ محبت......۳۔ تلاوت مع الصحت ......۴۔ احکام کی متابعت...... حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حروف قرآن کو غلط پڑھنا...... یعنی جیسے صاد کو سین پڑھنا یہ لحن جلی کہلاتا ہے...... جو حرام ہے...... تھانہ بھون میں بعض محدثین کو بھی نورانی قاعدہ پڑھنا پڑا...... مکان کے رنگ روغن کی فکر ہے ......تاکہ جمال پیدا ہو......لیکن قرآن پاک کے جمال کی فکر کیوں نہیں ...... تھانہ بھون میں جمال القرآن کی تعلیم کا سالکین کیلئے اہتمام تھا...... جہاں ضروریات دین کا اہتمام نہ ہو ......تو پھر وہاں معارف ودقائق تصوف ان کو کیا نفع دے سکتا ہے۔

اظہار حق فرض ہے

اظہار حق انبیاء علیہم السلام پر فرض ہے...... ہر حال میں خواہ جان بھی چلی جائے ......لیکن علماء کیلئے گنجائش ہے کہ...... اگر قتل کا خطرہ ہو تو سکوت جائز ہے...... لیکن اظہار حق افضل ہے۔

حکیم الامت رحمہ اللہ کا طرز معاشرت

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی مجلس سہ دری میں...... حضرت والا کیلئے حضرت خواجہ صاحبؒ نے قالین بچھا دی...... حضرت نے اٹھوا دی...... پھر ارشاد فرمایا اس سے آنے والوں پر ہیبت ہوتی ہے...... میں اپنے احباب کو بے تکلف رکھنا پسند کرتا ہوں...... تاکہ ہر عامی بے تکلف دینی استفادہ کر سکے۔

مقدمہ سے نجات کا وظیفہ

جس پر مقدمہ دائر ہو وہ یا حفیظ کثرت سے پڑھے...... اور جو خود کسی پر مقدمہ دائر کرے تو یالطیف کی کثرت کرے۔

انسداد بدعات کا طریقہ

بدعت کا گندہ پانی نکالنے کا سہل طریقہ یہ ہے...... کہ سنتوں کی خوب اشاعت کی جائے...... جب سنت کے صاف پانی کا بہاؤ آئے گا...... گندہ پانی خود بخود ختم ہو جائے گا۔

بیوی کی دلجوئی ضروری ہے

اپنے بھائی بہن کو دینے سے اگر بیوی کو ناراضگی ہوتی...... ہو تو بیوی پر ظاہر نہ کرے...... چھپا کر دینا چاہئے...... اور یوں کہہ دے کہ کسی کار خیر میں اتنی رقم خرچ کی...... اس طرح کام بھی چلتا ہے اور بیوی کی دلجوئی بھی رہتی ہے۔

اللہ کو ناراض کرنا بے عقلی ہے

کوئی شخص کلکٹر کو ناراض کر کے تحصیلدار کو نہیں راضی کرتا...... لیکن ہم لوگوں کا کیا حال ہے کہ مخلوق کو راضی کرنے کیلئے حق تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں...... حالانکہ چھوٹوں کو راضی کرنے کیلئے بڑوں کو ناراض کرنا سب کے نزدیک بے عقلی ہے۔

دین میں کمی گوارا کیوں؟

چاء میں شکر ذرا بھی کم ہو...... گوارا نہیں...... اسی طرح کھانے میں نمک ذرا بھی کم ہو تو گوارا نہیں...... لیکن دین کے اندر ہر کمی کو گوارا کر لیا جاتا ہے...... یہ بات قابل عبرت ہے۔

استاد کا دیندار ہونا ضروری ہے

استاد اگر دیندار ہو تو اس سے انگریزی پڑھنے والے بھی منور اور دیندار ہوں گے...... اور اگر معلم بددین ہو...... تو اس سے قرآن اور حدیث پڑھنے والے بھی بددین ہی پیدا ہوں گے۔

صالح معلم کی برکات

حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحبؒ ...... خلیفہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ یونیورسٹی میں پڑھاتے تھے ...... لیکن مولانا کی برکت سے شاگرد تہجد گزار ہونے لگے۔

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی تکلیف پہنچی ...... تو فرمایا "الحمدللہ الذی لم یذھب السمع والبصر" ...... شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہماری سماعت اور بصارت نہیں سلب فرمائی ...... کیا ان حضرات کی دینی فہم تھی۔

مصائب میں اعمال کا محاسبہ

علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ نے لکھا ہے کہ ...... جب کوئی پریشانی آئے ...... تو اپنے اعمال کو سوچے کہ ...... ہمارے اعمال تو زیادہ پریشانی اور مصائب کے لائق ہیں ...... لیکن الحمدللہ کہ حق تعالیٰ کی رحمت سے سستے چھوٹے۔

گناہوں کا زہر

سانپ جس عضو کو بھی کاٹتا ہے ...... آدمی مرجاتا ہے ...... کیونکہ اس عضو سے پھر تمام بدن میں زہر پھیل جاتا ہے ...... اسی طرح گناہ کا زہر ہے ...... جس عضو سے بھی معصیت کی جائے گی ...... اس کا زہر تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔

بری صحبت کے نقصانات

پانی نرم ہے ...... لیکن اپنی صحبت سے لوہا کو زنگ آلود کر کے اس کی صورت اور سیرت خراب کر دیتا ہے ...... اسی طرح بری صحبت انسان کے اخلاق کو خراب کر دیتی ہے۔

زاویہ نظر بدلنے کی ضرورت

نیت بدل جانے سے احکام بدل جاتے ہیں ...... ڈاکٹر سوئی لگاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں ...... اور اس کو فیس بھی دیتے ہیں ...... اور کوئی دشمن اتنی ہی بڑی سوئی چبھو دے تو اس سے لڑتے ہیں ...... پس اس مثال کو سمجھنے کے بعد حق تعالیٰ کی حکمت ...... و رحمت پر ...... نظر رکھنے سے تمام تکالیف کا تحمل آسان ہو جاتا ہے۔

تلاش گمشدہ کا وظیفہ

گم شدہ چیز یا جانور ...... یا انسان کی واپسی کیلئے یہ وظیفہ مجرب ہے...... حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ دامت برکاتہم نے مجھ کو عطا فرمایا۔

۲ رکعت نماز حاجت پڑھ کر پھر سورہ اخلاص ۵ مرتبہ...... مع سورۃ فاتحہ...... اول آخر درود شریف پڑھے...... پھر یا حی یا قیوم ۵۰۰ مرتبہ پڑھے اور دعا کرے۔

ناقص عمل بھی کارآمد ہے

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ اگر برا لکھنے والا لکھنا چھوڑ دے...... تو یہ کبھی اچھا لکھنے والا نہ بنے گا...... پس ہر عمل ناقص عمل کامل کی بنیاد ہے...... جو کچھ ہو سکے اصول کے موافق عمل شروع کر دے۔ جی لگنے نہ لگنے کی پرواہ نہ کرے۔

بدگمانی سے بچو

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ کوئی رقم کسی سے لے...... تو دوبارہ گن لے...... مگر اس نیت سے کہیں شاید زیادہ نہ دیدیئے ہوں...... کیونکہ کم دینے کا گمان کرنا بدگمانی ہے۔

گناہوں کی مثال

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم کو گناہ اس طرح لذیذ معلوم ہوتے ہیں ...... جس طرح سانپ کے کاٹے کو نیم کی پتی لذیذ معلوم ہوتی ہے...... لیکن جب زہر کا اثر ختم ہو جاتا ہے...... تو پھر نیم کی پتی تلخ معلوم ہوتی ہے...... دنیا کی محبت اور آخرت سے بے فکری کا زہر ہر گناہ کو لذیذ کر دیتا ہے۔

وصول الی اللہ کے ضامن دو کام

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دو کام کرلو...... تو میں ذمہ لیتا ہوں وصول الی اللہ کا۔

ا۔ گناہوں سے حفاظت...... ۲۔ کم بولنا...... اور ذکر کیلئے خلوت کا اہتمام...... اور دو چیزوں سے بہت بچے...... عورتوں سے...... اور امردوں سے...... (لڑکوں سے)۔

اسمائے حسنیٰ کی برکات

ہم نے اپنے بچوں کو اسمائے حسنیٰ یاد کرانا شروع کرادیا ہے......اور اس کے معانی کو بھی یاد کرایا ہے......اب تک ۵۷ اسماء کو یاد کرلیا ہے......اس سے حق تعالیٰ کی عظمت و معرفت پیدا ہوگی......اور جو حاجت پیش ہوگی......اس نام کے واسطہ سے دعا کی توفیق ہوگی۔

عقل کا ضعف

عقل ایسی ضعیف چیز ہے کہ وہم سے بھی مغلوب ہوجاتی ہے......مثلاً مردہ بے ضرر ہے کوئی حرکت نہیں کرسکتا......لیکن اس کے پاس سونے سے انسان ڈرتا ہے......کتنا ہی اطمینان دلایا جائے......لیکن سو نہیں سکتا اس کے باوجود بعض انسان اپنی عقل کو خدا بنالیتا ہے۔

بولے کہ اس خدا پہ جو آتا نہیں نظر ہے عقل سے بعید کہ ایمان لایئے

میں نے کہا بجا ہے یہ فرمان آپ کا لیکن ذرا وہ عقل بھی ہم کو دکھایئے

ہر شے کو اس کے علامات سے پہچان لیتے ہیں۔

تغیرات جہاں سے خدا کو دیکھ لیا اڑی جو خاک تو ہم نے ہوا کو دیکھ لیا

کعبہ شریف دربار شاہی

ایک کافر نے مجھ سے پوچھا کہ......ہم آپ کو اپنے مندر میں آنے کی اجازت دیتے ہیں......آپ لوگ ہم کو کعبہ شریف کیوں نہیں جانے دیتے......میں نے کہا مسجد میں آپ بھی آسکتے ہیں......مگر کعبہ شریف شاہی حرم ہے......آپ بادشاہ کے محل سرا میں بدون اجازت نہیں جاسکتے......جو شخص بادشاہ کو نہ تسلیم کرے......تو اس کو تو اس کے ملک میں داخلہ بھی نہیں ملتا۔

روحانی امراض کے علاج کی ضرورت

علاج سے نفع ہوتا ہے......اور اگر علاج نہ کرے تو ڈاکٹر بھی بیمار ہی رہے گا۔اسی طرح ریا......غصہ......تکبر......عالم بننے سے نہیں جاتا......بلکہ اور بڑھ جاتا ہے......خاندانی تکبر تو پہلے ہی سے تھا......اور علم کا نشہ اور آگیا اور عبادت کرنے لگے تو یہ مرض اور بھی بڑھ جائے گا ......پس معلوم ہوا کہ بیماری تو علاج ہی سے جاتی ہے علم اور عبادت سے نہیں جاتی۔

مقدمہ سے نجات کا وظیفہ

سنگین مقدمہ میں جو پھنس گیا ہو وہ شخص ...... **یا حلیم یاعلیم یا علی یا عظیم ایک لاکھ** اکیاون ہزار صاف کپڑے پہن کر عطر لگا کر پڑھے ...... نہ وقت کی قید ...... نہ عمر کی قید نہ ...... مرد اور نہ عورت کی قید ...... ایک جوڑا کپڑا اس کیلئے الگ رکھے۔ یہ عمل برائے سنگین مقدمہ مجرب ہے۔

بیماری میں حکمتیں

صحت کی دعا کرتے رہنا چاہئے ...... لیکن جب بیماری آجائے تو اس کو بھی اپنے لئے خیر سمجھے ...... گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے ...... اور عاجزی و تواضع پیدا ہوتی ہے ...... اور تکوینی طور پر ڈاکٹر کی روزی ...... ٹیکسی والوں کی روزی ...... تیمارداروں کو ثواب ...... اور دواخانوں کا نفع ...... اور نہ جانے کیا کیا حکمتیں ہیں ...... بالخصوص جب مقتدائے دین اور مشائخ بیمار ہوتے ہیں ...... تو وہ ضعفاء اور کم ہمت ...... جو دین کے کنوئیں تک نہیں جا سکتے ہیں ...... تو بیماری کی راہ سے کنواں وہاں تک پہنچا دیا جاتا ہے ...... میں حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب کے بارے میں کہا کرتا ہوں کہ مولانا جب بیمار ہو کر علاج کیلئے بمبئی تشریف لے گئے ...... تو بمبئی کے کتنے لوگوں کو دینی نفع ہوا اور کتنے ڈاکٹروں کی اصلاح ہوئی۔

توکل کی حقیقت

توکل ترک اسباب کا نام نہیں ...... بلکہ اسباب ضرور یہ اختیار کر کے نظر اسباب پر نہ رکھے ...... ان کو موثر نہ سمجھے ...... بلکہ حق تعالیٰ ہی پر نظر رکھے ...... کہ ہمارا کام حق تعالیٰ ہی سے ہوگا ...... جب اسباب نہ ہوں تو پھر مسبب پر نظر آسان ہے ...... کمال یہ ہے کہ اسباب ہوتے ہوئے اسباب پر نظر نہ کرنا اور مسبب پر نظر رکھنا۔

جنت کا ٹکٹ

دنیا کا سفر مشکل ہے ...... آخرت کا آسان ہے ...... یہاں کے سفر کیلئے ٹکٹ کے بعد ریزرویشن اپنے اختیار میں نہیں ہوتا ...... اور آخرت کے سفر کیلئے ایمان جو جنت کا ٹکٹ ہے وہ بھی اختیار میں دیدیا ...... اور ریزرویشن بھی اختیار میں دیدیا ...... وہ ثم استقاموا ہے ...... جیسی استقامت ہوگی اسی درجہ کا جنت میں مقام ملے گا ...... اور مرنے سے پہلے ہی ...... ریزرویشن کی بشارت

نہ اندیشہ کرو آخرت کے ہولناک حالات کا ...... اور نہ غم کرو دنیا کے چھوٹنے کا ...... اور بشارت تم کو اس جنت کی دی جاتی ہے ...... جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

طویل مرض کا علاج

اگر بیماری طویل بھی ہو...... تب بھی الحمد شریف...... کی کثرت سے تلاوت کر کے پانی پر دم کر کے پلانا بہت مفید ہے۔

آداب صحبت صلحاء

جس طرح اہل اللہ کی محبت مطلوب ہے...... اسی طرح ان کی خفگی سے بھی بچنا مطلوب ہے...... حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ نے فرمایا کہ مجھے کوئی تکلیف دیتا ہے...... تو اس کو کچھ ڈانٹ ڈپٹ لیتا ہوں...... کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ...... اس کو اگر معاف کر دوں تو بھی کوئی بلا اس پر نازل ہو جاتی ہے۔

الامر فوق الادب

حضرت مولانا محمد اللہ صاحب دامت برکاتہم...... خلیفہ حضرت تھانویؒ...... کا سفر حجاز مقدس میں ایک جگہ ساتھ ہوا مولانا زیادہ عمر کے بزرگ ہیں...... اس کے باوجود مجھے فرمایا کہ تم اوپر چارپائی پر لیٹو...... ہم نیچے لیٹیں گے...... چونکہ چارپائی ایک ہی تھی...... حضرت کا حکم سمجھ کر اوپر لیٹ گیا...... لیکن میں نے احباب سے عرض کیا کہ اچھا بھائی آپ لوگ یہ بھی سمجھ لیجئے...... کہ موتی دریا میں نیچے ہوتا ہے...... اور بلبلہ اوپر ہوتا ہے...... اور ترازو کا وزنی پلہ نیچے ہوتا ہے...... اور ہلکا پلہ اوپر ہوتا ہے۔

ترویج سنت

سنتوں کو خوب پھیلانا چاہئے...... ایک دو سنت ہر روز ہر مدرسہ اور ہر مسجد میں سکھائیں...... سنتوں کے پھیلنے سے بدعت خود بخود فنا ہونے لگے گی...... ایک انگریزی سکول کے لڑکے کو ایک سنت ہر روز سکھائی گئیں...... جب بیس سنتیں یاد ہو گئیں...... تو ان پر عمل کی برکت سے انگریزی بالوں کے متعلق خود ان کو توفیق ہوئی پوچھا کہ بالوں کی سنت کیا ہے...... بس پھر بال خود بخود ختم کرنے کی توفیق ہو گئی...... اتباع سنت کی برکت عجیب ہے...... گلزار سنت اور تعلیم الدین سے ایک ایک سنت روز یاد کرائی جائے...... اور طلبا اپنی نوٹ بک میں نوٹ کر لیں۔

گھڑی کا بہترین مصرف

گھڑی کا مقصد تھا کہ صف اول میں نماز ادا کریں...... تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو...... مگر آج کل گھڑی کا مقصد برعکس ہو گیا ہے...... یعنی کاہلی اور تاخیر کا سبب بن گئی ہے...... گھڑی اس نیت سے دیکھتے ہیں...... کہ ابھی جماعت میں کتنے منٹ باقی ہیں...... اور حجرے میں باتیں کرتے رہتے ہیں۔

اصلی عاشق

جہاں سنتوں کو خوب پھیلا دیا گیا...... وہاں کے عوام سے...... وہ بدگمانی جو ہمارے اکابر کے ساتھ تھی جاتی رہی...... اور ان کی سمجھ میں آگیا کہ...... یہ تو بڑے ہی اصلی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں...... ہر سنت کا طریقہ اسہل اجمل اور اکمل ہے۔

غیبت کی مذمت

غیبت کرنا مردہ بھائی کا گوشت کھانا کیوں ہے...... کیونکہ جس کی غیبت کی جاری ہے ...... وہ غائب ہونے کے سبب اپنے الزام کے عدم دفاع میں مثل مردہ ہے۔

ہمت کی ضرورت

جو آدمی بیڑی پیتا ہے...... یا سگریٹ پیتا ہے...... تو طلب کے وقت ذرا موقع ملا تو اپنے خلاف ماحول سے دور جا کر پی لیتا ہے...... اور بعض بے تہذیب...... تو اسی مجلس میں پینا شروع کر دیتے ہیں...... تو ہم لوگ ذکر اللہ اور نیک کام میں...... کیوں ماحول سے ڈرتے ہیں۔

داعی کا متاثر ہونے کی بجائے موثر ہونا

عادۃ اللہ یہی ہے کہ داعی الی اللہ...... ماحول کے اثرات سے متاثر نہیں ہوتا...... فرمایا کہ ہم ناقص ہیں مگر ہم کو حکم دیا گیا ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا...... **ان تنصر و الله ینصر کم** کا ارشاد ہم کو تقویت دے رہا ہے...... جب کام میں لگیں گے کمال حق تعالیٰ عطا فرمائیں گے...... جس طرح بیج ہم بوتے ہیں...... مگر پھل حق تعالیٰ عطا فرماتے ہیں...... **ام نحن الزارعون** ۔

تواضع اور صحبت اہل اللہ

در بہاراں کے شود سر سبز سنگ   خاک شوتا گل بردید رنگ رنگ

مولانا رومی فرماتے ہیں...... کہ موسم بہار میں پتھر تو سرسبز نہیں ہوتا...... اس لئے تکبر کی راہ چھوڑ دو خاک ہو جاؤ...... تاکہ رنگ رنگ کے پھول پیدا ہوں...... یعنی عاجزی و انکساری اور تواضع اختیار کرو تاکہ اہل اللہ کی صحبت کا اثر تمہارے اندر نفوذ کر سکے...... اور اخلاق حمیدہ ...... اور اعمال صالحہ کے پھل تمہارے اندر پیدا ہو سکیں۔

صحبت اہل اللہ کی ضرورت

صحبت کی نافعیت موقوف ہے...... کہ اہل اللہ کی صحبت کا تسلسل رہے جس طرح کثرت ذکر اللہ مطلوب ہے...... اسی طرح صحبت اہل اللہ کی کثرت بھی مطلوب ہے...... یعنی ان کی صحبتوں میں آنا جانا کثرت سے ہوتا رہے...... تسلسل اور کثرت دونوں ضروری ہیں۔

حدیث پاک میں ہے اے اللہ میں آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں...... پھر یہ ہے کہ اور آپ سے محبت کرنے والوں کی محبت بھی مانگتا ہوں...... اور پھر یہ ہے کہ...... اور ان اعمال کی محبت عطا فرما دیجئے...... جو آپ کی محبت سے قریب کرنے والے ہیں...... "اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک وحب عمل یقرب الی حبک"۔

اس حدیث سے تین باتیں مطلوب ہونا ثابت ہوئیں۔ ا۔ محبت حق...... ۲۔ محبّ اہل اللہ...... ۳۔ محبت اعمال صالحہ...... اور محبت اہل اللہ محبت حق اور محبت اعمال صالحہ کے حصول کا بنیادی ذریعہ ہے۔

صلحاء کی نقل کی برکات

صالحین کی وضع قطع کی نقل میں بھی بہت برکت ہے...... جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وضع قطع بنائی...... یہ مشابہت ان کی ہدایت کا سبب بن گئی...... حق تعالیٰ کا فضل ہوگیا...... سب کو ایمان عطا ہوگیا...... حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرمایا کرتے تھے کہ متشبہ بالصوفی کی بھی قدر کرو...... کیونکہ صوفیوں کے لباس کی نقل دلیل ہے...... کہ اس کے دل میں صوفیوں کی یا محبت یا عظمت ہے...... ہمیشہ نقل کا سبب دو ہوتے ہیں...... یا تو جس کی نقل کرتا ہے اس کی محبت ہوگی...... یا اس کی عظمت ہوگی۔ پس جو لوگ صالحین کی وضع قطع ترک کر کے اہل مغرب کی وضع قطع کی نقل کرتے ہیں...... یا تو ان کے دلوں ان کی محبت ہے یا عظمت ہے...... اور حق تعالیٰ فرماتے ہیں...... "ولا ترکنوا الی الذین ظلموا ظالمون" ظالموں کی طرف میلان نہ ہونا چاہئے۔

لباس صلحاء کا اختیار کرنے والا...... ان شاء اللہ محروم نہ رہے گا...... ایک شخص آزاد طبع تھا جب مرنے لگا تو اپنے گھر والوں سے کہا میری داڑھی پر آٹا چھڑک دو...... جب قبر میں سوال ہوا کہ یہ آٹا کیوں چھڑک رکھا ہے...... جواب دیا کہ سنا ہے آپ بوڑھوں پر رحم فرما دیتے ہیں...... تو بوڑھا نہیں مرا ہوں مگر بوڑھوں کی شکل آٹا چھڑک کر بنا لایا ہوں...... اسی پر رحم فرما دیا۔

جمال قرآن

جوتے پر پالش کی چہرے پر مالش کی مکان پر پلاسٹر کی ضرورت ہے...... ہر جگہ جمال مطلوب ہے...... مگر قرآن پاک کے جمال...... اور صحت سے پڑھنے کی فکر نہیں۔

نظر بد کا مجرب عمل

نظر بد کا علاج مجرب ہے...... جس پر نظر لگی ہو سات سرخ مرچوں پر...... "وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم"...... سے "الاذکر للعالمین"...... تک ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کریں...... یا الگ الگ مرچ سے ایک ایک بار پھر پڑھ کر دم کریں...... پھر ایک ایک مرچ کو اس کے جسم سے...... یعنی سر سے پیر تک دونوں طرف لگا کر جلا دیں...... اگر دھانس آنے لگے تو سمجھ لیجئے کہ نظر اتر گئی...... اور اگر دھانس نہ آئے تو دوبارہ یہی عمل کیا جائے۔

خیر القرون میں دینی ذوق

دین سیکھنے کیلئے پہلے زمانے میں کیسا ذوق تھا...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ تعالیٰ کے زمانے میں...... ایک شخص دمشق سے مدینہ شریف حاضر ہوا...... صرف التحیات سیکھنے کیلئے کہ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے التحیات پڑھا کرتے تھے...... ویسی التحیات سکھا دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسکے اس جذبہ سے رونے لگے...... اور فرمایا اللہ اکبر کیا طلب ہے...... جنتی کا نمونہ معلوم ہوتا ہے۔

اہل اللہ دل کے معالجین

بیماری کی دو قسمیں ہیں...... اصلی اور عارضی...... جیسے قبض سے دردِ سر ہو تو اصلی بیماری قبض ہے...... اور دردِ سر عارضی ہے اسی طرح قلب کی غفلت اور خرابی اور سختی اصلی بیماری ہے...... پھر اس کی خرابی سے اعمال میں خرابی عارضی بیماری ہے...... پس اصلی بیماری کا علاج کرنا چاہئے...... یعنی دل کا علاج اللہ والوں سے کرانا چاہئے...... پھر دل کی درستی سے اعمال اور اخلاق کی درستی خود بخود ہونے لگتی ہے۔

دین کو مقدم رکھا جائے

جب دین شکنی اور دل شکنی کا تقابل ہو تو دین کو مقدم رکھا جائے...... اور سب مصالح کو قانون شریعت کے...... احترام وعظمت پر مثل مصالحہ پیس دینا چاہئے...... ایسے مواقع پر جذبات پر شریعت کو ترجیح دینی چاہئے۔

نقل کی برکت

نقل کی برکت اصل تک پہنچا دیتی ہے...... ڈرائیور کی نقل کرتے کرتے آدمی ڈرائیور ہو جاتا ہے...... جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وضع قطع اور لباس کی نقل کی تھی...... نقل کی برکت سے سیرت بھی بدل دی گئی...... اور سب کو ایمان عطا کر دیا گیا...... اور سب کے سب کافر سے صحابی ہو گئے۔

اسی طرح شیطان کی نقل سے...... شیطان کی سیرت بھی آ جاتی ہے...... مثلاً شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے...... تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرما دیا کہ...... ہرگز ہرگز کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے...... اس قدر اہتمام سے منع فرمایا جو نہایت ہی بلیغ انداز ہوتا ہے...... اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ فاسقین کی نقل سے سخت پرہیز کرنی چاہئے...... اور راز اس میں یہ ہے کہ...... جس کی نقل کی جاتی ہے...... اس کی یا محبت یا عظمت دل میں ہوتی ہے...... پھر اس کی عادتیں اندر آنے لگتی ہیں...... دل میں جس کی عظمت و محبت ہوتی ہے...... اعمال اس عظمت و محبت پر شہادت پیش کرتے ہیں...... چنانچہ انگریز کو دیکھئے بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں...... ان کے اندر شیطان کی خود بینی تکبر اور بڑوں پر اعتراض کا مادہ ہوتا ہے...... اور جو لوگ پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکاتے ہیں...... چونکہ یہ متکبرین کی وضع ہے...... اس لئے اس کی نقل کرنے والوں میں تکبر...... اور اپنے بڑوں پر اعتراض۔ بدگمانی وغیرہ کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے...... اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے...... ٹخنہ سے نیچے پائجامہ یا لنگی کو...... یا کرتا و قمیض و عبا کو لٹکانے سے منع فرمایا...... (احقر جامع عرض کرتا ہے کہ...... بعض اہل علم نے...... بعض روایت کی تکبر کی قید سے اس کو قید احترازی سمجھ کر یہ سمجھ گئے...... کہ اگر تکبر سے نہ ہو تو درست ہے...... یہ ان کو سخت علمی دھوکہ شیطان نے دیا ہے...... علمائے محققین فرماتے ہیں کہ تکبر یہاں قید واقعی جو بھی لٹکاتا ہے...... ٹخنے کے نیچے وہ تکبر ہی سے لٹکاتا ہے...... (البتہ وہ بیمار جن کا پیٹ آگے نکل آتا ہے)...... اس کی ایک نظیر قرآن پاک میں ارشاد ہے...... "**لا تقتلوا اولادکم من خشیۃ املاق**"...... تنگ دستی کے خوف سے اپنے بچوں کو مت قتل کرو...... تو کیا مالداروں کو قتل اولاد جائز ہو جائے گا...... بلکہ یہاں وہی قید واقعی ہے کہ...... جو بھی قتل کرتا تھا بخوف تنگ دستی کرتا تھا۔

بے عمل آدمی کی حالت

جب توراۃ پر عمل نہ کرنیوالوں کو قرآن پاک میں گدھا قرار دیا گیا..... تو قرآن پاک جو توراۃ سے افضل ہے..... اسکے علم رکھنے کے بعد بے عمل ہونیوالا..... کیا مستحق وعید نہ ہوگا۔

جنازہ میں تاخیر و دیگر رسومات

آج کل تاخیر جنازہ کی بیماری امت میں عام ہورہی ہے..... جذبات محبت وعقیدت میں..... اہل علم حضرات کے ماحول میں بھی یہ مسئلہ نظر انداز ہوجاتا ہے..... کہیں تو جنازہ کو منتقل کرنے کی غلطی ہوتی ہے..... اور کہیں رونمائی میں تاخیر کی جاتی ہے..... حالانکہ "اسرعوا بالجنازة دون الجنب" ..... کا حکم ہے جنازہ کو جلد دفن کرنے کا حکم ہے..... اس میں دو حکمت ہے..... اگر نیک ہے..... تو اپنے عیش و آرام کی جگہ جلد پہنچ جائے..... اور اگر بد ہے..... تو اس کو اپنے کندھوں پر دیر تک کیوں رکھا جائے..... اس مسئلہ کی فقہاء نے تصریح فرمادی ہے..... کہ اگر جمعہ سے قبل تدفین ممکن ہے..... تو جمعہ کا انتظار کرنا جائز نہیں..... تھوڑے آدمی سنت اور رضائے حق کے مطابق نجات اور مغفرت کیلئے کافی ہیں..... برعکس کثیر تعداد جو خلاف سنت اور خلاف رضا حق ہو..... یہ کچھ مفید نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ مسافرت کی موت سے شہادت کا درجہ ملتا ہے..... پھر جنازہ کو وطن لانے کی کیا ضرورت ہے..... بے اصولی اور قانون شکنی جب اہل علم کی جانب سے ہونے لگے گی تو عوام کو کون سمجھا سکتا ہے..... بعض اہل علم ایسے وقت اکابر کا عمل پیش کرتے ہیں..... تو سوال یہ ہے کہ کیا فقہ کی یہ سب کتابیں عمل کیلئے نہیں لکھی گئیں ہیں..... عمل کو کتاب سے ملایئے نہ کہ اشخاص سے..... البتہ کتاب کو اشخاص سے سمجھئے۔

جن اکابر کے ساتھ ایسا کوئی معاملہ پیش آچکا ہے..... وہ پسماندگان کے معاملات ہیں..... جذبات کہیں غلبہ عقیدت کہیں خاموشی کہ شاید وہ کہیں گے شاید وہ کہیں گے بروقت نکیر کرنی چاہئے۔

فساد دل کی خرابی

ظاہری اعمال کا فساد اس کے دل کے فساد و خرابی پر دلالت کرتا ہے..... دلیل حدیث یہ ہے..... "اذا فسدت فسدت كله" جب دل صالح ہوجاتا ہے..... تو تمام اعضاء صالح ہوجاتے ہیں..... اور جب دل فاسد ہوجاتا ہے..... تو تمام اعضاء فاسد ہوجاتے ہیں۔

پختہ خام سالک

جو آدمی خام ہوتا ہے...... وہی اہل دولت کے ہاتھ فروخت ہوجاتا ہے یا خوف مخلوق سے...... یا طمع مال سے...... اپنا دینی رنگ اور مذاق اور اصول شریعت کو توڑ دیتا ہے...... اس کی ایک عجیب...... مثال اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے...... صراحی خام میں پانی ڈالئے وہ مٹی گھل کر اپنا وجود بھی غائب پائے گی...... اور اگر آگ میں پکادی جائے...... تو پختہ صراحی کا پانی صراحی کے وجود کو نہیں مٹا سکتا...... بلکہ صراحی اس کو اپنے فیض سے ٹھنڈا کرے گی...... یہی حال اس عالم ربانی کا ہے...... جو بزرگوں کی صحبت میں پختہ ہوجاتے ہیں...... پھر مخلوق سے اختلاط اشاعت دین کیلئے ان کو مضر نہیں ہوتا...... نہ جاہ نہ مال نہ شہرت کوئی فتنہ ان کو خراب نہیں کرتا...... استقامت کی نعمت ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے...... اور ہر وقت صاحب نسبت ہونے کے سبب حق تعالیٰ پر نظر ہوتی ہے کہ قبر میں...... صرف رضائے حق کام آئے گی نہ جاہ نہ شہرت نہ ہجوم خلق...... یعنی معتقدین کا مجمع وہاں کام نہ آئے گا۔

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے　　　تہہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

پس صراحی کی مثال سے خام سالک...... اور پختہ سالک کے...... حالات خوب سمجھ میں آسکتے ہیں خام سالک دوسروں سے متاثر ہوجاتا ہے اور پختہ سالک دوسروں کو متاثر کردیتا ہے۔

اصلاح منکرات

ایک صاحب نے کہا کہ فلاں شادی میں شرکت سے بڑا صدمہ ہوا...... فوٹو کھینچے گئے...... اور ریکارڈنگ بھی ہوئی...... گانا بجانا اور تصویر کھنچانے کے گناہ میں ہم بھی مبتلا ہوگئے...... وہاں سے اٹھنے میں خاندان کے لوگوں کا لحاظ اور دباؤ معلوم ہوا...... میں نے کہا اچھا اگر شادی والے...... ایک خوبصورت پلیٹ میں چاندی کے ورق کے ساتھ...... مکھی کی چٹنی پیش کرتے تو آپ خاندان کے لحاظ اور دباؤ سے کھالیتے...... یا نہیں یا اٹھ کر چلے آتے...... کہنے لگے اٹھ کر چلا آتا...... فرمایا کہ پھر حسی منکر کے ساتھ جو معاملہ ہے...... کم از کم وہی معاملہ شرعی منکر سے بھی کیجئے۔ ایک صاحب نے کہا کہ...... مکھی کی چٹنی تو طبعی منکر بھی ہے...... طبعی کراہت معلوم ہوتی ہے اور گناہوں سے اس طرح کی طبعی کراہت نہیں معلوم ہوتی...... میں نے کہا...... اچھا سنکھیا اگر کھلائی جائے...... کسی شادی میں تو آپ کھالیں گے...... کیا سنکھیا بھی طبعی منکر ہے...... طبعی کراہت تو اس سے نہیں ہوتی...... پس جس طرح یہ عقلی منکر آپ نہیں کھاسکتے...... اسی طرح گناہ کے ساتھ معاملہ کیجئے۔

تاثیر صحبت اہل اللہ

بعض وقت روشنی ہے...... علم ہے یقین بھی ہے...... مگر عمل کی قوت نہیں ہوتی۔ مثلاً کمرے میں روشنی ہے...... اور الماری میں سیب نظر آرہا ہے...... اور اس کے وجود اور نافع ہونے پر یقین بھی ہے...... ڈاکٹروں نے اس کو کھانے کیلئے حکم بھی دیا ہوا ہے...... اور دل بھی چاہتا ہے مگر سیب تک اٹھ کر جانے کی قوت نہیں ہوتی...... پھر ڈاکٹر طاقت کا انجیکشن لگاتا ہے...... اور وٹامن کے کیپسول کھلاتا ہے...... جب طاقت آجاتی ہے...... تو خود اٹھ کر الماری تک جاکر سیب کھاتا ہے۔ یہی حال ان اہل علم کا ہے...... کہ علم کی روشنی بھی ہے...... یقین بھی ہے...... مگر عمل کی قوت نہیں ہے...... اللہ والوں کی صحبت میں...... آنے جانے سے کچھ ہی دن میں قوت آنی شروع ہوجاتی ہے...... اور اعمال میں ترقی شروع ہوجاتی ہے۔

بے پردگی کے مفاسد

بے پردگی کے مفاسد کو اہل فتاویٰ سے پوچھئے...... ایک عورت نے خط لکھا کہ میری بہن بے پردہ آتی جاتی تھی...... میرے شوہر کا دل اس پر آگیا ہے...... مجھے بھنگن کی طرح ذلیل رکھتا ہے...... کوئی تعویذ دیدیجئے...... بعض لوگ دل صاف اور نظر پاک یا نظر صاف دل پاک کا بہانہ کرتے ہیں...... ان سے پوچھتا ہوں کہ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کا دل اور ان کی نظر کے بارے میں کیا خیال ہے...... کہنے لگے کہ ارے صاحب کیا کہنا ہے...... ان کا دل تو پاک اور نظر بھی پاک تھی...... میں نے کہا پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو کیوں حکم دیا...... کہ اے علیؓ پہلی اچانک نظر معاف ہے...... مگر خبردار دوسری نظر مت ڈالنا...... پھر میں نے پوچھا کہ...... کیا آپ لوگوں کی نظر اور آپ لوگوں کا دل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ صاف اور پاک ہے۔

دیکھئے اگر بجلی کا تار ننگا ہو...... اور پاور ہاؤس سے اس وقت بجلی نہ آرہی ہو...... تو بھی اس کو عقلمند نہیں چھوتے اور کہتے ہیں...... کہ ارے بھائی پاور ہاؤس سے بجلی آنے میں دیر تھوڑا لگتی ہے...... بس یہی حال نظر کا ہے...... ابھی پاک ہے مگر اسی نامحرم سے جس سے نظر ابھی پاک ہے...... ذرا تنہائی ہوئی تو ناپاک ہونے میں ایک سیکنڈ کی بھی دیر نہیں لگتی...... جنہوں نے اپنے نفس پر بھروسہ کیا...... عمر بھر کا تقویٰ اور دین ذرا سی دیر میں غارت ہوگیا...... اسی کو حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا:

نفس کا اژدہا دلا دیکھ ابھی مرا نہیں غافل ادھر ہوا نہیں اس نے ادھر ڈسا نہیں

اصلاح ظاہر کی اہمیت

میں نے ایک جگہ ظاہر کی اصلاح پر بہت تاکید کی ...... تو ایک صاحب نے کہا کہ ...... اگر باطن ٹھیک ہو ...... تو ظاہری وضع قطع ...... یعنی داڑھی وغیرہ کے اوپر سختی کی کیا ضرورت ہے میں نے کہا کہ آپ تاجر ہیں ...... آپ اپنی دکان کا سائن بورڈ الٹ کر لگا دیجئے ...... تو کہنے لگے لوگ مجھے پاگل کہیں گے ...... اور دماغی توازن کے خراب ہونے پر دلیل قائم کرلیں گے ...... تو میں نے کہا کہ اس وقت اس سائن بورڈ کا باطن تو ٹھیک ہوگا ...... صرف ظاہر خراب ہوگا ...... تو آپ نے کیوں پاگل ہونے ...... اور دماغی توازن کی خرابی کا سٹوفکیٹ خود ہی دیدیا ...... تو کہنے لگے مولانا اب سمجھ میں بات آگئی ...... بعض وقت مثالوں سے بات خوب سمجھ میں آجاتی ہے۔

اخلاص وصدق

صرف اخلاص قبول نہیں ...... اگر شریعت اور سنت کے مطابق وہ عمل نہ ہو اس لئے قانون کا معلوم کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ...... اس کی مثال یہ ہے ...... کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی محبت میں نماز عصر کے بعد تنہائی میں گھر کے اندر ۲۰ رکعت نفل پڑھتا ہے ...... اور یہ سمجھ رہا ہے ...... کہ میں خدا کے قریب ہو رہا ہوں ...... لیکن کیا اس کا یہ اخلاص قبول ہوگا ...... اور کیا اس کو قرب ملے گا؟ ...... کیونکہ عصر کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ...... پس اس صورت میں اخلاص تو ہے ...... مگر مقبول نہیں کیونکہ اخلاص کے ساتھ صدق شرط ہے ...... یعنی قانون کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

تین قسم کے لوگ

حق تعالیٰ شانہ نے تین قسم کے لوگوں کا ذکر سورہ فاتحہ میں فرمایا ہے ...... ایک وہ لوگ ہیں ...... جنہوں نے صراط مستقیم کا علم ہی نہیں حاصل کیا ...... ان کا لقب ضالین ہے ...... یہ من مانی زندگی گزارتے ہیں ...... دوسرے وہ لوگ ہیں ...... جنہوں نے صراط مستقیم معلوم کرلیا ...... مگر اس پر عمل نہ کیا یہ لوگ مغضوب کہلاتے ہیں ...... تیسرے وہ لوگ جنہوں نے علم بھی سیدھے راستہ کا حاصل کیا ...... اور اس پر عمل بھی کیا یہ لوگ منعم علیہم ...... (انعام والے لوگ) کہلاتے ہیں۔

متبع سنت کا مقام

غیر متبع سنت جو ہوا پر اڑنے والا ہے...... وہ استدراج میں مبتلا ہے...... اور متبع سنت سے افضل نہیں ہوسکتا...... اس کی مثال ایسی ہے...... جیسے کہ وزیر اعظم ہوائی جہاز اڑا نہیں سکتا مگر ایک پائلٹ ہوائی جہاز اڑا کر وزیر اعظم کو بھی بٹھا کر سفر کرا سکتا ہے...... تو درجہ کس کا افضل ہے۔

بعض وقت...... ہوائی جہاز اڑانے والا غیر مسلم ہوتا ہے...... اور اس ہوائی جہاز پر بیٹھنے والے اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔

محقق شیخ کی ضرورت

شیخ کیلئے صرف اہل حق ہونا کافی نہیں...... بلکہ محقق ہونا شرط ہے...... فرمایا کہ نواب صاحب ڈھاکہ نے...... جب حضرت اقدس تھانویؒ کو دعوت نامہ بھیجا...... تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شرط لگائی...... کہ مجھے وہاں ہدیہ نہ پیش کیا جائے...... دوسرے یہ کہ ہر روز تھوڑی دیر تنہائی میں ملاقات کا موقع دیا جائے...... اور میری قیام گاہ ایسی عام جگہ ہو...... جہاں بے تکلف غربا و مساکین بھی مل سکتے ہوں...... نواب صاحب نے سب شرطیں تحریری طور پر قبول کر لیں۔ جب حضرت والا تشریف لے گئے...... تو انہوں نے حضرت سے اپنے بچے کی بسم اللہ کرائی...... اور بسم اللہ کرا کے ایک طشت پر تکلف سر پوش سے ڈھکا ہوا پیش کیا...... جس میں اشرفیاں تھیں...... حضرت والا نے اس وقت سب کے سامنے لے لیا...... جب تنہائی میں حسب وعدہ ملاقات ہوئی...... تو حضرت والا نے یہ کہہ کر ہدیہ واپس فرما دیا کہ...... آپ نے شرط کی خلاف ورزی کی...... ہمارا معاہدہ تھا کہ آپ ہدیہ نہ پیش کریں گے...... لیکن ہم نے اس وقت اس وجہ سے لے لیا کہ...... سب کے سامنے نہ لینے میں آپ کی سبکی ہوتی...... اور میری عزت ہوتی...... اور لے لینے میں ہماری سبکی ہوئی...... اور آپ کی عزت ہوئی میں نے اپنی سبکی گوارا کر لی...... کیونکہ آپ اہل وجاہت ہیں۔ ...... یہاں آپ کو وجاہت کی ضرورت بھی ہے...... اور اب تنہائی ہے اس لئے حسب شرط اسے واپس کرتا ہوں...... تو نواب صاحب رونے لگے...... اور کہا کہ آپ نے ہماری دنیا ہمارے ہی پاس چھوڑ دیا...... اور ہم کو دین دے کے جا رہے ہیں۔

اصلاح برائے واعظین

جب کہیں وعظ کیلئے کوئی بلائے...... تو اہل علم کو شرط کر لینا چاہئے...... کہ کوئی ہدیہ نقدیا کسی صورت میں ہوگا قبول نہ کریں گے...... کیونکہ معاوضہ کی صورت سے بھی بچنا چاہئے۔

"اتبعوا من لا یسئلکم اجرا"...... پر عمل ہونا چاہئے...... اور اس سے سامعین کو اتباع کی توفیق بھی ہوتی ہے...... جب اخلاص ہوتا ہے تو اثر بھی ہوتا ہے۔

ولایت کا مختصر راستہ

جیسے کسی کا مکان ہو...... اور اسے وہاں جانا ہو تو عموماً مکان کی طرف جانے کیلئے کئی راستے ہوتے ہیں...... بعض تو جلدی پہنچنے کے ہوتے ہیں...... یعنی ان سے فاصلہ مختصر ہوتا ہے...... بعض دیر میں پہنچنے کے ہوتے ہیں...... کہ فاصلہ اس سے طویل ہوتا ہے...... اسی طرح اللہ کا ولی بننا یہ ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے...... تو ایک تو ولی بننے کا راستہ ہے...... طویل وہ یہ کہ احکام کی پابندی اور ہر گناہ سے بچتے رہنا...... اور ایک دوسرا راستہ جو کہ نہایت مختصر ہے ...... وہ حج اور رمضان شریف ہے...... حج تو ہر ایک کو میسر نہیں ہوتا...... مگر رمضان شریف یہ ہر ایک کو میسر بھی ہے...... اور آسان بھی ہے...... مگر اس کے روزے قاعدے سے رکھے۔

ماہ مبارک اور روحانی شفا

رمضان شریف میں شیطان تو بند ہو جاتا ہے...... اور نفس تنہا رہ جاتا ہے...... لہٰذا اب اس کو روزے کے ذریعہ سے اپنا تابع بنالیا جائے...... جیسے جسمانی مرض کے علاج کیلئے پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں...... اور وہ آسان لگتا ہے...... کوئی پریشانی محسوس نہیں ہوتی ہے ...... اسی طرح رمضان المبارک میں روحانی مرض کی شفا کیلئے بھی اہتمام کی ضرورت ہے۔

گناہ ہونے پر فوراً توبہ کرے

بعض مرتبہ ایسا ہو جاتا ہے...... کہ ناواقفیت کی وجہ سے انسان سے گناہ ہو جاتے ہیں ...... اس لئے دو رکعت نماز پڑھے اور توبہ کرے...... بہت عمدہ چیز ہے...... ایسے ہی روزہ رکھے گا...... تو گناہ کم ہوں گے...... روزہ کی برکت سے طاقت وقوت پیدا ہوگی۔

عمل کیلئے طاقت کی ضرورت

علم الگ چیز ہے...... عمل الگ چیز ہے...... عمل کیلئے قلب میں جذبہ اور داعیہ پیدا ہوتا ہے...... اور علم سے قلب میں روشنی پیدا ہوتی ہے...... عمل کیلئے طاقت وقوت کی ضرورت ہے...... جسمانی عمل ہے...... تو جسمانی طاقت وقوت کی ضرورت ہے...... اور اگر روحانی عمل ہے...... تو اس کیلئے روحانی طاقت وقوت کی ضرورت ہے۔

جلسوں میں تلاوت سے پہلے اس کے فوائد بتلانا چاہئے

عام طور پر جلسوں میں قرآن پاک کی تلاوت کرائی جاتی ہے...... مگر اس کے پڑھنے کا مقصد ہی بدل گیا...... اس وجہ سے ہمارے یہاں طلبہ کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے...... کہ وہ جب بھی مجمع میں قرآن پاک کی تلاوت کریں...... تو پہلے اس کے فوائد و آداب بیان کر دیا کریں...... تاکہ اصل مقصد واضح ہو جائے...... پھر تلاوت کریں...... تاکہ تلاوت کا پورا نفع ہو۔

انسان کو گناہ سے بچنا چاہئے

انسان تقویٰ اختیار کرے...... جو ذریعہ رزق بھی ہے...... کیونکہ اس کی وجہ سے دین کے کاموں میں آسانی ہو جاتی ہے...... اور جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے...... اللہ تعالیٰ اس کو رزق اس جگہ سے عطا کرتے ہیں...... جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا ہے...... اس لئے بھائی...... انسان کو چاہئے کہ گناہ سے بچے۔

محبت یا خوف

روزہ وہی رکھے گا جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت یا اس کا ڈر ہو...... کیونکہ کام دو وجہوں سے ہوتا ہے...... یا تو انڈے ملیں گے کھانے کیلئے...... اگر کام نہیں کریں گے...... تو پھر ڈنڈے ملیں گے...... کام یا محبت کی وجہ سے ہوتا ہے...... یا خوف کی وجہ سے...... روزہ نہ رکھیں گے ...... تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں گے...... کہ جیل خانہ میں نہ بھیج دیئے جائیں تو روزہ وہی رکھے گا...... جس کو اللہ تعالیٰ سے پوری محبت ہو...... یا اللہ تعالیٰ سے پورا ڈر ہو...... بعض لوگ روزہ تو رکھتے ہیں...... مگر ان سے بعض گناہ بھی ہو جاتے ہیں...... تو یہ نشانی ہے کہ ان میں محبت یا ڈر کی کمی ہے...... جتنی محبت یا ڈر ہونا چاہئے...... اگر اتنا ہوں تو پھر گناہ نہیں ہوتے۔

نیکی کا ثواب بقدر اخلاص

دنیا ہی میں دیکھو ایک بیج سے کتنے بیج تیار ہو جاتے ہیں...... اسی طرح انسان کی اخلاص کے اعتبار سے اس کی نیکی بھی بڑھتی رہتی ہے...... جس درجہ کا اخلاص ہوتا ہے...... اسی اعتبار سے نیکیاں بڑھتی رہتی ہیں...... یہاں تک کہ ایک نیکی سات سو نیکیوں کے برابر ہو جاتی ہے۔

روزے کی خاصیت

روزہ کی خاصیت یہی ہے...... کہ اگر ڈر کم ہو...... اللہ کا خوف کم ہو تو اس کو بھی بڑھا دے...... عظمت و محبت کے کام کرنے سے عظمت و محبت پیدا ہوتی ہے...... ہر چیز کا اثر پڑا کرتا ہے...... اس لئے روزہ رکھنے سے اس کا بھی اثر پڑے گا...... لہٰذا ہمت کر کے روزہ رکھے اور گناہ سے بچے...... ان شاء اللہ اس کی برکت سے قوت پیدا ہو جائے گی...... جب اللہ کا خوف و محبت پیدا ہو جائیں...... تو پھر کیا کہنا ہے...... انسان ولی اللہ بن جائے گا...... دین میں مضبوطی ہو گی۔

روزے سے خاص قسم کی قوت آجاتی ہے

بعض لوگ روزہ بہت پابندی سے رکھتے ہیں...... کوئلہ والا انجن چلاتے ہیں...... مگر روزہ رکھتے ہیں...... بہت سے رکشہ چلاتے ہیں...... پھر بھی روزہ رکھتے ہیں...... مزدوری و معماری کرتے ہیں...... پھر بھی روزہ رکھتے ہیں...... ان سے سبق لینا چاہئے...... یہ روزہ کی برکت ہے کہ انسان کے اندر ایک خاص قسم کی طاقت و قوت پیدا ہو جاتی ہے...... برے کاموں سے بچنے کی ہمت ہو جاتی ہے...... اچھے کاموں کے کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

ولی اللہ بننے کا طریقہ

رمضان شریف میں ہر نیکی ستر گنا بڑھ جاتی ہے...... تلاوت کرنے پر ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں...... اور رمضان شریف میں جب ستر گنا زیادہ ہو جائیں گی...... تو حساب لگائیے کہ کتنا ثواب ملے گا...... سات سو کے قریب نیکیوں کا ثواب مل جائے گا...... یہ کتنا بڑا انعام ہے...... اور یہ کتنی بڑی نعمت ہے؟...... رمضان کے روزے اگر قاعدے سے رکھ لے...... جیسا کہ اس کا حکم ہے...... تو پھر اللہ کا ولی بن جاتا ہے۔

حقوق والدین....زندگی میں

عظمت......(انکا اکرام......احترام کرنا) محبت......(ان سے الفت وانسیت رکھنا)

اطاعت......(ان کی فرمانبرداری کرنا) خدمت......(انکے کام کرنا......انکے کام آنا)

فکر راحت......(ان کو آرام پہنچانا) رفع حاجت......(ان کی ضروریات پوری کرنا)

گاہ بہ گاہ ان کی زیارت وملاقات۔

حقوق والدین....وفات کے بعد

دعائے مغفرت......(ان کیلئے معافی کی درخواست کرنا)

ایصال ثواب......(ان کو ایصال ثواب کرنا)

اکرام اعزا واحباب واہل قربات۔

(ان کے رشتہ دار......دوست اور متعلقین کی عزت کرنا)

اعانت اعزا احباب واہل قرابت......

(ان کے رشتہ دار، دوست و متعلقین کی حسب طاقت مدد کرنا)

ادائے دین وامانت......(ان کی امانت وقرض ادا کرنا)

تنفیذ جائز وصیت......(ان کی جائز وصیت پر عمل کرنا)

گاہ بہ گاہ ان کی قبر کی زیارت۔

ہر صالح مصلح نہیں

تربیت اور اصلاح کیلئے صرف بزرگی کافی نہیں...... بلکہ اصلاح کے فن سے واقفیت بھی ضروری ہے......اسی سبب سے ہر صالح مصلح نہیں ہوتا ہے۔

بدنظری کی حرمت

جب نامحرم کی تصویر کی اصل دیکھنا حرام ہے......تو نقل دیکھنا کیسے جائز ہوگا؟......پس ٹیلی ویژن کا مسئلہ اسی سے سمجھ لیا جائے ......کہ مردوں کیلئے نامحرم عورتوں کو دیکھنا اور عورتوں کیلئے نامحرم مردوں کو دیکھنا بالکل حرام ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ

آیئے! اصلاح معاشرہ کیلئے قدم بڑھایئے

قارئین محترم　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج بخیر!　　　امید ہے کہ آپ نے عمل کی مبارک نیت سے اس کتاب کا مکمل مطالعہ کرلیا ہوگا۔ اللہ کے فضل وکرم سے ادارہ کی روز اول سے کوشش رہی ہے کہ اپنے تمام کرم فرما قارئین تک اسلاف واکابر کی مستند کتب مناسب نرخ پر پہنچائی جائیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی آراء ہمارے لیے بہت اہم ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے موصول تنقید برائے اصلاح پر خوشی ہوگی اور اس کیلئے ادارہ آپ کی قیمتی رائے، مشورہ اور مفید بات کو فی الفور قابل عمل سمجھے گا۔ یقیناً کتب دینیہ کو بہتر انداز میں اشاعت کیلئے آپ ہمارے معاون ثابت ہوں گے۔ امید ہے کہ جس جذبہ کے تحت یہ گذارش کی جارہی ہے آپ تمام قارئین وقاریات اس پر عملی قدم اٹھاتے ہوئے ہمیں ذیل میں دئے گئے سوالوں کے جوابات سے ضرور مطلع فرمائیں گے۔

☆ آپ کو اس کتاب کا تعارف کیسے ہوا؟ ....

☆ کیا آپ نے مطالعہ کے دوران کوئی حل طلب بات دیکھی تو آپ نے اسے سمجھنے کیلئے اپنے کسی قریبی مفتی صاحبان یا علماء کرام سے رجوع کیا؟ ....

☆ اگر آپ یہ مفید کتاب اپنے دوست احباب، مسجد لائبریری، سکول وکالج کیلئے بہترین تحفہ سمجھتے ہیں تو ان تک پہنچانے کیلئے آپ نے کیا کوشش کی؟

☆ کیا آپ اس کتاب کو دیگر رشتہ داروں تک پہنچا کر فریضہ تبلیغ ادا کرسکتے ہیں؟ جبکہ یہ کتاب آپ کی طرف سے بہترین ہدیہ ہوگا جسے آپ کی پُرخلوص محبت کی علامت سمجھا جائے گا اس سلسلہ میں آپ کیا کرسکتے ہیں؟ ....

☆ اس کتاب کو پڑھ کر آپ نے کیا علمی واصلاحی فائدہ محسوس کیا؟ ....

☆ کیا آپ اس کتاب کے مصنف/ مرتب/ ناشر اور تمام مؤمنین ومؤمنات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں؟ ....

دوران مطالعہ اگر کوئی غلطی آپ کی نظر سے گزری ہو تو ذیل کے چارٹ میں تحریر کر کے ادارہ کے ایڈریس پر روانہ فرمادیں آپ کی یہ کاوش صدقہ جاریہ ثابت ہوگی۔

صفحہ نمبر	سطر نمبر	وضاحت

آپ کا ذاتی ایڈریس..

مطالعہ کی جانیوالی کتاب کا نام..

آپ کا رابطہ نمبر فون/موبائل..

اصلاح معاشرہ کیلئے علم وعمل کی روشنی پھیلانے میں ہمارے معاون بنئے

ہمت کیجئے...اپنی نیک دعاؤں اور مفید مشوروں کے ذریعے ادارہ سے تعاون کیجئے